قومِ جِنّات اور امیرِ اہلسنّت

جنات کے بارے میں دلچسپ معلومات اور حکایات کا مجموعہ
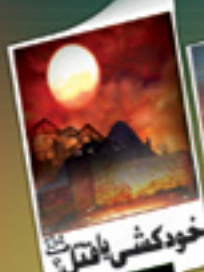
SC1286

جنات کے بارے میں دلچسپ معلومات اور حکایات کا مجموعہ

قومِ جنات اور امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش

شعبہ اِصلاحی کتب

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ (کراچی)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ

نام کتاب: قومِ جنات اور امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

سن طباعت: ذو الحجۃ الحرام ۱۴۲۸ھ، دسمبر 2007ء

ناشر: مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- ......**کراچی**: شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون:021-32203311
- ......**لاھور**: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون:042-37311679
- ......**سردار آباد**: (فیصل آباد) امین پور بازار فون:041-2632625
- ......**کشمیر**: چوک شہیداں، میر پور فون:058274-37212
- ......**حیدر آباد**: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون:022-2620122
- ......**ملتان**: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون:061-4511192
- ......**اوکاڑہ**: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون:044-2550767
- ......**راولپنڈی**: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ فون:051-5553765
- ......**خان پور**: دُرانی چوک، نہر کنارہ فون:068-5571686
- ......**نواب شاہ**: چکرا بازار، نزد MCB فون:0244-4362145
- ......**سکھر**: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ فون:071-5619195
- ......**گوجرانوالہ**: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ فون:055-4225653
- ......**پشاور**: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر

E.mail: ilmia@dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

"قومِ جنّات میں نیکی کی دعوت" کے بیس حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی "20 نیّتیں"

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم: **نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِه** ٥ مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوُّذ و ﴿۴﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ کے اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا)۔ ﴿۵﴾ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالَعہ کروں گا۔ ﴿۶﴾ حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور ﴿۷﴾ قِبلہ رُو مطالَعہ کروں گا۔ ﴿۸﴾ قرآنی آیات اور ﴿۹﴾ اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا۔ ﴿۱۰﴾ جہاں جہاں "اللہ" کا نام پاک آئے گا وہاں **عَزَّوَجَلَّ** اور ﴿۱۱﴾ جہاں جہاں "سرکار" کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم پڑھوں گا۔ ﴿۱۲﴾ اس روایت "**عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِيْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَةُ**" یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رَحمت نازل ہوتی ہے۔" (حِلیۃُ الاولیاء، حدیث ۱۰۷۵۰، ج ۷، ص ۳۳۵) پر عمل کرتے ہوئے اس کتاب میں دیئے گئے واقعات دوسروں کو سُنا کر ذکرِ صالحین کی بَرَکتیں لُوٹوں گا۔ ﴿۱۳﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) عِندَ الضَّرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا۔ ﴿۱۴﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) "یادداشت" والے صفحہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا۔ ﴿۱۵﴾ کتاب مکمل پڑھنے کیلئے روزانہ چند صفحات پڑھ کر علمِ دین حاصل کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا۔ ﴿۱۶﴾ دوسروں کو یہ **کتاب** پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ ﴿۱۷،۱۸﴾ اس حدیثِ پاک "**تَهَادَوْا تَحَابُّوْا**" ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔" (مؤطا امام مالک، ج۲، ص۴۰۷، الحدیث: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔ ﴿۱۹﴾ اس کتاب کے مطالَعہ کا ثواب ساری اُمّت کو ایصال کروں گا۔ ﴿۲۰﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطّلع کروں گا۔ (ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

پہلے اسے پڑھ لیجئے

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (پ ۲۷، الذٰریٰت: ۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس آیت کے تحت تفسیر نورالعرفان میں لکھتے ہیں: ''اس سے معلوم ہوا کہ عبادتِ اختیاری جس پر سزا' جزاء مرتب ہو صرف جن وانسان کے لئے ہے۔ جنات کی سزا دوزخ ہے اور جزاء دوزخ سے نجات۔''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ علمِ دین کی کمی اور سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے دُوری کی وجہ سے اکثر مسلمان جنّات کے بارے میں دُرست معلومات سے محروم ہیں مثلاً جنات کون ہیں؟ کس چیز سے پیدا کئے گئے؟ کہاں رہتے ہیں؟ یہ کون کون سے کام کرنے کی طاقت رکھتے ہیں؟ کیا اِنہیں بھی موت آتی ہے؟ کیا اِنہیں بھی جزاء وسزا کا سامنا ہوگا؟ کیا یہ انسان کو تکلیف دے سکتے ہیں؟ وغیرھا۔ لوگوں کی ناقص اور محدود معلومات کا ذریعہ مختلف رسائل وجرائد میں شائع ہونے والی جنات کی ڈراؤنی کہانیاں ہوتی ہیں۔ اِن کہانیوں میں جنات کو انتہائی خوفناک اور ظالم مخلوق کے طور پر متعارف کروایا جاتا ہے۔ نتیجۃً اِنہیں پڑھنے والوں کے دلوں میں جنات کا اتنا خوف بیٹھ جاتا ہے کہ جنات کا نام سنتے ہی ان کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اس کے برعکس کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو جنات کا وجود تسلیم کرنے سے ہی اِنکاری ہیں اور انہیں انسان کا وہم قرار دیتے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب ''**قومِ جنات اور امیرِ اہلسنّت**'' میں جنّات کے بارے

میں جامع ترین معلومات حوالہ جات کے ساتھ بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ موضوع کی مناسبت سے حکایات بھی درج کی گئی ہیں، جن میں 43 حکایاتِ عطاریہ بھی شامل ہیں۔ "**المدینۃ العلمیۃ**" **دعوتِ اسلامی** کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ایسا ادارہ ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اوراشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کتاب کو اسی ادارے کے "**شعبہ اِصلاحی کتب**" کے مَدَنی اسلامی بھائیوں نے مرتب کیا ہے۔ اس کتاب کو مرتب کرنے کے لئے قرآن مجید فرقانِ حمید، اس کی 7 تفاسیر، 18 کُتُبِ احادیث، ان کی 2 شروحات، **لَقْطُ الْمَرْجَان فِیْ اَحْکَامِ الْجَان**، **اٰکَامُ الْمَرْجَان فِیْ اَحْکَامِ الْجَان**، **کِتَابُ الْعَظَمَۃِ**، **ھَوَاتِفُ الْجِنَان**، **فیضانِ سنّت** (جلد اوّل) اور 20 دیگر کتب سے مواد منتخب کیا گیا ہے۔ جن کی تفصیل اس کتاب کے آخری صفحات میں ماٰخذ و مراجع کی فہرست میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ اس کتاب میں تقریباً 32 آیاتِ قرآنیہ، 49 احادیثِ مبارکہ اور 74 حکایات شامل ہیں۔ ان شآء اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد بہت سی غلط فہمیاں دُور ہوجائیں گی۔ اس کتاب کو خود پڑھئے اور دوسروں کو بھی اس کے پڑھنے کی ترغیب دے کر ثوابِ جاریہ کے حق دار بنئے۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ہمیں "**اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش**" کرنے کے لئے **مدنی انعامات** پر عمل کرنے اور **مدنی قافلوں** کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

شعبہ اِصلاحی کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُود شریف کی فضیلت

شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ اپنے رسالے ضیائے دُرُود وسلام کے صفحہ 6 پر **نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ رحمت نشان نقل فرماتے ہیں کہ **"مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لیے طہارت ہے۔"**

(مُسْنَدُ اَبِی یَعْلٰی ،الحدیث ۶۳۸۳،ج۵، ص۴۵۸)

صلّوا علی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہ تَعالٰی علٰی مُحَمَّد

جِنّات کو نیکی کی دعوت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، سرورِ کونین، ہم غریبوں کے دلوں کے چین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے جہاں انسانوں کو راہِ ہدایت کی طرف بلایا وہیں جنوں کو بھی دعوتِ اسلام پیش کی۔ **اللہ تعالٰی** ارشاد فرماتا ہے:

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَیْکَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ج فَلَمَّا حَضَرُوْہُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ج فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰی قَوْمِھِمْ مُّنْذِرِیْنَ0

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب کہ ہم نے تمہاری طرف کتنے جن پھیرے کان لگا کر قرآن سنتے پھر جب وہاں حاضر ہوئے آپس میں بولے خاموش رہو پھر جب پڑھنا ہو چکا اپنی قوم کی طرف ڈر سناتے پلٹے۔

(پ:۲۶،الاحقاف:۲۹)

علامہ محمد بن اَحمد انصاری قرطبی علیہ رحمۃ اللہ القوی (اَلْمُتَوَفّٰی ۶۷۱ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ایک جماعت سے مروی ہے کہ **رحمت دوعالم، نورِ مجسّم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) حکم دیا گیا کہ وہ **جنات** کو (عذابِ آخرت سے) ڈرائیں اور انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین کی دعوت دیں اور ان کو قرآنِ مجید پڑھ کر سنائیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے **جنات** کے گروہ کو ایک جگہ جمع کر دیا، وہ ''نِینَوی'' کے رہنے والے **جنات** تھے۔ **سرورِ کونین**، دکھی دلوں کے چین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا: ''میں چاہتا ہوں کہ جنات کو قرآن مجید پڑھ کر سناؤں، تم میں سے کون میرے ساتھ آئے گا؟'' تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اپنے سر جھکا لئے۔ دوسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا۔ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے تیسری مرتبہ ارشاد فرمایا تو حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ساتھ ہو لئے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''میرے علاوہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے ساتھ کوئی دوسرا نہ تھا۔ ہم چلتے رہے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ کی ایک وادی ''شِعبُ الحَجُوْن'' میں داخل ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے میرے لئے ایک دائرہ کھینچا اور مجھے اس میں بیٹھنے کا حکم فرمایا اور تاکید فرمائی کہ ''میرے واپس آنے تک یہاں سے باہر نہ نکلنا۔'' پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم وہاں سے تشریف لے گئے اور کھڑے ہو کر تلاوتِ قرآن کرنے لگے۔ میں نے گدھ کی مثل اڑتے ہوئے پرندوں کے پروں کی پھڑپھڑاہٹ سنی۔ میں نے شدید شور بھی

سنا حتی کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے متعلق اندیشہ ہوا۔ پھر بہت سی کالی چیزیں میرے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے درمیان حائل ہوگئیں حتی کہ مجھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی آواز مبارک سنائی نہ دیتی تھی پھر وہ سب بادل کی طرح چھٹنا شروع ہوئیں یہاں تک کہ غائب ہوگئیں۔

اسی دوران فجر کا وقت ہو چکا تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ان سے فارغ ہوکر میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے استفسار فرمایا: ''کیا سو گئے تھے؟'' میں نے عرض کی: ''اللہ عزوجل کی قسم! نہیں! یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم! میں نے کئی مرتبہ ارادہ کیا کہ لوگوں کو مدد کے لئے بلاؤں، یہاں تک میں نے سنا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم **جنات** کو عصا مبارک سے مارتے ہوئے ارشاد فرمارہے تھے: ''بیٹھ جاؤ۔'' تو سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم یہاں سے باہر نکل جاتے تو تمہاری خیر نہ تھی، ان جنات میں سے کوئی تم کو پکڑ لیتا۔'' پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم نے کچھ دیکھا؟'' میں نے عرض کی: ''جی ہاں! میں نے کالے رنگ کے کچھ آدمی دیکھے جن پر سفید کپڑے تھے۔'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ نصیبین کے **جنات** تھے۔'' میں نے عرض کی: ''میں نے شدید قسم کا شور بھی سنا تھا۔'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ اپنے درمیان ایک مقتول کے فیصلے میں جلدی کررہے تھے انہوں نے مجھ سے فیصلے کے لئے کہا تو میں نے ان کے درمیان حق فیصلہ کردیا۔''

(اَلجَامِعُ لِاَحکَامِ القُراٰنِ ، سُورَۃُ الاَحقَاف، تحت الآیۃ ۲۹، ج۸ نصف الثانی، ص۱۵۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس سے رخصت ہونے کے بعد **جنات** نے اپنی قوم میں جا کر **دعوتِ اسلام** پیش کی، جس کا تذکرہ قرآن مجید فرقانِ حمید میں ان الفاظ میں کیا گیا ہے:

قَالُوا یٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا کِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰی مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ یَهْدِیْٓ اِلَی الْحَقِّ وَاِلٰی طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ یٰقَوْمَنَآ اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ یَغْفِرْ لَکُمْ مِّنْ ذُنُوْبِکُمْ وَیُجِرْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ (پ۲۶، الاحقاف ۳۰، ۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: بولے اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب سنی کہ موسٰی کے بعد اتاری گئی اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی حق اور سیدھی راہ دکھاتی۔ اے ہماری قوم اللہ کے منادی کی بات مانو اور اس پر ایمان لاؤ کہ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے اور تمہیں دردناک عذاب سے بچالے۔

ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم جنّ و اِنس کے رسول ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

دیگر انبیاء علیہم السلام صرف انسانوں کی طرف بھیجے جاتے تھے جبکہ ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم جن واِنس کے رسول ہیں۔ (فَتْحُ الْبَارِیْ، ج۶، ص۲۸۳) چنانچہ حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''بُعِثْتُ اِلَی الْجِنِّ وَالْاِنْسِ یعنی مجھے جنوں اور انسانوں کی طرف بھیجا گیا ہے۔''

(شُعَبُ الْاِیْمَانِ، باب فی حب النبی، الحدیث ۱۴۸۲، ج۲، ص۱۷۷)

جنّات کی بارگاہ رسالت میں حاضری

علامہ بدرالدین شبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی (اَلْمُتَوَفّٰی ۷۶۹ھ) فرماتے ہیں: **نبی کریم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے پاس **مکہ مکرمہ** اور **ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ** میں **جنوں کے بکثرت وفود** آتے تھے۔ (لقط المرجان فی احکام الجان،فصل بعثۃ النبی...الخ،ص ۸۵)

جنوں کا قاصد

حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ، رء وف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے ساتھ کہیں جارہے تھے کہ اچانک ایک بہت بڑا اژدھا سامنے آیا اور اس نے اپنا سر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے کان مبارک کے قریب کرلیا (اور غالباً کچھ عرض کی) پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اپنا منہ مبارک اس کے کان کے قریب لے جاکر کچھ سرگوشی فرمائی۔ اس کے بعد وہ ہماری نگاہوں سے یوں اوجھل ہوا کہ گویا زمین نے اسے نگل لیا ہو۔ ہم نے اپنا اندیشہ ظاہر کرتے ہوئے عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم! ہم آپ کے بارے میں ڈر گئے تھے۔'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ جنوں کے وفد کا قاصد تھا، جنات قرآن کی ایک سورت بھول گئے تھے، لہٰذا! انہوں نے اسے میرے پاس بھیجا۔ میں نے اسے قرآن کریم کی وہ سورت بتادی۔''

(لقط المرجان فی احکام الجان،ذکر عقائدھم وعباداتھم،ص ۱۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سجدہ کرنے والے جنات

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ایک مرتبہ سورۃ النجم تلاوت فرمائی اور سجدہ کیا تو وہاں موجود جن واِنس نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔(حِلیَۃُ الاَوْلِیَاء،الحدیث ١٢٢٥٠،ج٨،ص٢٩٤)

جنّات کون ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

قرآنِ مجیدواحادیثِ کریمہ سے ثابت ہے کہ **جن اللہ عزوجل کی ایک مخلوق** ہے جو اپناوُ جود رکھتی ہے۔ جنات کو ایک خاص علم حاصل ہوتا ہے۔ یہ ایسے عجیب وغریب اور مشکل ترین کام کرنے کی طاقت رکھتے ہیں جنھیں کرنا عام انسان کے بس کی بات نہیں۔'' (اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیّۃ، ج١،ص٧٢،٧٣،ماخوذاً)

جِنّات کے وُجود کا انکار کرنا کیسا ؟

صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنی مایہ ناز تالیف ''**بہارِشریعت**'' میں لکھتے ہیں: ''**جِنّات** کے وُجود کا انکار یا بدی کی قُوّت کا نام **جِنّ** یا شیطان رکھنا کُفر ہے۔'' (بہارِشریعت، حصہ١،ص٥٠)

جِن کو جن کیوں کہتے ہیں؟

شارِح بخاری علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی علیہ رحمۃ اللہ الغنی (اَلْمُتَوَفّٰی ۸۵۵ھ) لکھتے ہیں: لغت میں جِن کا معنی ہے "ستر اور خفا" اور جن کو اسی لیے جن کہتے ہیں کہ وہ عام لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوتا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں لوگ فرشتوں کو بھی جن کہا کرتے تھے کیونکہ وہ ان کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوتے تھے۔

(عُمدَۃُ القَارِیُ، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الجن وثوابهم وعقابهم، ج ۱۰، ص ٦٤٤ ملخصًا)

جنّات کو کس سے پیدا کیاگیا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جنات کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ○ (پ ١٤، الحجر: ٢٧)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جنّ کو اس سے پہلے بنایا بے دھوئیں کی آگ سے۔

اور سورۃ الرحمٰن میں ارشاد ہوتا ہے:

وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ○ (پ ٢٧، الرحمٰن: ١٥)

ترجمہ کنزالایمان: اور **جن** کو پیدا فرمایا آگ کے لُو کے (یعنی لپٹ) سے۔

شارح بخاری علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی علیہ رحمۃ اللہ الغنی (اَلْمُتَوَفّٰی ۸۵۵ھ) لکھتے ہیں: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ

لَو لاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''فرشتوں کو نُور سے، جنات کو آگ کے شعلہ سے اور سیدنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔ (صَحِیح مُسلِم، الحدیث ۲۹۹۶، ص۱۵۹۷) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن کی اصل آگ ہے جیسا کہ انسان کی اصل مٹی ہے۔ قرآنِ پاک میں حکایت کردہ ابلیس کا قول ﴿خَلَقۡتَنِیۡ مِنۡ نَّارٍ﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: تو نے مجھے آگ سے بنایا۔(پ۸، الاعراف۱۲)) بھی اس بات کا ثُبوت ہے کہ جن کی اصل آگ ہے۔

(عُمدَۃُ القَارِیٔ، باب ذکر الجن وثوابھم، ج۱۰، ص۶۴۳)

جنات کس دن پیدا ہوئے؟

حضرتِ سیدنا ربیع بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بدھ کے دن، جنّات کو جمعرات اور سیدنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کو جمعہ کے دن پیدا کیا۔ (جَامِعُ البَیَانِ فِیْ تَاْوِیلِ القُرْاٰنِ، الحدیث ۶۰۲، ج۱، ص۲۳۷)

جنات کو انسان سے پہلے پیدا کیا گیا:

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو جہنم سے پہلے، اپنی رَحمت کی اشیاء کو اپنے غضب کی چیزوں سے پہلے، آسمان کو زمین سے پہلے، سورج و چاند کو ستاروں سے پہلے، دن کو رات سے پہلے، دریا کو خشکی سے پہلے، فرشتوں کو جنوں سے پہلے، جنوں کو انسانوں سے پہلے اور نرکو مادہ سے پہلے پیدا فرمایا۔ (کتاب العظمۃ، صفۃ ابتداء الخلق، الحدیث ۸۹۱، ص۲۹۹)

زمین پر انسان سے پہلے جِنَّات آباد تھے

حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرتِ سیدنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے زمین پر جنات رہتے تھے۔ انہوں نے زمین پر فساد برپا کیا اور خونریزی کی ۔ جب انہوں نے زمین میں فساد پھیلانے کو اپنا وتیرہ بنا لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر فرشتوں کے لشکر بھیجے جنہوں نے انہیں مارا اور سمندری جزیروں کی طرف بھگا دیا۔(اَلدُّرُّالْمَنْثُوْرُ، ج ۱، ص ۱۱۱)

ابلیس بھی جِنَّات میں سے ھے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ط کَانَ مِنَ الْجِنِّ (پ ۱۵،الکھف ۵۰)

ترجمۂ کنز الایمان: تو سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کے قومِ جن سے تھا۔

حضرتِ علّامہ جلال الدین سُیُوطی الشّافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی (اَلْمُتَوَفّٰی ۹۱۱ھ) نقل کرتے ہیں: شیاطین جنات ہی کی نافرمان قسم کا نام ہے جو ابلیس کی اولاد سے ہیں۔(لَقْطُ الْمَرْجَانِ فِیْ اَحْکَامِ الْجَانّ ،ذکر وجودھم،ص ۲٤)

شیطان کی دو قسمیں:

صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳٦۷ھ) تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: شیطان دو قسم کے ہوتے ہیں ایک جنوں میں سے ایک انسانوں میں سے جیسا کہ قران پاک میں ہے ﴿شَیٰطِیْنَ الْاِنْسِ

وَالْجِنِّ ﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: آدمیوں اور جنوں میں کے شیطان۔ (پ۸، الانعام ۱۱۲)"

(خزائن العرفان، پ۲۴، حم السجدۃ، زیرِ آیت ۲۹)

جنات کا باپ

حضرتِ سیدنا حسن رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ارشاد فرماتے ہیں: جس طرح حضرت آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام تمام انسانوں کے باپ ہیں، اسی طرح ابلیس تمام جنات کا باپ ہے۔ (کِتَابُ الْعَظَمَۃِ، الحدیث ۱۱۴۰، ص ۴۲۹)

جِنّات کی اولاد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جنات کے یہاں بھی اولاد پیدا ہوتی ہے جس سے ان کی نسل چلتی ہے۔ اللہ تعالٰی نے قرآن مجید میں اولادِ شیطان کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗۤ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: بھلا کیا اسے اور اس کی اولاد کو میرے سوا دوست بناتے ہو اور وہ تمہارے دشمن ہیں۔ (پ ۱۵، الکھف: ۵۰)

علامہ محمود آلوسی علیہ رحمۃ اللہ الغنی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۲۷۰ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: "ظاہر یہ ہے کہ ذُرِّیَّت سے مراد اولاد ہے، پس یہ آیت اس پر دلیل ہے کہ شیطان کی بھی اولاد ہوتی ہے۔" (رُوحُ الْمَعَانِی، ج ۱۵، ص ۳۷۰)

سورۃ الرحمٰن میں ارشاد ہوتا ہے:

فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ٥

ترجمۂ کنزالایمان: ان بچھونوں پر وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں ان سے پہلے انہیں نہ چھوا کسی آدمی اور نہ جن نے۔ (پ۲۷، الرحمٰن:۵۶)

امام فخر الدین رازی علیہ رحمۃ اللہ الھادی (اَلْمُتَوَفّٰی ۶۰۶ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: ''جنات کی بھی اولاد ہوتی ہے۔'' (تفسیر کبیر، سورۃ الرحمن ج۱۰، ۳۷۶)

حضرت سیدنا ابوالشیخ اصبہانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی (اَلْمُتَوَفّٰی ۳۹۶ھ) ''کتاب العظمۃ'' میں اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗ﴾ کی تفسیر میں حضرتِ سیدنا قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''جنات کی بھی اسی طرح اولاد پیدا ہوتی ہے جس طرح انسانوں کی پیدا ہوتی ہیں اور جنات کثیر تعداد میں پیدا ہوتے ہیں۔'' (کِتَابُ الْعَظَمَةِ، ذکر الجن و خلقھم، الحدیث ۱۱۴۸، ص ۴۳۱)

جنّات کی طاقت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ نے جنوں کو بعض ایسے غیر معمولی اوصاف عطا کئے ہیں جو انسان میں عموماً نہیں پائے جاتے۔

تختِ بلقیس لانے کی پیش کش

حضرت سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کی بارگاہ میں ایک جن نے شہر سبا کی ملکہ بلقیس کا تخت (جو کہ بہت دور تھا) بہت کم وقت میں لانے کی پیش کش کی تھی،

چنانچہ قراٰن پاک میں ہے:

قَالَ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَیُّكُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ۝ قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ وَ اِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ (پ۱۹،النمل ۳۸،۳۹)

ترجمۂ کنزالایمان: سلیمان نے فرمایا اے درباریوتم میں کون ہے کہ وہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ میرے حضور مطیع ہوکر حاضر ہوں۔ایک بڑا خبیث جن بولا میں وہ تخت حضور میں حاضر کردوں گا قبل اس کے کہ حضور اجلاس برخاست کریں اور میں بیشک اس پرقوت والا امانتدار ہوں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی تشریف آوری کی خبر

حضورِاکرم ،نورِ مجسم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کی خبر مدینہ منورہ میں سب سے پہلے **جنات** نے دی۔ چنانچہ حضرتِ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے **مروی** ہے کہ **مدینہ منورہ** میں **حضور اقدس** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی تشریف آوری کی خبر سب سے پہلے اس طرح پہنچی کہ مدینہ منورہ میں ایک **عورت** رہتی تھی جس کے تابع ایک **جن** تھا۔ وہ ایک پرندے کی شکل میں آیا اوراس **عورت** کے گھر کی دیوار پر بیٹھ گیا۔عورت نے اس سے کہا: ''آؤ ہم تمہیں کچھ سنائیں اور کچھ تم ہمیں سناؤ۔'' اس نے کہا: ''اب ایسا نہیں ہوسکتا کیوں کہ مکہ میں ایک نبی مبعوث ہوئے ہیں جس نے ہمیں دوستی سے منع کردیا ہے اورہم پر زنا کو بھی حرام کردیا ہے۔''

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط، الحدیث ۷۶۵،ج۱،ص ۲۲٤)

خبر رَساں جن

امیر المؤمنین حضرتِ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دشمنان اسلام کی سرکوبی کیلئے ایک لشکر اسلام روانہ فرمایا۔ پھر (چند دنوں بعد) ایک شخص مدینہ منورہ آیا اور اس نے اطلاع دی کہ مسلمان دشمنوں پر فتح یاب ہوگئے۔ یہ خبر مدینہ منورہ میں عام ہوگئی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس بارے میں علم ہوا تو ارشاد فرمایا: ''یہ اَبُو الْھَیْثَم جنوں کے خبر رساں (یعنی خبر پہنچانے والے) ہیں عنقریب انسانوں کا خبر رساں بھی پہنچنے والا ہے چنانچہ چند دنوں میں وہ بھی پہنچ گیا۔ (کیونکہ جن تیز رفتار ہوتے ہیں اسلئے اس نے جلدی خبر پہنچادی اور انسان اتنی جلدی نہیں پہنچ سکتا اس لئے انسان کے ذریعے دیر میں اطلاع ملی۔)

(لقط المرجان فی احکام الجان،فی جواز سوال...الخ،ص ۱۹۲)

جنات کے مختلف کام

حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ **جنات** (سمندر سے) زیورات لینے کے لئے غوطہ لگاتے اور انہوں نے حضرت سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کے لئے پانی پر محل بنائے۔ جب حضرت سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام نے انہیں حکم دیا کہ انہیں گرادو مگر تمہارے ہاتھ انہیں نہ چھوئیں۔ تو ان جنوں نے اس پر گوپیا (یعنی رسی کا بنا ہوا آلہ جس میں پتھر یا مٹی کی بنی ہوئی گولی رکھ کر مارتے ہیں) سے پتھر پھینکے یہاں تک کہ انہیں گرادیا۔ اس طریقہ کار کا فائدہ انسانوں کو بھی ملا۔ یہ جنوں کا ہی کام ہے کہ ہمیں کوڑے دیکھنے کو ملے۔ جس کا قصہ کچھ یوں ہے کہ حضرت سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام جنوں کو لکڑی سے مارتے اور ان کے ہاتھ پاؤں توڑ دیتے۔ جنوں

نے عرض کی: کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہمیں سزا تو دیں مگر ہمارے اعضا نہ توڑیں؟'' فرمایا: ہاں۔ تو انہوں نے آپ کو چابُک کے بارے میں بتایا۔ اسی طرح مُلمع سازی بھی **جنات** کا کام ہے۔ انہوں نے تختِ بلقیس کے پایوں پر پانی چڑھایا۔

(اَلدُّرُّ الْمَنْثُوْر، ج۷، ص ۱۹۰)

بیت المقدس کی تعمیر

مُلکِ شام میں جس جگہ **حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ** کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کا خَیمہ گاڑا گیا تھا ٹھیک اُسی (بَرَکت والی) جگہ حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام نے **بیتُ المُقدّس** کی بُنیاد رکھی۔ مگر عمارت پوری ہونے سے قَبل ہی **حضرتِ سیِّدُنا داوٗد** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کی وفاتِ ظاہِری کا وَقت آ گیا چُنانچہ اپنے فرزندِ اَرجُمند **حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کو اس عمارت کی تکمیل کی وصیّت فرمائی۔ **حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام نے **جنّات** کے ایک گرَوْہ کو اس کام پر لگا دیا۔ عمارت ابھی تعمیری مَراحِل سے گزر رہی تھی کہ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کی وفاتِ ظاہِری کا وَقْت بھی قریب آ گیا۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام نے دُعا مانگی: **یا اللہ**! عَزَّوَجَلَّ میری وفات ان **جنّات** پر ظاہر نہ فرما اور وہ برابر عمارت کی تکمیل میں مصروفِ عمل رہیں اور ان سبھوں کو جو **علمِ غیب** کا دعویٰ ہے وہ بھی باطِل ٹھہر جائے۔ یہ دُعا مانگ کر آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام محراب میں داخِل ہو گئے اور حسبِ عادت اپنا عَصا مبارَک

ٹیک کر عبادت میں کھڑے ہوگئے اور اِسی حالت میں آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کی **وفات** ہوگئی۔ مگر مزدور **جنّات** برابر کام میں مصروف رہے۔ عرصۂ دراز تک آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کا اسی حالت میں رَہنا **جنّات** کے لیے کوئی نئی بات نہیں تھی، کیونکہ وہ بارہا دیکھ چکے تھے کہ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام ایک ایک ماہ بلکہ کبھی کبھی دو دو ماہ برابر عبادت میں کھڑے رہا کرتے ہیں۔ **اَلْغَرَض ظاہری انتقال کے بعد ایک سال تک آپ** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام **اپنی مبارک لاٹھی سے ٹیک لگائے کھڑے رہے** یہاں تک کہ بحکمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ دِیمک نے آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کے عَصا شریف (یعنی مبارک لاٹھی) کو کھالیا اور یوں آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کا جسمِ نازنین زمین پر تشریف لے آیا۔ اب **جنّات** اور انسانوں کو آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کی **ظاہری وفات** کا علم ہوا۔

(مُلَخَّص از عجائبُ القراٰن ص۱۸۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جِنّات کی تعداد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

حضرتِ سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ چوتھی زمین کے اوپر اور تیسری زمین کے نیچے اتنے **جنات** ہیں کہ اگر وہ تمہارے سامنے آجائیں تو تمہیں سورج کی روشنی دکھائی نہ دے۔ (کِتابُ العُظْمَۃِ، الحدیث ۱۰۹۸، ص ۴۱۷)

اور حضرتِ سیّدُ نا عَمْر و بِکالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''جب انسان کا ایک بچّہ پیدا ہوتا ہے **تو جنات** کے یہاں نو بچّے پیدا ہوتے ہیں۔''

(جَامِعُ الْبَیَانُ،الحدیث ۲۴۸۰۳، ج۹،ص ۸۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ انسانوں کے مقابلے میں **جنات** کی تعداد **9 گُنا** ہے۔

جِنّات کیا کھاتے ھیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میرے لئے پتھر تلاش کروتا کہ میں اس سے استنجاء کروں لیکن ہڈی اور لید مت لانا۔ میں نے آپ کی خدمت میں وہ پتھر پیش کردیئے جو میں نے پلّے باندھ رکھے تھے۔ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم فارغ ہوگئے تو میں نے عرض کی: ''**ہڈی** اور **لید** سے منع کرنے میں کیا حکمت ہے؟'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''**یہ دونوں چیزیں جنات کی خوراک ہیں**، میرے پاس نصیبین (ایک شہر کا نام ہے) کے جنوں کا ایک وفد آیا تھا۔ وہ بہت **نیک جن** تھے، انہوں نے مجھ سے خوراک مانگی تو میں نے اللہ تعالیٰ سے ان کیلئے دعا کی کہ یہ جس ہڈی اور لید کے پاس جب بھی گزریں اسی پر اپنی غذا موجود پائیں۔''

(صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب مناقب الانصار،باب ذکر الجن وقول ...الخ،الحدیث ۳۸۶۰، ج۲،ص ۵۷۶)

حضرتِ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم **حضورِ پاک صاحبِ لولاک** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ ایک سانپ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور اپنا منہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے کان مبارک کے قریب لے جا کر کچھ عرض کی۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''ٹھیک ہے۔'' اس کے بعد وہ لوٹ گیا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ ''یہ ایک **جن** تھا جس نے مجھ سے یہ درخواست کی کہ آپ اپنی امت کو حکم فرمائیے کہ وہ لید اور بوسیدہ ہڈیوں سے استنجاء نہ کیا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان میں ہمارا رزق رکھا ہے۔''

(آکام المرجان فی احکام الجان، الباب الحادی عشر فی ان الجن یاکلون ویشربون، ص ۳۲)

جس ہڈی کو جنات لیتے ہیں اس پر انہیں گوشت ملتا ہے اور جس لید (گوبر) کو لیتے ہیں وہ دانہ یا پھل بن جاتا ہے۔ اس لئے یہ اشکال وارد ہی نہیں ہوتا کہ گوبر تو ناپاک ہے اس کا کھانا جنات کے لئے کیسے جائز ہے؟ کیونکہ ماہیت بدلنے سے ناپاک چیز پاک ہوجاتی ہے۔ (ماخوذ از نزھۃ القاری، ج ۷، ۲۰۱)

شیطان کی قے

حضرتِ سیدنا اُمَیَّہ بن مَخْشِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم تشریف فرما تھے اور ایک شخص کھانا کھا رہا تھا۔ اس نے **بِسْمِ اللّٰہ** نہیں پڑھی یہاں تک کہ اس کے

کھانے میں سے ایک لقمہ کے سواء کچھ بھی باقی نہ بچا۔ جب اس ایک لقمہ کو اس نے اپنے منہ کی طرف اٹھایا تو کہا **بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ** تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم مسکرائے اور فرمایا: ''شیطان اس کے ساتھ کھانا کھاتا رہا پھر جب اس نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا تو جو کچھ شیطان کے پیٹ میں تھا سب اس نے قے کر دیا۔''

(سُنَنُ اَبِیْ دَاوٗد، کتاب الاطعمة، باب التسمية علی الطعام، الحدیث ۳۷۶۸، ج۳، ص۴۸۸)

لوبیا کھانے والے جنات

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنات کے چُنگل سے چھوٹ کر آنے والے ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **جنات کی غذاؤں** کے بارے میں دریافت کیا تو اس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا: ''وہ لوبیا (نامی سبزی) کھاتے ہیں اور وہ چیزیں جن میں اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا جاتا۔ (مثلاً بغیر بسم اللہ پڑھے کھانے والے کی غذا) پھر حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے پینے کے بارے میں پوچھا تو بتایا: جَدَف۔ (حیاۃ الحیوان الکبریٰ، ج۱، ص۲۹۵)

نوٹ: جدف سے مراد یا تو وہ یمنی گھاس ہے جسے کھانے والے کو پانی پینے کی محتاجی نہیں رہتی، یا اس سے مراد پانی وغیرہ کا وہ برتن ہے جسے ڈھانپ کر نہ رکھا جائے۔

(النھایة فی غریب الحدیث والاثر، ج۱، ص۲۴۰)

مُسلمان کے دَسترخوان پر جنات:

حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی الشّافِعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک تابعی بزرگ

سے نَقْل فرماتے ہیں: ''تمام مسلمانوں کے گھروں کی چھتوں پر مسلمان جنّات رَہتے ہیں، جب دوپہر اور رات کو دسترخوان لایا جاتا ہے یعنی گھر کے افراد کھانا کھاتے ہیں تو جِنّات بھی چھتوں سے اُتر آتے اور ساتھ ہی بیٹھ کر کھانا شروع کر دیتے ہیں، ان کے ذَرِیْعے اللہ عَزَّوَجَلَّ **شریر جنّات** کو بھگا دیتا ہے۔''

(لَقْطُ الْمَرْجَانِ فِیْ اَحْکَامِ الْجَانّ لِلسُّیُوْطِیْ،باب ھل الجن یا کلون، ص ٤٤)

مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ **ہڈی، لید، لوبیا** اور انسانوں **کے کھانے کی دیگر چیزیں** جن پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے، جنوں کی خوراک ہے۔

جنات کہاں رہتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جس زمین پر ہم زندگی گزار رہے ہیں اسی پر **جنات** بھی رہتے ہیں۔ امام جلال الدین سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنی کتاب ''لَقْطُ الْمَرْجَانِ فِیْ اَحْکَامِ الْجَانِ'' میں رقم طراز ہیں: ''**اکثر و بیشتر جنات** نجاست کی جگہوں پر ہوتے ہیں مثلاً کھجوروں کا جھنڈ، بیت الخلاء، کچرے کے ڈھیر اور غسل خانہ، اسی وجہ سے غسل خانے اور اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ وغیرہ میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے کہ یہ شیطان کی جگہ ہے۔ (لَقْطُ الْمَرْجَانِ فِیْ اَحْکَامِ الْجَانِ،مساکن الجن، ص ٦٧)

بیت الخلاء جنات کے رہنے کی جگہ ہے:

حضرتِ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ شہنشاہِ

مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بیت الخلاء جنوں اور شیطانوں کے رہنے کی جگہ ہے تو جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں جائے تو یہ دعا پڑھ لے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡخُبُثِ وَ الۡخَبَائِثِ یعنی اے اللہ (عزوجل)! میں پلیدی اور شیطانوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(سُنَنُ اَبِیۡ دَاؤدُ، کتاب الطھارۃ، باب مایقول الرجل اذا دخل الخلاء، الحدیث٦، ج١، ص٣٦)

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاویٰ رضویہ جلد **21** صَفحہ **218** پر جو کچھ فرماتے ہیں اس کا خلاصہ ہے: ہاں جِنّ اور ناپاک رُوحیں مرد و عورت، احادیث سے ثابت ہیں اور وہ اکثر ناپاک موقعوں پر ہوتی ہیں۔ انہیں سے پناہ کے لئے اِستنجاء خانے جانے سے پہلے یہ دعا پڑھنا وارِد ہوا، ''اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الۡخُبُثِ وَ الۡخَبَائِثِ۔ (یعنی میں گندی اور ناپاک چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔)

(مُسۡنَد اِمَام اَحۡمَد بن حَنۡبَل ج٤ ص ٢٠٣ حدیث ١١٩٨٣)

ٹیلوں اور وادیوں میں رہنے والے جنات

حضرتِ سیدنا بلال بن حارث رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الۡعُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو آپ قضاءِ حاجت کیلئے تشریف لے گئے۔ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے

پاس پانی کا برتن لے گیا تو میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس لوگوں کے لڑنے جھگڑنے کی آواز سنی۔ اس طرح کی آواز میں نے پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ جب پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لے آئے تو میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں نے آپ کے پاس لوگوں کے لڑنے جھگڑنے کی آواز سنی اور اس سے پہلے میں نے ایسی آواز کسی کی زبان سے نہیں سنی تھی؟'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: **''میرے پاس مسلم جنات اور مشرک جنات آپس میں جھگڑ رہے تھے ان لوگوں نے مجھ سے درخواست کی کہ میں انہیں رہنے کی جگہ دیدوں تو میں نے مسلمان جنوں کو ٹیلوں و چٹانوں میں جگہ دے دی اور مشرک جنوں کو پست زمین (یعنی گڑھوں، کھائیوں اور غاروں) میں جگہ دیدی۔''** (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر، الحدیث ۱۱۴۳، ج۱، ص ۳۷۱)

بِلوں میں رہنے والے جنات

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرتِ سیدنا قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بِل (یعنی سوراخ) میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ لوگوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ بِل میں پیشاب کرنے سے ممانعت کی کیا وجہ ہے؟ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''کہا جاتا ہے کہ **بِل جنات کے رہنے کی جگہ ہے۔''**

(سُنَنُ اَبِی دَاوٗد، کتاب الطھارۃ، باب النھی عن البول فی الجحر، الحدیث ۲۹، ج۱، ص ۴۴)

ویرانوں میں رہنے والے جنات

علامہ بدرالدین شبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی (اَلْمُتَوَفّٰی ۷۶۹ھ) نقل کرتے ہیں:

اَعرابیوں (یعنی عرب کے رہنے والے دیہاتیوں) کا بیان ہے کہ ہم کثیر لوگ ہوتے اور کہیں پڑاؤ کرتے تو ہمیں بہت سے خیمے اور لوگ دکھائی دیتے مگر اچانک سب کچھ غائب ہو جاتا، ہمیں یقین ہے کہ دکھائی دینے والے وہ لوگ جنات ہیں۔

(آکام المرجان فی احکام الجان،الباب السادس فی تطور الجن و تشکلھم ،ص۲۶)

انسانوں کے ساتھ رہنے والے جنات

انسانوں کے ساتھ رہنے والے جن کو عَامِر کہتے ہیں جس کی جمع عَمَّار ہے۔(لَقْطُ الْمَرْجَانِ فِیْ اَحْکَامِ الْجَانِ ،ذکر وجودھم،ص۲۵)

حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوا اور داخل ہوتے وقت اور کھانے کے وقت اس نے بسم اللہ پڑھ لی تو شیطان اپنی ذریت سے کہتا ہے کہ اس گھر میں نہ تمہیں رہنا ملے گا نہ کھانا اور اگر داخل ہوتے وقت بسم اللہ نہ پڑھی تو کہتا ہے اب تمہیں رہنے کی جگہ مل گئی اور کھانے کے وقت بھی بسم اللہ نہ پڑھی تو کہتا ہے کہ رہنے کی جگہ بھی ملی اور کھانا بھی ملا۔

(صحیح مسلم ،کتاب الاشربۃ،باب آداب الطعام،الحدیث۲۰۱۸، ص۱۱۱۶)

چکنائی والا کپڑا جن کی اِقامت گاہ ہے

حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو!

اپنے گھروں سے گوشت کی چکنائی والا کپڑا (دستی رومال) نکال دو (یعنی دھو دیا کرو) اس لئے کہ یہ شریر جن کی جگہ ہے اور اس کی قیام گاہ ہے۔''

(فردوس الاخبار، باب الالف، الحدیث ۳۴۳، ج۱، ص۶۸)

جھاڑیوں میں جنات کا بسیرا

حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک شخص کو قَـــزَع میں رفعِ حاجت کرنے سے منع فرمایا۔ عرض کی گئی: ''قَــزَع کیا ہے؟'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی جھاڑی والی جگہ میں جائے تو گویا اپنے مکان میں ہے حالانکہ وہ تمہارے بھائی جنات کے رہنے کی جگہ ہے۔ (الکامل فی الضعفاء لابن عُدّی، ج۴، ص۳۱۰)

جنات کی اَقسام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

شارحِ بُخاری علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی علیہ رحمۃ اللہ الغنی (اَلْمُتَوَفّٰی ۸۵۵ھ) نے قرآنِ پاک، احادیثِ مبارکہ اور آثار میں غور وفکر کر کے **جِنّات** کی چند اَقسام بیان فرمائی ہیں۔

(1) غُول: اسے **عِفْرِیت** بھی کہتے ہیں، یہ سب سے خطرناک اور **خبیث** **جنّ** ہے جو کسی سے مانوس نہیں ہوتا۔ جنگلات میں رہتا ہے، مختلف شکلیں بدلتا رہتا ہے

اور رات کے وقت دکھائی دیتا ہے اور تنہا سفر کرنے والے مسافر کو عموماً دکھائی دیتا ہے جو اسے اپنے جیسا انسان سمجھ بیٹھتا ہے، یہ اس مسافر کو راستے سے بھٹکا تا ہے۔

(2) سِعْلَاۃٌ: یہ بھی جنگلوں میں رہتا ہے، جب کسی انسان کو دیکھتا ہے تو اس کے سامنے ناچنا شروع کر دیتا ہے اور اس سے چوہے بلی کا کھیل کھیلتا ہے۔

(3) غَدَّارٌ: یہ مصر کے اَطراف اور یَمَن میں بھی کہیں کہیں پایا جاتا ہے، اسے دیکھتے ہی انسان بے ہوش ہو کر گر جاتا ہے۔

(4) وَلَھَان: یہ ویران سَمُنْدَری جَزیروں میں رہتا ہے اس کی شکل ایسی ہے جیسے انسان شُتر مرغ پر سَوار ہو۔ جو انسان جَزیروں میں جا پڑتے ہیں اُنہیں کھالیتا ہے۔

(5) شِقّ: یہ انسان کے آدھے قد کے برابر ہوتا ہے، دیکھنے والے اسے بن مانس سمجھتے ہیں، سفر میں ظاہِر ہوتا ہے۔

(6) بعض **جِنّات** انسانوں سے مانوس ہوتے ہیں اور انہیں تکلیف نہیں پہنچاتے۔

(7) بعض **جِنّات** کنواری لڑکیوں کو اُٹھالے جاتے ہیں۔

(8) بعض **جِنّات** کتّے کی شکل اور **(9)** بعض چھپکلی کی شکل میں ہوتے ہیں۔

(عُمدَۃُ الْقَارِی ج ۱۰ ص ٦٤٤، ماخوذ از رسالہ: "جِنّات کی حکایات"، ص ۱۰)

جِنّات اصلی شکل میں نظر کیوں نہیں آتے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جنات بھی ہمارے ساتھ اس زمین میں رہتے ہیں لیکن وہ ہمیں دیکھتے ہیں اور ہم انہیں نہیں دیکھ سکتے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّهٗ یَرٰىكُمْ هُوَ وَ قَبِیْلُهٗ مِنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ۝ (پ ۸، الاعراف: ۲۷)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک وہ اور اس کا کنبہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں کہ تم انہیں نہیں دیکھتے بے شک ہم نے شیطانوں کو ان کا دوست کیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔

صدرالافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۶۷ھ) اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: "**اللہ تعالیٰ** نے **جنوں** کو ایسا اِدراک دیا ہے کہ وہ انسانوں کو دیکھتے ہیں اور انسانوں کو ایسا اِدراک نہیں ملا کہ وہ **جنوں** کو دیکھ سکیں۔"

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے: جب اللہ تعالیٰ نے سموم (یعنی جہنم کی آگ کے سترویں حصے) سے ابوالجنات کو پیدا فرمایا اور اس سے پوچھا: "اے ابوالجن! تمہاری کیا خواہش ہے؟ اس نے کہا میری تمنا یہ ہے کہ ہم سب کو دیکھیں اور ہمیں کوئی نہ دیکھے اور ہم زمین میں چھپ جائیں اور ہمارا ادھیڑ عمر بھی نہ مرے یہاں تک کہ اس کی جوانی واپس آجائے (یعنی ہمارا ادھیڑ عمر بھی جوان ہو کر مرے)۔" تو اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ تمنا پوری فرمادی اسی لئے **جنات** ہم سب کو دیکھتے

ہیں لیکن ہم لوگ انہیں نہیں دیکھ پاتے اور جب وہ مرتے ہیں تو زمین میں غائب ہو جاتے ہیں اور ان کا بوڑھا بھی جوان ہو کر مرتا ہے۔''

(اٰکام الْمَرْجَانِ فِیْ اَحْکَامِ الْجَانِ،الباب الثانی فی ابتداء خلق الجن، ص ۱۲)

علامہ بدرالدین شبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی (اَلْمُتَوَفّٰی ۷۶۹ھ) **لکھتے ہیں:** حضرت ربیع بن سلیمان علیہ رحمۃ اللہ الحنان **فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعی** علیہ رحمۃ اللہ القوی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو عادل شخص یہ گمان کرے کہ اس نے جن کو دیکھا ہے تو میں اس کی گواہی باطل قرار دیتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿اِنَّهٗ یَرٰىكُمْ هُوَ وَ قَبِیْلُهٗ مِنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ۝﴾ (پ۸،الاعراف:۲۷) مگر یہ کہ وہ نبی ہو۔

(آکام المرجان فی احکام الجانّ،الباب السادس فی تطور الجن و تشکلھم ،ص۲۳)

یاد رہے کہ عام انسان **جنات** کو اصل حالت میں نہیں دیکھ پاتا لیکن اگر یہ کسی اور شکل میں ہوں تو انسان کا ان کو دیکھنا کثیر روایات سے ثابت ہے۔

جنات کی مختلف شکلیں

علامہ بدرالدین شبلی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی (اَلْمُتَوَفّٰی ۷۶۹ھ) اپنی کتاب ''اٰکام الْمَرْجَانِ فِیْ اَحْکَامِ الْجَانِ'' میں لکھتے ہیں: ''بلاشبہ **جنات** انسانوں اور جانوروں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں چنانچہ وہ سانپوں ، بچھوؤں، اونٹوں، بیلوں ، گھوڑوں ، بکریوں، خچروں، گدھوں اور پرندوں کی شکلوں میں بدلتے رہتے ہیں۔

(آکام المرجان فی احکام الجان،الباب السادس فی تطور الجن و تشکلھم ،ص۲۱)

جنات کی تین قسمیں:

حضرتِ سیدنا ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''جنات کی تین قسمیں ہیں؛ **اول:** جن کے پر ہیں اور وہ ہوا میں اڑتے ہیں، **دوم:** سانپ اور کتے اور **سوم:** جو سفر اور قیام کرتے ہیں۔''

(اَلْمُستَدرَکُ لِلحاکِم، الجن ثلاثۃ اصناف، الحدیث ۳۷۵۴، ج۳، ص ۲۵۴)

جن اونٹ کی شکل میں:

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کے قریب نماز مت پڑھو! کیونکہ اونٹ جنوں میں سے بھی پیدا کئے گئے ہیں، کیا تم ان کی آنکھوں اور ان کی پھولی ہوئی سانسوں کو نہیں دیکھتے جب وہ بدکتے ہیں، ہاں! بکریوں کے باڑے کے قریب نماز پڑھو کیونکہ وہ رَحمت کے زیادہ قریب ہیں۔''

(اَلْمُسنَدُ لِلاِمَامِ اَحمَد بنِ حَنبَل، مسند عبد اللہ بن مغفل المزنی، الحدیث ۲۰۵۸۰، ج۷، ص ۳۴۲)

جن کتے کی شکل میں:

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ (بعض) کتے بھی جنات ہوتے ہیں اور یہی کمزور قسم کے جنات ہیں لہذا جس کے کھانے کے

وقت کتا آجائے تو وہ اسے بھی کچھ کھلا دے یا اسے بھگا دے۔

(آکام المرجان فی احکام الجان،الباب السابع ان بعض الکلاب من الجن،ص ٢٤)

پُراَسرار کتا

صوبہ سرحد پاکستان کے مشہور شہر کوہاٹ کے ایک اسلامی بھائی کا حلفیہ بیان کچھ یوں ہے کہ جس مکان میں ہماری رہائش ہے اس میں پہلے غیر مسلم رہتے تھے۔ ہمارے ساتھ ایک عجیب اور **پراسرار واقعہ** پیش آیا۔ ہوا یوں کہ آدھی رات کے بعد یا کبھی کبھار دن میں ہمارے گھر میں ایک خوفناک کالا کتا داخل ہوجاتا۔ ہم اسے کسی نہ کسی طرح باہر نکال دیتے۔ تمام دروازے کھڑکیاں احتیاط سے بند کرنے کے باوجود جب اُس کی آمد کا سلسلہ نہ رُکا تو ایک دن میرے چچا نے (جو کتے کے بار بار آجانے پر اُکتا چکے تھے) کتے کو گولی مار کر ہلاک کردیا۔ وہ اس کی لاش کو کچرے کے ڈھیر پر پھینکنے کے لئے لے گئے۔ لاش کو پھینکنے کے بعد وہ واپس ہوئے۔ چند قدم چلنے کے بعد انہوں نے ایک دم پلٹ کر دیکھا تو اُن کی حیرت کی انتہاء نہ رہی کہ کتے کی لاش وہاں سے **غائب** ہوچکی تھی۔ بہرحال وہ رُکے بغیر گھر لوٹ آئے۔

پراسرار کتے سے تو چھٹکارا پالیا لیکن اب ہمارے گھر میں کچھ اور **عجیب و غریب معاملات** ہونے لگے۔ کبھی ایک **خوفناک عورت** (جس کے بال کھلے ہوئے ہوتے) روتی ہوئی نظر آتی تو کبھی چھوٹے قد کے **عجیب الخلقت بچے** اِدھر اُدھر بھاگتے دکھائی دیتے۔ یہ معاملات دیکھ کر لگتا یوں تھا کہ شاید وہ پراسرار کتا کوئی

جن تھا اور یہ سب معاملات انتقامی کاروائی کے طور پر تھے۔ ہمارے چچا (جنہوں نے اس کتے کو مارا تھا) سخت خوفزدہ رہنے لگے اور ان کی صحت دن بدن گرتی چلی گئی یہاں تک کہ سوکھ کر کانٹا ہوگئے۔ اُن کے یہاں جو بھی بچہ پیدا ہوتا، اس کی بینائی پیدائشی طور پر تو بالکل ٹھیک ہوتی مگر کچھ ہی عرصے میں نظر کمزور ہوتے ہوتے اسقدر کم ہو جاتی کہ رات میں تو ان بچوں کو بالکل دکھائی نہ دیتا۔ سب گھر والے سخت تکلیف و پریشانی میں مبتلا تھے۔ بہت سے عاملین کو دکھایا مگر کوئی حل نہ نکل سکا۔ بالآخر ہمارے گھر والے نسبت کی برکتیں پانے کے لئے امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت بھی ہوئے اور ان کے عطا کردہ تعویذات اور اوراد بھی استعمال کئے۔ الحمد للہ عزوجل دامنِ امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے وابستگی اور تعویذاتِ عطاریہ کی برکت سے ہمارا خوف جاتا رہا۔ خوفناک عورت اور عجیب الخلقت بچوں کا دکھائی دینا بھی بند ہوگیا اور ہمارے چچا کی اولاد بھی تندرست ہوگئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کتا تھا یا جن؟

کشمیر (پاکستان) کے شہر میرپور کے مقیم اسلامی بھائی کا بیان ہے: غالباً 2000ء کی بات ہے کہ ہم چند اسلامی بھائی امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں حاضری کی نیت سے باب المدینہ (کراچی) کی طرف روانہ ہوئے۔ جب ہم عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ باب المدینہ کراچی پہنچے تو وہاں ہمیں کوئی ایسا اسلامی

بھائی نہ مل سکا جو ہمیں امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے گھر پر پہنچا سکے۔ہم پریشانی کے عالم میں فیضان مدینہ سے باہر نکل آئے۔ سامنے چند کتے بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک اسلامی بھائی کے دل میں نہ جانے کیا آئی کہ ایک کتے کے سامنے جا کر بڑی سنجیدگی سے کہنے لگے :"ہم امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے گھر پر جانا چاہتے ہیں مگر ہمیں راستہ معلوم نہیں کیا تم راستہ بتا سکتے ہو۔"

یہ دیکھ کر ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ وہ کتا اٹھ کھڑا ہوا اور دُم ہلاتے ہوئے ایک سمت کو چلنے لگا۔ہم بے ساختہ اسکے پیچھے ہولئے۔ وہ کتا مختلف گلیوں سے ہوتا ہوا ہمیں امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے درِ دولت تک لے گیا اور ہمیں وہاں چھوڑ کر واپس ہولیا۔ہم نے امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں حاضری دی اور رات کم وبیش 11:00 بجے واپس فیضان مدینہ پہنچ گئے۔ہمیں چائے کی طلب محسوس ہورہی تھی مگر کسی ہوٹل کے بارے میں معلومات نہیں تھیں۔اُنہی اسلامی بھائی نے پھر کہا کہ جو ہمیں امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے گھر پہنچا کر آیا تھا چلو اُسی سے کہہ کر دیکھتے ہیں۔ یہ کہتے ہوئے وہ اسلامی بھائی اٹھے اور اس کتے کے قریب پہنچ کر جب ہوٹل کے بارے میں دریافت کیا تو حیرت انگیز طور پر وہ کتا (جو غالبًا کوئی جن تھا) اُٹھا اور ایک سمت چل دیا۔ہم اسکے پیچھے پیچھے ایک گلی میں پہنچے تو سامنے چائے کا ہوٹل نظر آ گیا۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جن انسان کی شکل میں

حضرت یحییٰ بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حفص طائفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ منیٰ میں تھا کہ (ہم نے دیکھا) ایک شیخ جو سفید سر والا اور سفید داڑھی والا تھا (یعنی جس کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے) لوگوں کو فتویٰ دے رہا ہے۔ حضرت حفص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے فرمایا: ''اے ابو ایوب! کیا تم اس بوڑھے کو دیکھ رہے ہو جو لوگوں کو فتوے دے رہا ہے، یہ عفریت جن ہے۔'' یہ فرمانے کے بعد حضرت حفص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کے قریب گئے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ جب حضرت حفص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کی طرف غور سے دیکھنا شروع کیا تو اس نے اپنے جوتے اٹھائے اور بھاگنا شروع کر دیا، لوگ بھی اس کے پیچھے بھاگے۔ حضرت حفص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہنے لگے: ''اے لوگو! یہ عفریت جن ہے۔''

(آکَامُ الْمَرْجَانِ فِیْ اَحْکَامِ الْجَانِ، الباب الثامن و الثلاثون فی تحمل الجن العلم، ص ۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شیطان سراقہ بن جعشم کی صورت میں

جب قریش نے بدر میں جانے پر اتفاق کر لیا تو انہیں یاد آیا کہ ان کے اور قبیلہ بنی بکر کے درمیان عداوت ہے ممکن تھا کہ وہ یہ خیال کر کے واپسی کا قصد کرتے، یہ شیطان کو منظور نہ تھا اس لئے اس نے یہ فریب کیا کہ وہ سراقہ بن مالک بن جعشم بنی

کنانہ کے سردار کی صورت میں نمودار ہوا اور ایک لشکر اور ایک جھنڈا ساتھ لے کر مشرکین سے آملا اور ان سے کہنے لگا کہ میں تمہارا ذمہ دار ہوں ، آج تم پر کوئی غالب آنے والا نہیں ۔ جب مسلمانوں اور کافِروں کے دونوں لشکر صف آرا ہوئے اور رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مشتِ خاک مشرکین کے مُنہ پر ماری اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے اور حضرت جبریل، ابلیسِ لعین کی طرف بڑھے جو سراقہ کی شکل میں حارث بن ہشام کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا۔ وہ ہاتھ چھڑا کر مع اپنے گروہ کے بھاگا۔ حارث پکارتا رہ گیا: ''سراقہ سراقہ تم تو ہمارے ضامن ہوئے تھے کہاں جاتے ہو؟'' کہنے لگا مجھے وہ نظر آتا ہے جو تمہیں نظر نہیں آتا۔

جب کُفّار کو ہزیمت ہوئی اور وہ شکست کھا کر مکّہ مکرّمہ پہنچے تو انہوں نے یہ مشہور کیا کہ ہماری شکست و ہزیمت کا باعث سراقہ ہوا۔ سراقہ کو یہ خبر پہنچی تو اسے حیرت ہوئی اور اس نے کہا یہ لوگ کیا کہتے ہیں نہ مجھے ان کے آنے کی خبر، نہ جانے کی ، ہزیمت ہوگئی جب میں نے سنا ہے تو قریش نے کہا کہ تو فلاں فلاں روز ہمارے پاس آیا تھا اس نے قسم کھائی کہ یہ غلط ہے تب انہیں معلوم ہوا کہ وہ شیطان تھا۔

(ماخوذ از خزائن العرفان، الانفال، تحت الآیۃ ۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جن شیخِ نجدی کی شکل میں

حضرتِ سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ذکر فرمایا کہ کُفّارِ قریش

دارالندوہ (کمیٹی گھر) میں **رسولِ کریم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت مشورہ کرنے کے لئے جمع ہوئے اور ابلیسِ لعین ایک بُڈھے کی صورت میں آیا اور کہنے لگا کہ میں شیخِ نجد ہوں، مجھے تمہارے اس اجتماع کی اطلاع ہوئی تو میں آیا مجھ سے تم کچھ نہ چھپانا، میں تمہارا رفیق ہوں اور اس معاملہ میں بہتر رائے سے تمہاری مدد کروں گا۔ انہوں نے اس کو شامل کرلیا اور سیدِ عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق رائے زنی شروع ہوئی، ابوالبختری نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کو پکڑ کر ایک مکان میں قید کردو اور مضبوط بندشوں سے باندھ دو، دروازہ بند کردو، صرف ایک سوراخ چھوڑ دو جس سے کبھی کبھی کھانا پانی دیا جائے اور وہیں وہ ہلاک ہو کر رہ جائیں۔ اس پر شیطانِ لعین جو شیخِ نجدی بنا ہوا تھا بہت ناخوش ہوا اور کہا نہایت ناقص رائے ہے، یہ خبر مشہور ہوگی اور ان کے اصحاب آئیں گے اور تم سے مقابلہ کریں گے اور ان کو تمہارے ہاتھ سے چُھڑالیں گے۔ لوگوں نے کہا: شیخِ نجدی ٹھیک کہتا ہے۔ پھر ہشام بن عمرو کھڑا ہوا اس نے کہا میری رائے یہ ہے کہ ان کو (یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو) اونٹ پر سوار کرکے اپنے شہر سے نکال دو پھر وہ جو کچھ بھی کریں اس سے تمہیں کچھ ضَرر نہیں۔ ابلیس نے اس رائے کو بھی ناپسند کیا اور کہا جس شخص نے تمہارے ہوش اُڑا دیئے اور تمہارے دانشمندوں کو حیران بنا دیا اس کو تم دوسروں کی طرف بھیجتے ہو، تم نے اس کی شیریں کلامی، سیف زبانی، دل کشی نہیں دیکھی ہے اگر تم نے ایسا کیا تو وہ دوسری قوم کے قلوب تسخیر کرکے ان لوگوں کے ساتھ تم پر چڑھائی کریں گے۔

اہلِ مجمع نے کہا شیخِ نجدی کی رائے ٹھیک ہے اس پر ابو جہل کھڑا ہوا اور اس نے یہ رائے دی کہ قریش کے ہر ہر خاندان سے ایک ایک عالی نسب جوان منتخب کیا جائے اور ان کو تیز تلواریں دی جائیں، وہ سب یکبارگی حضرت پر حملہ آور ہو کر قتل کر دیں تو بنی ہاشم قریش کے تمام قبائل سے نہ لڑ سکیں گے۔ غایت یہ ہے کہ خون کا معاوضہ دینا پڑے وہ دے دیا جائے گا۔ ابلیسِ لعین نے اس تجویز کو پسند کیا اور ابو جہل کی بہت تعریف کی اور اسی پر سب کا اتفاق ہو گیا۔

حضرتِ جبریل علیہ السلام نے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ گزارش کیا اور عرض کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اپنی خواب گاہ میں شب کو نہ رہیں، اللہ تعالیٰ نے اِذن دیا ہے مدینہ طیبہ کا عزم فرمائیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شب میں اپنی خواب گاہ میں رہنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہماری چادر شریف اوڑھو تمہیں کوئی ناگوار بات پیش نہ آئے گی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دولت سرائے اقدس سے باہر تشریف لائے اور ایک مشتِ خاک دستِ مبارک میں لی اور آیت ﴿اِنَّا جَعَلْنَا فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا﴾ پڑھ کر محاصرہ کرنے والوں پر ماری، سب کی آنکھوں اور سروں پر پہنچی، سب اندھے ہو گئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نہ دیکھ سکے اور حضور مع سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غارِ ثور میں تشریف لے گئے اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لوگوں کو امانتیں پہنچانے کے لئے مکّہ مکرّمہ میں چھوڑا۔ مشرکین رات بھر سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کی دولت سرائے کا پہرہ دیتے رہے، صبح کو جب قتل کے ارادہ سے حملہ آور ہوئے تو دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ ان سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دریافت کیا گیا کہ کہاں ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہمیں معلوم نہیں تو تلاش کے لئے نکلے جب غار پر پہنچے تو مکڑی کے جالے دیکھ کر کہنے لگے کہ اگر اس میں داخل ہوتے تو یہ جالے باقی نہ رہتے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس غار میں تین روز ٹھہرے پھر مدینہ طیبہ روانہ ہوئے۔

(ماخوذ از خزائن العرفان، الانفال، تحت الآیۃ ۳۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جن پست قد انسان کی صورت میں

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک شخص کو اس کے کجاوہ کے کمبل پر دیکھا جو دو بالشت لمبا تھا تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس سے پوچھا تو کیا چیز ہے؟ تو اس نے کہا میں اِزْب (یعنی پست قد) ہوں۔ انہوں نے پھر پوچھا: اِزْب کیا ہوتا ہے؟ اس نے جواب دیا: ''جنوں میں سے ایک مرد۔'' تو آپ نے اس کے سر پر کوڑا مارا تو وہ بھاگ گیا۔

(آکام المرجان فی احکام الجان، الباب السادس فی تطور الجن و تشکلھم، ص ۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

علامہ محمود آلوسی علیہ رحمۃ اللہ الغنی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۲۷۰ھ) لکھتے ہیں: جنات اجسام

ہوائیہ ہیں جن میں سے بعض یا سب مختلف شکلیں اختیار کر سکتے ہیں۔ ان کی خاصیت یہ ہے کہ وہ مخفی رہتے ہیں اور بسا اوقات اپنی اصلی شکل کے علاوہ کسی اور شکل میں نظر آتے ہیں بلکہ بعض مرتبہ اپنی خلقی صورت میں بھی نظر آجاتے ہیں، لیکن ان کو اصلی شکل میں دیکھنا انبیاء علیہم السلام اور بعض اولیائے کرام رحمہم اللہ کے ساتھ خاص ہے۔

(رُوحُ المَعَانِی، ج۲۹، ص ۱۳۰)

تفسیرِ عزیزی میں ہے: ''احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی شکلوں میں بہت اختلاف ہے یعنی ان کی ایک معین شکل نہیں ہے بعض کے **پَر** ہوتے ہیں وہ تیز ہوا میں اڑتے ہیں۔ بعض **سانپ** اور **کتے** کی شکل بن کر پھرتے ہیں۔ بعض آدمیوں کی صورت میں ہوتے ہیں اور ان کے گھر بار ہوتے ہیں کہ کُوچ اور قیام بھی کرتے ہیں لیکن ان کے گھر اور ٹھہرنے کی جگہ اکثر ویرانہ جنگل اور پہاڑ ہوتے ہیں۔

(تفسیرِ عزیزی، پ۲۹)

جنات اپنی شکلیں کس طرح تبدیل کرتے ہیں؟

علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی علیہ رحمۃ اللہ الغنی (اَلْمُتَوَفّٰی ۸۵۵ھ) لکھتے ہیں: قاضی ابویعلی نے فرمایا کہ شیاطین کو اپنی خلقت یا شکل تبدیل کرنے پر کوئی قدرت نہیں ہے، ہاں یہ اس وقت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ایسے کلمات یا افعال سکھا دے کہ جنہیں وہ پڑھیں یا کریں تو ایک شکل سے دوسری شکل میں منتقل ہو جائیں۔

(عُمْدَۃُ الْقَارِی، کِتاب بدء الخلق، ج۱۰، ص ٦٤٤)

سانپ سے لڑائی

حضرتِ سیدنا ابو سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرتِ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک میں نے ان کے بستر کے نیچے کسی شے کے حرکت کرنے کی آواز سنی۔ جب میں نے غور سے دیکھا تو مجھے ایک سانپ دکھائی دیا، میں ایک دم سے کھڑا ہو گیا۔ حضرتِ سیدنا ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استفسار فرمایا: ''کیا ہوا؟'' میں نے انہیں سانپ کی موجودگی کے بارے میں بتایا تو وہ کہنے لگے: ''تمہارا کیا ارادہ ہے؟'' میں نے کہا: ''اس کو مارنا چاہتا ہوں۔'' تو انہوں نے ساتھ والے مکان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ میرے چچازاد بھائی نے (جو اس مکان میں رہتے تھے) غزوہ احزاب کے دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے اپنے اہل خانہ کے پاس جانے کی اجازت لی کیونکہ ان کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ان کو اجازت دے دی اور اپنا ہتھیار ساتھ لے جانے کی بھی تاکید فرمائی۔ جب وہ اپنے گھر پہنچے تو اپنی بیوی کو گھر کے دروازے پر کھڑے دیکھا۔ بیوی کو اس طرح کھڑے دیکھ کر ان سے رہا نہ گیا اور وہ نیزہ تان کر اپنی دلہن کی طرف لپکے۔ وہ رو کر پکاری، میرے سرتاج میں بے قصور ہوں، ذرا گھر کے اندر چل کر تو دیکھو کہ کس چیز نے مجھے باہر نکالا ہے۔ وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر تشریف لے گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک خطرناک زہریلا سانپ کنڈلی مارے بیٹھا ہے۔ بیقرار ہو کر اس پر نیزہ کے ساتھ حملہ کر دیا اور اس کو نیزہ میں پرو لیا تو زخمی سانپ نے ان کو ڈس لیا۔

حضرتِ سیدنا ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نہیں جانتا کہ وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا سانپ ان میں سے کون جلدی جاں بحق ہوا؟ پھر ان کی قوم کے افراد نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہو کر التجاء کی کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمارے بھائی کو لوٹا دے۔'' آپ صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے اسلامی بھائی کے لئے تین مرتبہ استغفار کرو، پھر ارشاد فرمایا: **جنوں میں** سے ایک گروہ ایمان لے آیا ہے، جب تم ان میں سے کسی ایک کو دیکھو تو تم تین مرتبہ اس کو تنبیہ کرو، اگر اس کے بعد بھی وہ دکھائی دے تو تم اس کو قتل کر سکو تو کر دو۔

(مسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی سعید الخدری، الحدیث ۱۱۳۶۹، ج ۴، ص ۸۲)

چھپکلی تھی یا......؟

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطار** قادِری دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیَہ کی خدمت میں رہنے والے اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح سے بیان ہے کہ امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ تصنیف وتالیف کے کام کے لئے بیرون ملک جلوہ فگن تھے۔ میں کسی کام سے باورچی خانہ میں گیا تو وہاں میری نظر غیر معمولی قد وقامت کی ایک **خوفناک چھپکلی** پر پڑی۔ ایسی **چھپکلی** میں نے پہلی بار دیکھی تھی، مجھے ایسا لگا جیسے وہ کوئی جن ہو۔ کچھ دیر تو ہمت کر کے کام کرتا رہا، لیکن جب زیادہ ڈر لگنے لگا تو بارگاہِ مرشِدی میں سارا معاملہ عرض کیا۔ غیر متوقع طور پر **امیرِ اَہلسنّت** دَامت

بَرَکاتُہُمُ العالِیہ جواب دینے کے بجائے باورچی خانہ کی طرف تشریف لے گئے۔ اس **چھپکلی** کو دیکھا اور فرمانے لگے اسے ماریئے گا مت، بلکہ اسے کسی طرح پکڑ لیں۔ میں نے آپ دامت برکاتہم العالیہ کے بتائے ہُوئے طریقے سے اسے پکڑ لیا تو **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیہ نے فرمایا اسے کسی ویران جگہ میں چھوڑ آوٴ۔

میں اُس **خوفناک چھپکلی** کو کہیں دُور چھوڑ آیا۔ دوسری صبح میں باورچی خانہ میں داخل ہوا تو میری نظر کھڑکی پر پڑی۔ میں چونک گیا کہ جس **خوفناک چھپکلی** کو ویرانے میں چھوڑنے کی ترکیب بنادی گئی تھی وہ کھڑکی سے جھانک رہی ہے۔ میں نے غور سے دیکھا تو یہ وہ **چھپکلی** نہیں تھی بلکہ اس سے ملتی جلتی دوسری **چھپکلی** تھی۔ شاید اس کی تلاش میں آئی تھی۔ مگر اسے اندر آنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔ بس سر اٹھا کر اندر جھانک رہی تھی۔ جب **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیہ سے عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا: ''فُلاں تعویذ بنا کر کھڑکی میں لگا دیجئے۔'' ایسا ہی کیا گیا جس کی بَرَکت سے وہ دوسری **چھپکلی** بھی وہاں سے چلی گئی۔

صَلُّو اعَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چھپکلی اچانک غائب ہوگئی

شہزادۂ عطار الحاج مولانا ابواُسید احمد عبید رضا عطاری المدنی مدظلہ العالی نے ایک بار ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک دن کمرے میں **چھپکلی** دیکھی اور اسے مارنا چاہا تو ایک دم وہ **غائب** ہوگئی۔ سارا کمرہ خالی تھا۔ ایسی کوئی جگہ نہیں تھی جہاں وہ چھپ سکتی

ہو۔ اتنے میں **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہم العالِیہ تشریف لے آئے۔ میں نے ان سے سارا معاملہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا: ''ہوسکتا ہے کوئی **جن** ہو، لہٰذا اسے نہیں مارنا۔'' چنانچہ میں نے اسے مارنے کا ارادہ ترک کر دیا۔ ابھی میں نے اسے نہ مارنے کا سوچا ہی تھا کہ وہ سامنے دیوار پر نظر آ گئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وہ کون تھا؟

ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ غالباً 1990ء کی بات ہے کہ سخت سردی کے دنوں میں ایک بار **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہم العالیہ کی بارگاہ میں حاضری کی سعادت ملی۔ ٹھنڈ اتنی تھی کہ قمیص کے نیچے سوئیٹر و موزے وغیرہ پہننے کے باوجود بھی سردی گویا ہڈیوں میں سرایت کر رہی تھی۔ میں نے دیکھا کہ ایک اور اسلامی بھائی بھی بارگاہِ **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہم العالیہ میں حاضر تھے۔ لمبا قد، صحت مند جسم اور سر پر سبز عمامے کا تاج بھی سجا ہوا تھا۔ وہ بڑے مؤدبانہ انداز میں بارگاہِ مرشد میں کچھ عرض کر رہے تھے۔ میں بڑا حیران ہوا کہ اتنی ٹھنڈ کے باوجود ان کے جسم پر لان کا کُرتا تھا۔ بظاہر ایسا لگتا تھا کہ انہیں سردی کی کوئی پرواہ نہیں۔ ان کے چہرے پر چھائی ہوئی سنجیدگی اور ہیبت کے باعث مجھے ان سے عجیب سا خوف محسوس ہوا جس کی وجہ سے میں ان سے مانوس نہیں ہو پا رہا تھا۔

اسی اثنا میں **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے مجھے مُخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ''آپ ان کے ساتھ گاڑی پر چلے جایئے اور فلاں کو بُلا لایئے۔'' میرا دل اُن کے ساتھ جانے کیلئے نہیں مان رہا تھا مگر مجھ میں انکار کرنے کی ہمت نہیں تھی۔ جیسے ہی گاڑی میں ان کے ساتھ بیٹھا تو مجھے ان کے جسم سے شدید حرارت نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ ایسا لگتا تھا کہ میرے قریب انگیٹھی رکھی ہوئی ہو۔ جب گاڑی قبرستان کے قریب سے گزری اور میں نے قبرستان والوں کو سلام کیا تو وہ اسلامی بھائی میری طرف رُخ کر کے بیٹھ گئے اور گاڑی بھی چلاتے رہے۔ مُسکرا کر بڑے ہی پُراسرار انداز میں فرمانے لگے کہ اگر میں تم سے یہ کہوں کہ **میں جن ہوں تو تمہارا کیا حال ہوگا؟** ''میں پہلے ہی ان کے بارے میں سوچ سوچ کر پریشان ہو رہا تھا، یہ سن کر ڈر کے مارے میری حالت خراب ہوگئی۔ میں گھبراہٹ کے عالم میں صرف اتنا کہہ سکا کہ حُضور! ابھی تو ایسی باتیں نہ کریں۔ پھر واپسی تک انہوں نے مجھ سے کوئی گفتگو نہیں فرمائی اور میں بھی بات کرنے کی ہمت نہ کرسکا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کیا جنّات شریعت کے مکلف ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جس طرح انسانوں پر شرعی احکامات لاگو ہوتے ہیں اسی طرح **جنات** بھی شریعت مطہرہ کے پابند ہیں۔ **اللہ تعالٰی** ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○ (پ٢٧، الذّٰريٰت : ٥٦) ترجمۂ کنزالایمان: اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

علامہ فخر الدین رازی علیہ رحمۃ اللہ الہادی (اَلْمُتَوَفّٰی ٦٠٦ھ) **لکھتے ہیں:** ''بلاشبہ **جنات** بھی انسانوں کی طرح شریعت کے مکلّف ہیں۔''

(التفسیر الکبیر، پ٢٩، الجن، تحت الآیۃ ١، ج ١٠، ص ٦٦٥)

علامہ ابن حجر مکی علیہ رحمۃ اللہ القوی (اَلْمُتَوَفّٰی ٩٧٤ھ) **فرماتے ہیں:** علامہ تاج الدین سبکی اپنے فتاوی میں تحریر فرماتے ہیں: **جنات** ہر چیز میں نبی علیہ الصّلٰوۃ والسّلام کی شریعت کے مکلّف ہیں۔ اخبار وآثار میں وارِد ہے کہ **مومنین جنات** نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، حج کرتے ہیں، تلاوتِ قراٰن کرتے ہیں، علومِ دینیہ اور روایتِ حدیث انسانوں سے حاصل کرتے ہیں اگرچہ انسانوں کو اس کا پتا نہ چلے۔

(اَلْفَتَاوٰی الْحَدِیْثِیَۃ، ص ٩٩)

صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی (اَلْمُتَوَفّٰی ١٣٦٧ھ) تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: ''علماء محققین کا اس پر اتفاق ہے کہ **جن سب کے سب مکلّف ہیں۔**'' (تفسیر خزائن العرفان، پ٢٦، الاحقاف، زیرِ آیت ٢٩)

جنّات میں مختلف مذاہب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح انسانوں میں مختلف مذاہب کے لوگ ہوتے ہیں اسی طرح **جنات** میں بھی دین اسلام کے ماننے اور نہ ماننے والے دونوں قسم کے گروہ موجود ہیں۔ **حضرت** سیدنا محمد بن کعب علیہ رحمۃ اللہ الوہاب **فرماتے ہیں:**

جنات میں مومن بھی ہوتے ہیں اور کافر بھی۔(کِتَابُ الْعَظَمَۃِ ،الحدیث ۱۱۳۷، ص ۴۲۹)

علامہ عبدالغنی نابلسی علیہ رحمۃ اللہ القوی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۱۴۳ھ) **لکھتے ہیں:** ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم جن وانس کی طرف مبعوث ہوئے ہیں تو جوآپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دین میں داخل ہوا وہ گروہِ مومنین میں ہے اور دنیا وآخرت اور جنت میں ان کے ساتھ ہوگا اور جس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو جھٹلایا وہ شیطان ہے اور مومنین کے گروہ سے دُور اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔(اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیَّۃِ، ج ۱،ص ۷۳)

حضرت سیدنا اسماعیل بن عبدالرحمٰن سُدّی (تابعی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ **جنوں** کے بھی تمہاری طرح فرقے ہوتے ہیں جیسے رافضی، مرجیہ اور قدریہ وغیرہ۔(کِتَابُ الْعَظَمَۃِ ،الحدیث ۱۱۵۲، ص ۴۳۲)

امامِ اہلسنّت مجددِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۴۰ھ) سے پوچھا گیا: ''حضور! کیا **جن وپری** بھی مسلمان ہوتے ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں (اور اسی تذکرہ میں فرمایا) ایک پری مشرّف باسلام ہوئی اور اکثر خدمت اقدس میں رہا کرتی تھی۔ایک بار عرصہ تک حاضر نہ ہوئی سبب دریافت فرمایا۔ عرض کی حضور میرے عزیز کا ہندوستان میں انتقال ہوگیا تھا میں وہاں گئی تھی۔راہ میں مَیں نے دیکھا کہ ایک پہاڑ پر ابلیس نماز پڑھ رہا ہے۔مَیں نے اس کی یہ نئی بات دیکھ کر کہا کہ تیرا کام تو نماز سے غافل کردینا ہے تو خود کیسے نماز پڑھتا ہے اس نے کہا کہ شاید ربّ العزّت تعالیٰ میری نماز قبول فرمائے اور مجھے بخش دے۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ج ۱،ص ۱۵)

اِبلیس کے پڑپوتے کی توبہ

امیرالمومنین حضرتِ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک دن ہم نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے ہمراہ کوہ تہامہ پر بیٹھے تھے۔ اچانک ایک بوڑھا ہاتھ میں عصا لئے ظاہر ہوا اور اس نے **رسول الثقلین، رحمتِ کونین** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے جواب مرحمت فرمایا اور ارشاد فرمایا: **''اس کی آواز جنات جیسی ہے۔''** آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے استفسار پر اس نے بتایا کہ میرا نام ہامہ بن ہیم بن لاقیس بن ابلیس ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''تو گویا تیرے اور ابلیس کے درمیان صرف دو پُشتیں ہیں۔'' سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اس کی عمر پوچھی تو عرض کی: ''جتنی دنیا کی عمر ہے اتنی یا اس سے تھوڑی سی کم ہے، یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم جن دنوں قابیل نے حضرت ہابیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا تھا اس وقت میں چند برس کا بچہ ہی تھا مگر بات سمجھتا تھا۔ پہاڑوں میں دوڑتا پھرتا تھا اور لوگوں کا کھانا اور غلہ چوری کرلیا کرتا تھا۔ لوگوں کے دلوں میں وسوسے بھی ڈالتا تھا تاکہ وہ اقارِب کے ساتھ بدسلوکی کریں۔ آقا! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم میں نے حضرت سیدنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کے ہاتھوں توبہ کرلی ہے اور ان کے ساتھ ان کی مسجد میں ایک سال تک رہا ہوں۔ میں حضرت سیدنا ھود، حضرتِ سیدنا یعقوب اور حضرت سیدنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِم الصَّلٰوۃ والسَّلام کی مقدس صحبتوں سے

مستفیض ہو چکا ہوں اور ان سے تورات سیکھی ہے اور ان کا سلام حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کی خدمت میں پہنچانے کا شرف حاصل کیا ہے۔ یا سیدالانبیاء! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام نے فرمایا تھا کہ اگر تجھے نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہو تو میرا اسلام ان سے عرض کرنا، سو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اب اس امانت سے سبکدوش ہونے کا شرف حاصل ہو رہا ہے اور یہ بھی آرزو ہے کہ مجھے آپ اپنی زبانِ حق ترجمان سے کچھ کلامِ الٰہی عزوجل تعلیم فرمایئے۔'' سرکار نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اس کو مرسلات، عم یتسآء لون، اخلاص، معوذتین (یعنی فلق وناس) اور اذالشمس یہ سورتیں تعلیم فرمائیں اور یہ بھی فرمایا کہ اے ہامہ! جب تمہیں کوئی حاجت ہو میرے پاس آجانا اور میری ملاقات نہ چھوڑنا۔

(لقط المرجان فی احکام الجان، فی ذکر اخبار الجن، ص ۲۱۶ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جن مسلمان ہو گیا

7 جون 2004 بروز پیر شریف بہاولپور (صوبہ پنجاب) کے مقیم اسلامی بھائی اپنے بیٹے کے ہمراہ باب المدینہ (کراچی) **امیرِ اہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیَہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو اپنا ماجرا کچھ اس طرح سے بیان کیا:

''ہمارا آموں کا باغ ہے۔ ایک دن میرے بیٹے نے درخت پر چڑھ کر آم

توڑے۔اس کے بعد اسکی طبیعت بگڑ گئی۔آنکھیں بڑی بڑی اور خوفناک ہوگئیں۔پھر اس میں ایک **جن** ظاہر ہوا جو اپنے آپ کو غیر مسلم بتا رہا تھا۔اس نے میرے بیٹے کوطرح طرح کی تکلیفیں دینا شروع کر دیں پھر مُغلَّظات بکتے ہوئے الزام لگایا کہ تمہارے بیٹے نے ہمارے بچّے پر پاؤں رکھ کر اسے تکلیف دی ہے ہم بھی اس کو اسی طرح اذیت میں مبتَلا رکھیں گے۔ہم نے علاج کے لئے کئی عاملوں وغیرہ کو دکھایا مگر خاطِر خواہ فائدہ نہ ہوا،کبھی یہ **سرکش جنّ** چلا جاتا تو کبھی دوبارہ ظاہر ہو جاتا۔اسی پریشانی میں کافی عرصہ گزر گیا۔ایک دن گھر میں **آپ** (یعنی امیرِ اَہلسنّت) دَامت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ کے **مدنی مذاکرے**[1] کی کیسٹ چل رہی تھی کہ میرے بیٹے کی طبیعت خراب ہونے لگی اور وہ غیر مسلم جن ظاہر ہو گیا مگر حیرت انگیز طور پر آج اسکا لہجہ کچھ نرم تھا۔وہ ٹیپ ریکارڈ کی طرف دیکھ کر پوچھنے لگا:''یہ مسائل بیان فرمانے والے کون ہیں؟''ہم نے بتایا:''یہ ہمارے مرشد شیخ طریقت امیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی دَامت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ ہیں۔اس پر جنّ بولا:''مجھے ان کے پاس لے چلو،میں ان سے مُلاقات کرنا چاہتا ہوں۔''ہم نے آپس میں مشورہ کیا تو طے پایا کہ بیٹے کو باب المدینہ (کراچی) لے جانا چاہیے (شاید علاج کی کوئی صورت بن جائے)، یوں ہمارے کراچی آنے کی صورت بنی۔''

اس گفتگو کے دوران وہ جن بھی (ان کے بیٹے پر) ظاہر ہو چکا تھا۔

---

[1]: وہ اجتماع جس میں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ عقائد و اعمال،شریعت و طریقت،تاریخ و سیرت، طِبابت و روحانیت وغیرہ مختلف موضوعات پر پوچھے گئے سُوالات کے جوابات دیتے ہیں۔

امیرِ اہلسنّت دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیَہ نے اس پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلام پیش کی ۔ الحمدللہ عزوجل آپ دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیَہ کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں وہ جِنّ مشرَّف باسلام ہوگیا اور سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضویہ میں بیعت کرکے عطاری بھی بن گیا۔اس نے امیرِ اہلسنت دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیَہ سے انتہائی مؤدبانہ انداز میں پریشانیوں کے حل کیلئے دعاؤں کی درخواست بھی کی ۔ پھر وہ نومسلم جن عرض کرنے لگا کہ میں مسلمان تو ہوگیا ہوں اور آپکا مرید بھی بن گیا ہوں لیکن اس (نوجوان) کونہیں چھوڑونگا۔ کیونکہ اس نے اپنے آم کے باغ میں کام کرنے کے دوران میرے بچے پر پاؤں رکھ دیا، میرا بچّہ رات بھر درد کے مارے سونہیں سکا، میں اپنے بچے سے بہت پیار کرتا ہوں، میری بیوی سخت غصے میں ہے وہ تو کہتی ہے کہ اِس کوختم کردو۔ اِس پر امیرِ اَہلسنّت دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیَہ نے بڑی محبت اور شفقت سے اسے سمجھایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ آپ اب مسلمان ہوچکے ہیں اور غوثِ پاک کے سلسلہ میں بھی داخل ہوچکے ہیں یہ نوجوان آپ کا اسلامی بھائی بھی ہے اور پیر بھائی بھی، لہٰذا اِس کو چھوڑ دیجئے۔ آپ کافی دیر تک اسے اسی طرح پیار سے سمجھاتے رہے مگر وہ اپنی ضِد پر قائم تھا اور کہہ رہا تھا میں اسے نہیں چھوڑ سکتا۔ پھر امیرِ اَہلسنّت دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیَہ نے ذرا سخت لہجے میں فرمایا کہ دیکھو مان جاؤ، ورنہ اگر میرے غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جلال آگیا تو تمہارا کیا بنے گا؟

یہ سن کر وہ نوجوان جس پر جِنّ ظاہر ہوا تھا اس پر کپکپی طاری ہوگئی اور جب امیرِ اَہلسنّت دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیَہ نے اس پر کچھ پڑھ کر دم کیا تو وہ اپنی ضد سے

باز آتے ہوئے کہنے لگا کہ بس! حضور میرا وعدہ ہے کہ میں چلا جاؤں گا اور پھر دوبارہ نہیں آؤنگا۔ پھر عرض کرنے لگا: اب چونکہ میں آپ کے ذریعے اسلام قبول کرچکا ہوں، لہٰذا آپ میرا اسلامی نام رکھ دیجئے۔اس پر **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُم العالِیہ نے اس عطاری نومسلم جن کا اسلامی نام **"غلامِ غوث"** رکھا۔ اُس نومسلم عطاری جنّ نے جاتے جاتے یہ بھی ارادہ کیا کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں اپنے (جنّ) بیوی بچوں کو **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُم العالِیہ کی بارگاہ میں لاؤنگا اور مسلمان کرواکران سب کو بھی **عطاری** بنواؤں گا۔دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام بھی کرونگا اور عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلوں میں شامل ہوکر راہِ خدا میں سفر بھی کرونگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اچھے اور بُرے جنات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جس طرح ہمیں **انسانوں** میں اچھے برے ہر دو طرح کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے اسی طرح **جنات** میں بھی نیک و بد دونوں طرح کے جنات ہوتے ہیں۔ **اللہ تعالیٰ** قرانِ مجید فرقانِ حمید میں جنات کا قول حکایت فرماتا ہے:

وَاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِکَ ؕ کُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًاۙ۝

(پ ۲۹، الجن: ۱۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اور یہ کہ ہم میں کچھ نیک ہیں اور کچھ دوسری طرح کے ہیں ہم کہیں راہیں پھٹے ہوئے ہیں۔

مخلوق کی دو قسمیں:

حضرتِ سیدنا حَلِیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی **فرماتے ہیں:** بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ زندہ، عاقل اور بولنے والی مخلوق کی دو ہی قسمیں ہیں: انسان اور جن، اور ان میں ہر گروہ کی پھر دو قسمیں ہیں، نیک اور بد۔ نیک انسانوں کو اَبرار کہا جاتا ہے پھر ان میں رسول بھی ہوتے ہیں اور عام انسان بھی، جبکہ برے لوگوں کو اَشرار کہا جاتا ہے پھر ان میں کچھ کافر ہوتے ہیں اور کچھ نہیں، برے جنات کو شیاطین کہا جاتا ہے۔

(شُعَبُ الْاِیْمَانِ،فصل فی معرفة الملائکة،الحدیث ۴۰،ج۱،ص۱۶۳/۱۶۴ملخصًا)

حج کی دعوت ابراہیمی پر جنات نے بھی لبیک کہا:

حضرتِ سیدنا سعید بن جُبیر تابعی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے **مروی ہے کہ جب** حضرتِ سیدنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام **بیت اللہ شریف** کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالٰی نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ لوگوں میں حج کا اعلان کردو۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام لوگوں میں اعلان کے لیے نکلے اور اعلان فرمایا کہ اے لوگو! تمہارے پروردگار نے ایک گھر بنایا ہے لہٰذا تم اس کا حج کرو تو آپ کے اس اعلان کو ہر **مسلمان جن وانس** نے سنا اور کہا لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْک یعنی ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں۔

(جامع البیان فی تاویل القرآن،تحت الآیة ۲۷، الحدیث۲۵۰۴۳،ج۹،ص۱۳۴)

جنات بھی مؤذن کے حق میں گواہی دیں گے:

حضرتِ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مؤذن کی جہاں تک آواز پہنچے گی **جنات وانسان اور تمام چیزیں** قیامت کے دن اس کی گواہی دیں گی۔

(صَحِیحُ البُخَارِی ، کتاب الاذان،باب رفع الصوت بالنداء،الحدیث۶۰۹،ج۱،ص۲۲۲)

تلاوت سننے والے جنات

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ **اللہ** عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے سامنے سورۂ رحمٰن کی تلاوت فرمائی تو **صحابہ کرام** رضی اللہ تعالیٰ عنہم خاموش رہے۔آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا بات ہے کہ میں **جنوں** سے ان کے پروردگار عزوجل کے بارے میں تم سے اچھا جواب سنتا ہوں ،جب بھی میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر پہنچتا ہوں:

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ (پ۲۷،الرحمن:۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: تو تم دونوں اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔

تو وہ کہتے ہیں: **لَا بِشَیءٍ مِنْ آلَائِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَکَ الْحَمْدُ** یعنی اے ہمارے پروردگار! تیری نعمتوں سے کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جس کو ہم جھٹلائیں

تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،فصل بعثة النبی...الخ،ص ۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خوفِ خدا عزوجل کی وجہ سے جاں سے گزرنے والے جنات

حضرتِ سیدنا خُلید رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں میں کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہا تھا اور میں نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی :

کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط ترجمۂ کنزالایمان: ہر جان کو موت چکھنی ہے۔ (پ۴،اٰل عمرٰن:۱۸۵)

اور بار بار اسی آیت کو دہراتا رہا۔ گھر کے ایک کونے سے کسی پکارنے والے نے پکار کر کہا: ''اس آیت کو بار بار کیوں دہراتے ہو؟ تم نے ہمارے **چار جنوں** کو قتل کر دیا ہے اور اس آیت کو دہرانے کی وجہ سے جن اپنے سر بھی آسمان کی طرف نہیں اٹھا سکے یہاں تک کہ فوت ہو گئے۔''

(لقط المرجان فی احکام الجان،فی ذکر المصطفین من عباد الجن،ص ۲۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تہجد گزار جنات

(۱) حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم

میں سے جو شخص رات میں نماز (تہجد) پڑھے تو اسے چاہئے کہ وہ بلند آواز سے قرأت کرے کیونکہ فرشتے بھی اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اس کی قرأت کو سنتے ہیں اور وہ **مسلمان جن** جو فضاء میں ہوتے ہیں یا اس کے پڑوس میں اس کے ساتھ اس کے گھر میں ہوتے ہیں وہ بھی اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اس کی قرأت کو سنتے ہیں اور اس شخص کا بلند آواز سے قرأت کرنا اس کے اپنے گھر اور اس کے گردونواح کے گھروں سے **شریر جنوں** اور سرکش شیاطین کو بھگا دیتا ہے۔''

(مسند البزّار، الحدیث ۲۶۵۵، ج۷، ص۹۷)

(۲) حضرت سیدنا صفوان بن محرز مازنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی رات میں نماز تہجد کے لئے اٹھتے تو ان کے ساتھ انکے گھر میں رہنے والے **جنات** بھی اٹھتے اور انکے ساتھ نماز پڑھتے اور انکی تلاوت قرآن کو سنتے۔ حضرت سیدنا سری علیہ رحمۃ اللہ القوی کہتے ہیں میں نے حضرت یزید رقاشی علیہ رحمۃ اللہ الھادی سے پوچھا کہ حضرت صفوان علیہ رحمۃ اللہ الحنّان کو اس بات کا علم کیسے ہوا؟ تو حضرت یزید رقاشی علیہ رحمۃ اللہ الھادی نے جواب دیا کہ جب صفوان علیہ رحمۃ اللہ الحنّان چیخ وپکار کی آواز سنتے تو گھبرا جاتے تو انہیں آواز دی جاتی: ''اے اللہ کے بندے! گھبراؤ مت کیونکہ ہم تمہارے بھائی ہیں ہم بھی تمہارے ساتھ نماز تہجد کے لئے اٹھتے ہیں اور تمہارے ساتھ ہم بھی نماز پڑھتے ہیں۔'' چنانچہ ان کی وحشت ختم ہوجاتی اور امان ہوجاتا۔ (کتاب الھواتف لابن ابی الدنیا، ج۲، ص۴۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

جنوں کے نماز پڑھنے کی جگہ:

حدیث میں ہے کہ تم لوگ گھاس پر قضائے حاجت نہ کرو اس لئے کہ یہ جنوں کے نماز پڑھنے کی جگہ ہے۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،ذکر عقائدھم وعباداتھم،ص۱۰۲)

عمرہ کی ادائیگی کرنے والے جنات

(۱) حضرتِ سیدنا عطا ابن ابی رباح رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما مسجدِ حرام میں موجود تھے کہ ایک سفید اور سیاہ چمکدار رنگ کا سانپ آیا اور بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ پھر وہ مقامِ ابراھیم کے پاس آیا اور گویا نماز ادا کر رہا تھا تو حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما اس کے پاس آکر کھڑے ہوگئے اور فرمایا: ''اے سانپ! شاید تم نے عمرہ کے ارکان پورے کر لئے ہیں اور اب میں تمہارے بارے میں یہاں کے ناسمجھ لوگوں سے ڈرتا ہوں (کہیں وہ تمہیں مار نہ ڈالیں لہٰذا تم یہاں سے جلدی چلے جاؤ)۔'' چنانچہ وہ گھوما اور آسمان کی طرف اُڑ گیا۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،ذکر عقائدھم وعباداتھم،ص۱۰۱)

(۲) حضرتِ سیدنا ابو زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ تعالٰی عنہ بیت اللہ شریف کے قریب بیٹھے تھے کہ اچانک ایک سانپ عراقی دروازہ سے داخل ہوا اور بیت اللہ شریف کا طواف کیا پھر حجرِ اَسود کے پاس آیا اور اس کو بوسہ دیا۔ حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اسے دیکھ کر فرمایا: ''اے

جن! اب تو نے اپنا عمرہ ادا کرلیا ہے اور ہمارے بچے تم سے ڈر رہے ہیں لہذا اب تم واپس چلے جاؤ۔'' چنانچہ جدھر سے وہ آیا تھا وہیں سے واپس چلا گیا۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،ذکر عقائدھم وعباداتھم،ص ۱۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کعبۂ مشرفہ کا طواف کرنے والی جن عورتیں

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک رات حرم شریف میں داخل ہوا تو دیکھا کہ چند عورتیں بیت اللہ شریف کا طواف کررہی ہیں۔ انہوں نے مجھے تعجب وحیرانی میں ڈال دیا (کیونکہ وہ عام عورتوں کی طرح نہیں تھیں)۔ جب وہ عورتیں طواف سے فارغ ہوئیں تو باہر نکل گئیں۔ میں نے دل میں کہا میں ان کے پیچھے جاؤں تاکہ میں ان کے گھر دیکھ لوں۔ وہ چلتی رہیں یہاں تک کہ ایک دشوار گزار (مشکل ترین) گھاٹی میں پہنچیں پھر اس گھاٹی پر چڑھ گئیں۔ میں بھی ان کے پیچھے پیچھے اس پر چڑھ گیا پھر وہ اس سے اتریں تو میں بھی نیچے اتر گیا پھر وہ ایک ویران جنگل میں داخل ہوئیں تو میں بھی ان کے پیچھے داخل ہوگیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں کچھ معمر افراد بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے مجھ سے پوچھا: ''اے ابن زبیر! آپ یہاں کیسے آگئے؟'' میں نے جواب دینے کے بجائے ان سے سوال کردیا: ''اور آپ لوگ کون ہیں؟'' انہوں نے کہا: **''ہم جنات ہیں۔''**

میں نے کہا میں نے چند عورتوں کو بیت اللہ شریف کا طواف کرتے دیکھا تو

انہوں نے مجھے تعجب میں ڈال دیا یعنی وہ مجھے انسان کے سوا کوئی اور مخلوق معلوم ہوئیں چنانچہ میں ان کے پیچھے چل پڑا یہاں تک کہ اس جگہ پہنچ گیا۔ انہوں نے کہا: ''یہ ہماری عورتیں (یعنی جنات میں سے) تھیں، اے ابن زبیر! آپ کیا پسند کریں گے؟'' میں نے کہا: ''پکی ہوئی تازہ کھجوریں کھانے کو دل چاہ رہا ہے۔'' حالانکہ اس وقت مکہ مکرمہ میں تازہ کھجور کا کہیں نام ونشان نہ تھا۔ لیکن وہ میرے پاس پکی ہوئی تازہ کھجور لے آئے۔ جب میں کھا چکا تو انہوں نے مجھ سے کہا: ''جو باقی بچ گئی ہیں ان کو آپ اپنے ساتھ لے جائیں۔'' حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ بچی ہوئی کھجوریں اٹھائیں اور گھر واپس آ گیا۔

(لقط المرجان فی احکام الجان، فی ذکر اخبار الجن...الخ، ص ۲۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

نیک جنات بدمذہبوں کے گھر میں نہیں رہتے

حضرت سلمہ بن شبیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے مکہ مکرمہ منتقل ہونے کا ارادہ کیا اور اپنا گھر بیچ دیا۔ جب میں نے اسکو خالی کر کے خریدار کے سپرد کر دیا اور اس کے دروازے پر کھڑے ہوکر (جنوں کو مخاطب کر کے) کہا اے گھر والو! ہم تمہارے پڑوسی رہے تو تم نے ہمیں اچھا پڑوس مہیا کیا (یعنی جن ہوکر بھی نہ ستایا) اللہ تعالیٰ تمہیں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ ہم نے تم سے بھلائی ہی دیکھی اب ہم نے اپنا گھر بیچ دیا ہے اور مکہ مکرمہ منتقل ہو رہے ہیں **فَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ**

وَبَرَکَاتُہٗ یعنی لہذا تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رَحمت اور اس کی بَرَکتیں۔تو گھر میں سے کسی جواب دینے والے نے جواب دیا: ''اللہ تمہیں بھی جزائے خیر عطا فرمائے ، ہم نے بھی تم سے بھلائی ہی دیکھی اور ہم بھی یہاں سے جارہے ہیں اسلئے کہ جس نے یہ گھر خریدا ہے وہ رافضی ہے جو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بُرا بھلا کہتا ہے۔'' (صفة الصفوة،ذكر المصطفين من عباد الجن،ج ٤،ص ٣٥٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

جن کی توبہ

حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے حضرت سیدنا ابو عبد الرزاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد گرامی سیدنا شیخ محی الدین **عبدالقادر جیلانی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''میں ایک رات جامع منصور میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے ستونوں پر کسی شے کی حرکت کی آواز سنی پھر ایک بڑا سانپ آیا اور اس نے اپنا منہ میرے سجدہ کی جگہ میں کھول دیا۔ میں نے جب سجدہ کا ارادہ کیا تو اپنے ہاتھ سے اس کو ہٹا دیا اور سجدہ کیا پھر جب میں التحیات کے لئے بیٹھا تو وہ میری ران پر چلتے ہوئے میری گردن پر چڑھ کر اس سے لپٹ گیا، جب میں نے سلام پھیرا تو اس کو نہ دیکھا۔

دوسرے دن میں جامع مسجد سے باہر میدان میں گیا تو ایک شخص کو دیکھا جس کی آنکھیں بلی کی طرح تھیں اور قد لمبا تھا۔ میں نے جان لیا کہ یہ جن ہے اس نے مجھ سے کہا: ''میں وہی جن ہوں جس کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کل رات دیکھا تھا

میں نے بہت سے اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کو اس طرح آزمایا ہے جس طرح آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو آزمایا مگر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی طرح ان میں سے کوئی بھی ثابت قدم نہیں رہا، ان میں بعض وہ تھے جو ظاہر و باطن سے گھبرا گئے، بعض وہ تھے جن کے دل میں اضطراب ہوا اور ظاہر میں ثابت قدم رہے، بعض وہ تھے کہ ظاہر میں مضطرب ہوئے اور باطن میں ثابت قدم رہے لیکن میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو دیکھا کہ آپ نہ ظاہر میں گھبرائے اور نہ ہی باطن میں۔'' پھر اس نے مجھ سے درخواست کی کہ ''آپ مجھے اپنے ہاتھ پر توبہ کروائیں۔'' چنانچہ میں نے اسے **توبہ** کروائی۔

(بھجۃالاسرار، ذکر طریقہ رحمۃاللہ تعالی علیہ، ص ۱۶۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنات میں مَدَنی کام کی بہاریں

ایک اسلامی بھائی اپنے چھوٹے بھائی کے ہمراہ سندھ کے مشہور بُزُرگ **شاہ عقیق** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے۔ ان کے چھوٹے بھائی پر جنّات کے اَثرات تھے جس کی وجہ سے وہ کافی پریشان تھے۔ انہوں نے صاحِبِ مزار سے کچھ اس طرح سے استغاثہ کیا کہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کام کی مصروفیت کی وجہ سے آپ کی بارگاہ میں زیادہ دیر حاضر نہیں رہ سکتا، اگر آپ گھر پر ہی علاج کی کوئی ترکیب فرما دیں تو اِحسانِ عظیم ہوگا۔ یہ عرض کرنے کے بعد وہ واپس بابُ المدینہ لوٹ آئے۔ حیرت انگیز طور پر گھر پر ہی ان کے چھوٹے بھائی کا علاج ہونا شروع ہوگیا۔ ان کے بھائی پر قابض جن کی کوئی دوسرا جن خوب پٹائی کرتا (جسے غالباً **شاہ عقیق** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی طرف سے بھیجا گیا تھا)۔ جب اس اسلامی بھائی نے

معالج جنّ سے اس کا نام دریافت کیا تو اس نے اپنا نام **عبدالرحمٰن عطاری** بتایا۔ اسلامی بھائی نے حیران ہوتے ہوئے تصدیق کی غرض سے پوچھا: ''کیا آپ **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت ہیں؟'' جنّ نے کہا: ''جی ہاں، الحمدللہ عزوجل میں **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا مرید ہوں۔'' اسلامی بھائی نے سوال کیا: ''تو کیا آپ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام بھی کرتے ہیں؟'' جنّ نے بتایا: ''**الحمدللہ** عزوجل! **ہزاروں جنّات دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہیں، وہ بھی اپنے قبیلوں میں انفِرادی کوشش کرتے ہیں، فیضان مدینہ میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت، مَدَنی قافلوں میں سفر، مَدَنی انعامات پرعمل کرتے اور دَرْس بھی دیتے ہیں۔ اجتماع میں ہمارے بھی باقاعدہ حلقے لگتے ہیں اور حاضری لی جاتی ہے۔''**

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عطّاری جنات

نیو کراچی (باب المدینہ) کے ایک اسلامی بھائی کا (جو ایک مسجد میں امامت کرواتے ہیں) تحریری بیان کچھ اس طرح سے ہے:

ہمارے علاقے کے ایک سیّد صاحب نے مجھے حلفیہ بتایا کہ ہمارا مَدَنی قافلہ فاروق نگر (لاڑکانہ) کی ایک مسجد میں ٹھہرا ہوا تھا۔ مَدَنی مرکز کے دیئے گئے جدول کے مطابق عشاء کی نماز باجماعت پڑھنے کے بعد دو گھنٹے کے اندر اندر سو جانا ہوتا ہے تا کہ

تہجد اور **صدائے مدینہ** وغیرہ کی ترکیب آسانی سے بن سکے۔ مگر جدول کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ہم نے رات گئے تک اجتماعِ ذکر ونعت کا سلسلہ جاری رکھا۔ نعت خوانی سے فارغ ہونے کے بعد شرکاءِ قافِلہ مسجد کے اندر آرام کے لئے لیٹ گئے اور میں باہر صحن میں سوگیا۔ ہمیں سوئے ہوئے تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ مسجد کے اندر سے چیخنے چِلّانے کی آوازیں آنے لگیں۔ صورت حال کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ مسجد کے اندر سونے والے اسلامی بھائیوں کو اچانک کسی نے پیٹنا شروع کر دیا تھا۔ ان کو لاتیں اور تھپڑ لگ رہے تھے مگر مارنے والا نظر نہیں آرہا تھا۔ کچھ دیر بعد مار پیٹ کا سلسلہ رک گیا۔ تمام شرکاءِ قافلہ صبح تک جاگتے رہے، وہ انتہائی خوفزدہ تھے۔ دوسری رات مار پیٹ کا سلسلہ پھر سے شروع ہوگیا۔ ایک حیران کن بات یہ تھی کہ میں دونوں راتیں پٹائی سے محفوظ رہا۔

تیسری رات یہ طے ہوا کہ تمام شرکاءِ قافلہ مسجد کے صحن میں سوئیں گے اور میں (یعنی سید صاحب) مسجد کے اندر۔ مگر اس رات باہر سونے والوں کی پٹائی شروع ہوگئی اور میں اندر سونے کے باوجود ایک بار پھر محفوظ رہا۔ اتنے میں مجھے ایک چہرہ دکھائی دیا اور ایک آواز سنائی دی، کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا: ہم **جنّات** ہیں اور **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے مُرید (یعنی عطاری) ہیں۔ ہمیں اس لئے غصہ آیا کہ تم نے مدنی مرکز کے دیئے ہوئے مدنی قافلے کے جدول پر عمل کیوں نہیں کیا اور اسی لئے ہم نے شرکاءِ قافلہ کی پٹائی کی (نہ کہ اجتماعِ ذکر ونعت کی وجہ سے)۔ آپ چونکہ سید ہیں اور ہمارے پیر ومرشِد **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سید زادوں کا بہت احترام کرتے ہیں۔ لہٰذا اس لئے آپ کو چھوڑ دیا گیا، آئندہ ایسا نہ کیجئے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنّات کی عمریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

انسانوں کی نسبت جنات کی عمریں خاصی طویل ہوتی ہیں ۔اس بارے میں چند روایات ملاحظہ کیجئے:

طویل عرصہ زندہ رہنے والے صحابی جن:

حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی ''اَلْاِصَابَہ فِیْ تَمْیِیْزِ الصَّحَابَہ'' میں فرماتے ہیں: صحابی جن حضرتِ سیدنا عثمان بن صالح رضی اللہ تعالٰی عنہ کا 219 ہجری میں انتقال ہوا۔(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ،رقم ٥٨٠٦،ج٤ ص٥٠٤)

لمبی عمر پانے والے جن:

حضرت عیسٰی بن ابو عیسٰی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ حجاج بن یوسف کو یہ خبر پہنچی کی سرزمینِ چین میں ایک مکان ایسا ہے کہ اگر لوگ راستہ بھول جائیں تو وہ یہ آواز سنتے ہیں کہ ''راستہ ادھر ہے'' لیکن کوئی دکھائی نہیں دیتا۔اس نے کچھ لوگوں کو بھیجا اور تاکید کی کہ جان بوجھ کر راستہ بھٹک جانا پھر جب تمہیں یہ آواز سنائی دے تو تم ان پر دھاوا بول دینا اور دیکھنا کہ یہ لوگ کون ہیں۔ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا اور جب انہیں آواز سنائی دی تو حملہ کر دیا ۔ اُنھوں نے کہا تم لوگ ہمیں ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔حجاج کے آدمیوں نے پوچھا تم لوگ یہاں کتنے عرصے سے رہتے ہو؟ ان لوگوں نے بتایا کہ ہم سالوں کا شمار نہیں کرتے البتہ یہ معلوم ہے کہ کہ ملک چین 8 مرتبہ ویران

ہوا اور 8 مرتبہ آباد ہوا اور ہم اسی وقت سے اس جگہ آباد ہیں۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،ذکر موتھم،ص ۱۲۳)

جنات کی موت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جس طرح انسان اپنی مدّت حیات پوری کرنے کے بعد اس دنیاء فانی سے رخصت ہوجاتا ہے اسی طرح جنات کو بھی موت کے گھاٹ اترنا پڑتا ہے۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ **ملک الموت** کے ذمہ انسانوں کی روحیں قبض کرنے کا کام لگایا گیا ہے۔ وہی ان کی روحیں قبض کرتے ہیں۔ ایک فرشتہ جنوں کی روح قبض کرنے کے لئے ہے، ایک فرشتہ شیاطین کی روحیں قبض کرنے کے لئے جبکہ ایک فرشتہ پرندوں، وحشیوں، درندوں، مچھلیوں اور چیونٹیوں کو وفات دینے پر مامور ہے، اس طرح یہ چار فرشتے ہیں۔ (اَلدُّرُّ الْمَنْثُور، ج٦،ص ٥٤٢)

ایک جن صحابیِ رسول رضی اللہ عنہ کی وفات:

کچھ لوگ حضرتِ سیدنا ابو رجاء عطاردی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے پوچھا کہ کیا آپ ان جنوں کے بارے میں جانتے ہیں جنہوں نے اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت کی تھی۔ وہ مسکرائے اور فرمایا: میں تمہیں وہ بات بتاتا ہوں جو میں نے خود دیکھی اور سنی ہے۔ ایک سفر کے دوران ہم نے پانی کے ذخیرے کے پاس پڑاؤ کیا اور اپنے خیمے گاڑ لئے۔ میں اپنے خیمہ میں قیلولہ (یعنی دوپہر

کے آرام) کے لیے گیا تو میں نے دیکھا کہ ایک سانپ خیمہ میں داخل ہوا اور لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ میں نے اس پر پانی چھڑکا تو وہ پُرسکون ہوگیا۔ جب میں نمازِ عصر سے فارغ ہوا تو وہ مرچکا تھا۔ میں نے اپنے تھیلے سے ایک سفید رنگ کا کپڑا نکالا اور اس سانپ کو اس میں لپیٹا اور ایک گڑھا کھود کر اس میں دفن کردیا۔ پھر رات بھر ہم نے اپنا سفر جاری رکھا، جب صبح ہوئی تو ہم پانی کے پاس اترے اور پھر سے اپنا خیمہ نصب کیا اور میں قیلولہ کے لیے (خیمہ میں) چلا گیا تو میں نے دو مرتبہ السلام علیکم کی آواز سنی۔ وہ لوگ ایک یا دس یا سو یا ہزار نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ تعداد میں تھے۔ میں نے ان سے پوچھا: ''تم لوگ کون ہو؟'' کہنے لگے: ''ہم جنات ہیں اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے تم نے ہمارا ایسا کام کردیا ہے جس کا ہم تمہیں بدلہ نہیں دے سکتے۔'' میں نے پوچھا: ''میں نے تمہارا کون سا کام کیا ہے؟'' انہوں نے کہا: ''جو سانپ تمہارے پاس مرگیا وہ ان جنوں میں سے آخری یادگار جن تھا جنہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بیعت کی تھی۔''

(کتاب الھواتف لابن ابی الدنیا، رقم ۳۵، ج ۲، ص ۴۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صحابی جن رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قتل

حضرت حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے گھر میں سانپ دیکھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے مارنے کا حکم دیا چنانچہ اسے قتل کردیا گیا۔ رات کو وہ آپ کو خواب میں دکھائی دیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

عرض کی گئی: ''اس کا تعلق اس گروہ سے تھا جو نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے وحی سنا کرتے تھے۔'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یمن سے چالیس غلام منگوائے اوران سب کو آزاد کردیا۔(آکام المرجان فی احکام الجان ،الباب التاسع والعشرون ، ص٦٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مقتول جن

حضرتِ سیدنا محمد بن نعمان انصاری علیہ رحمۃ اللہ الباری اپنی قیام گاہ میں آرام فرمارہے تھے کہ اچانک ان کے سامنے ایک ہولناک قسم کا اژدھا ظاہر ہوا۔جس سے وہ خوف زدہ ہوگئے اوراس کو مارڈالا تو انہیں اسی وقت وہاں سے اٹھالیا گیا اوروہ اپنے گھروالوں سے گم ہوگئے ۔ان کو جنات کے ساتھ رکھا گیا یہاں تک کہ انہیں جنوں کے قاضی کے سامنے پیش کیا گیا اورمقتول کے وارث نے ان پر قتل کا دعویٰ کیا تو انہوں نے اس کا انکار کردیا کہ میں نے کسی جن کو قتل نہیں کیا ہے۔تو قاضی نے اس وارث سے سوال کیا: ''مقتول کس صورت پر تھا؟'' بتایا گیا کہ وہ اژدھے کی شکل میں تھا تو قاضی اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے شخص کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے بتایا: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کوفرماتے سنا: ''جوتمہارے سامنے اپنی شکل بدل کر آئے تو تم اس کوقتل کردو۔'' تو جن قاضی نے حضرت محمد بن نعمان انصاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کورہا کردینے کا حکم دے دیا اوریوں یہ اپنے گھر لوٹ آئے۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،ذکرروایتھم للحدیث،ص١١٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عمرہ ادا کرنے والے جن کا قتل

حضرتِ سیدنا ابوطفیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''زمانۂ جاہلیت میں ایک جنیہ (یعنی جن عورت) وادیٔ ذی طوی میں رہتی تھی۔ اس کا صرف ایک ہی بیٹا تھا جس سے وہ بہت محبت کرتی تھی۔ وہ اپنی قوم کا شریف ترین نوجوان تھا۔ اس کی شادی کر دی گئی۔ جب اس کی شادی کا ساتواں دن تھا تو اس نے ماں سے کہا: ''اے امی جان! میں دن کے وقت کعبہ کا طواف کرنا چاہتا ہوں۔'' ماں نے اسے سمجھایا: ''بیٹا! مجھے تم پر قریش کے سفہاء (یعنی ناسمجھ لوگوں) سے خوف ہے۔'' اس نے کہا: ''میں سلامتی کی امید رکھتا ہوں۔'' ماں نے اس کو اجازت دے دی تو اس نے سانپ کی صورت اختیار کی اور کعبہ کی طرف چل پڑا۔ اس نے طواف کے سات چکر لگائے اور مقام ابراھیم کے پیچھے دو نفل ادا کئے۔ پھر جب وہ واپس آ رہا تھا تو اس کے سامنے قبیلہ بنی سہم کا ایک جوان آیا جس نے اسے قتل کر دیا۔ اس کے قتل ہونے کے بعد مکہ میں گویا جنگ چھڑ گئی اور ایسا غبار اڑا کہ پہاڑ بھی دکھائی نہ دیتے تھے۔ جب صبح ہوئی تو قبیلہ بنو سہم کے بہت سے لوگ اپنے اپنے بستروں پر جنوں کے ہاتھوں مرے پڑے تھے اور اس لڑائی میں **70** جنات بھی کام آئے۔ (الدر المنثور، ج ۱، ص ۲۹۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گستاخ جن کا انجام

حضرتِ سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ابتدائے اسلام میں نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھے کہ اچانک ایک ہاتف (غیب سے پکارنے والے) نے مکہ کے ایک پہاڑ سے آواز دی اور مسلمانوں کے خلاف کفار کو بھڑکایا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ شیطان ہے اور کسی شیطان نے کسی نبی کے قتل پر لوگوں کو نہیں بھڑکایا مگر اس کو اللہ تعالیٰ نے قتل کردیا۔'' پھر کچھ دیر کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک عفریت (سرکش) جن کے ہاتھوں قتل کرادیا ہے جس کو سَمْحَج کے نام سے پکارا جاتا ہے۔''

(الاصابة فی تمییز الصحابة، رقم ۳۴۸۵، ج۳ ص ۱۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

جنات کے دفن کی حکایات

(1) حضرت سیدنا معاذ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص حاضرِ خدمت ہوا اور کہنے لگا: ''یا امیر المومنین! کیا میں آپ کو ایک دلچسپ بات نہ بتاؤں؟'' حضرتِ سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے اجازت ملنے پر وہ گویا ہوا: ''میں ایک وسیع بیابان میں تھا کہ ہوا کے دو بگولے آئے، جو آپس میں گھتم گھتا ہوئے اور پھر جدا

ہوگئے۔ میں ان کے گتھم گتھا ہونے والی جگہ پر گیا تو وہاں میں نے ایسے سانپ دیکھے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھے تھے۔ اچانک مجھے ان سے کستوری کی خوشبو محسوس ہوئی تو میں ان سانپوں کو الٹ پلٹ کرنے لگا کہ اتنی پیاری اور پاکیزہ خوشبو کس سانپ سے آرہی ہے؟ بالآخر معلوم ہوا کہ یہ ایک چھوٹے سے پیلے سانپ سے آرہی ہے جو مرچکا تھا۔ میں نے گمان کیا کہ یہ ان میں سے بہتر ہے۔ چنانچہ میں نے اسے پکڑا اور اپنے عمامے میں لپیٹ کر دفن کردیا۔ دفن سے فارغ ہونے کے بعد ابھی میں تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ ایک منادِی نے مجھے آواز دی کہ تو ہدایت یافتہ ہے، یہ سانپ درحقیقت جن تھے جو آپس میں جھگڑے تھے اور جس کو تم نے پکڑا اور دفن کیا تھا وہ شہید تھا اور یہ ان سعادت مند جنوں میں سے تھا جنہوں نے حضور اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے قراٰن سنا تھا۔

(کتاب العظمة ،ذکر الجن و خلقھم ،الحدیث ۱۱۱۲، ص۴۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

(2) حضرتِ سیدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃ اللہ الکریم مکہ مکرمہ کی طرف جارہے تھے۔ ایک چٹیل میدان میں انہوں نے ایک مرا ہوا سانپ دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ اس کو دفن کرنا مجھ پر لازم ہے اور جنوں نے کہا ہم تمہارے لئے کافی ہیں (ہم آپ کو اس سے منع کرتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح فرمائے) اللہ تعالیٰ تمہاری بھلائی فرمائے یعنی بہتر بدلہ دے۔ حضرتِ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''نہیں ایسا نہیں ہوسکتا۔'' پھر سانپ کو اٹھایا اور ایک گڑھا کھودا پھر ایک کپڑے میں اسے لپیٹ کر دفن کردیا۔

اچانک ایک عجیب سی آواز دینے والے نے آواز دی جو نظر نہیں آ رہا تھا: ''اے سُرّق! تم پر اللہ کی رحمت ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے اے سرّق! تم ایک چٹیل میدان میں مروگے اور تم کو میری امت کا بہترین آدمی دفن کریگا۔''

یہ سن کر حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃ اللہ الکریم نے اس سے پوچھا: ''تم کون ہو؟ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔'' اس نے کہا: ''میں ایک جن ہوں اور یہ سُرّق ہے اور ان جنوں میں سے ہم دونوں کے سوا کوئی باقی نہ رہا جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے بیعت کی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ''اے سرّق! تو چٹیل میدان بیابان میں مرے گا اور تجھے میرا بہترین امتی دفن کرے گا۔''

(دلائل النبوة،باب ماجاء فی اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم بالشر الذی...الخ، ج٦، ص٤٩٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

عطاری جن کا غسلِ میت

فیضانِ مدینہ (حیدر آباد باب الاسلام سندھ) کے خادِم کا حلفیہ بیان کچھ اس طرح سے ہے کہ ایک روز میرے پاس ایک صاحب آئے۔ انہوں نے سفید مَدَنی لباس پہن رکھا تھا اور سر پر سنّت کے مطابق زُلفیں جلوہ نما تھیں۔ مجھ سے فرمانے لگے کہ ہمارے والِد صاحب کا انتقال ہوگیا ہے انہیں غسل دینا ہے۔ میں ان کے ساتھ گاڑی میں سوار ہوگیا۔ جب ہم ان کے گھر پہنچے تو مجھے گھر کے باہر کسی کی فوتگی کے کوئی

آثار دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ جب میں اُن صاحب کے پیچھے پیچھے گھر میں داخل ہوا تو وہاں بھی مجھے کوئی دکھائی نہ دیا۔ یہ میرے لئے ایک نئی بات تھی کیونکہ عموماً میّت والے گھر میں لوگوں کا رش ہوتا ہے۔ مجھے ایک کمرے میں لے جایا گیا تو وہاں بھی بالکل سنّاٹا تھا اور ایک جیسے حلیئے کے پانچ افراد موجود تھے۔ انہوں نے بے داغ سفید لباس زیبِ تن کر رکھا تھا، سر پر زلفیں سجا رکھی تھیں اور ان کی پیشانیاں کثرتِ سجود کی علامت سے مزیّن تھیں۔ گھر کی ویرانی اور اِن لوگوں کے ایک جیسے حلیئے اور ان کے انتہائی سفید بے داغ لباس کو دیکھ کر نہ جانے کیوں میرے دل میں خیال آیا کہ کہیں میں **جنّات** کے درمیان تو نہیں! لیکن میں زبان سے کچھ نہ بولا۔ جب میں نے غسل دینے کے لئے مَیّت کے چہرے سے چادر ہٹائی تو دیکھا کہ یہ کوئی ضعیفُ العُمر بُزرگ تھے جن کے چہرے پر سنّت کے مطابق داڑھی اور سر پر زلفیں تھیں۔ ان پانچوں میں سے ایک کے ہاتھ میں **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ کا مرتب کردہ رسالہ **"مَدَنی وصیت نامہ"** تھا۔ وہ مجھ سے کہنے لگے: "میں اپنے **پیرومرشد** (امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ) کے رسالے سے مُردے کو غسل دینے کی سنّتیں اور آداب بتاتا ہوں، آپ اس کے مطابِق غسل دیجئے۔" ان میں سے ایک صاحب دوسرے کمرے سے مَیّت پر بطورِ پردہ ڈالنے کیلئے سفید موٹا تولیا لے آئے۔ میں نے ان کے کہنے کے مطابق میّت کو غسل دیا۔ غسل دینے کے بعد انہوں نے ایک ڈبیہ دی غالباً اس میں زعفران تھا اور کہا اس سے جسم پر **"یا عطار المدد"** لکھئے۔ پھر ایک سبز کپڑا لایا گیا، جس پر سنہری تاروں سے **یاغوث الاعظم دستگیر** (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور **یا عطار** (دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ) لکھا ہوا

تھا۔اس کو میت پر ڈال دیا گیا۔

جب میں فارِغ ہوا تو ان میں سے ایک نے میری کمر پر تھپکی دی اور کہا: ''نمازِ ظہر کے بعد نمازِ جنازہ میں شرکت کیلئے ممکن ہو تو ضَرور آیئے گا۔'' میری عجیب حالت تھی لہٰذا سر ہلا کر رہ گیا۔ دمِ رخصت بھی مجھے گھر میں یا گھر کے باہر کوئی اور دکھائی نہ دیا۔ جو صاحب مجھے لائے تھے انہی کے ساتھ گاڑی میں سُوار ہو کر واپس روانہ ہوا۔ کچھ دُور جا کر وہ مجھ سے کہنے لگے: ''یہاں سے آپ خود چلے جائیں۔'' اور مجھے گاڑی سے اُتار کر وہ واپس لوٹ گئے۔ میں نے سُکون کا سانس لیا کیونکہ میری گھبراہٹ بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ اسی کیفیت میں چلتا ہوا میں اپنی مسجد (فیضانِ مدینہ) تک پہنچ گیا۔

بعد میں جب میں اُس علاقے کی مسجِد کے ذمّہ داران سے نمازِ جنازہ اور تدفین وغیرہ کے بارے میں معلومات کرنے پہنچا۔ تو اُن سب نے اپنے علاقے کے کسی گھر میں فوتگی ہونے سے لاعلمی کا اظہار کیا۔ میں ورطۂ حیرت میں پڑ گیا اور ذمّہ داران کے ہمراہ اس گھر کی تلاش میں نکلا تو تلاشِ بسیار کے باوجود نہ تو مجھے وہ گھر ملا اور نہ وہ افراد۔ میں انگشت بہ بدنداں واپس ہولیا۔ بعد میں اس علاقے کے دیگر اسلامی بھائیوں سے بھی معلومات کی گئیں، اس علاقے کی مسجد کے نمازیوں سے بھی پوچھا گیا مگر سبھی نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ حالانکہ میری بہترین یادداشت کے مطابق میّت والا گھر مسجد کے قریب ہی کی کسی گلی میں تھا۔ نہ جانے اس گھر اور ان افراد کو آسمان کھا گیا یا زمین نگل گئی۔ ان تمام حقائق کی بنا پر مجھے تو ایسا لگتا ہے جس **مرحوم** کو میں نے غسل دیا شاید وہ کوئی جِنّوں کے عطاری خاندان کے ''**عطاری جِنّ**'' تھے، کیونکہ

دورانِ غسل ہدایات دینے والے نے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کو اپنا پیرومرشد قرار دیا تھا اور پھر میّت کے جسم پر"**یا عطار المدد**" لکھوایا پھر کفن کے اوپر ڈالی جانے والی چادر پر سنہری تاروں سے **یا غوث الاعظم دستگیر** (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور **یا عطار** (دامت برکاتہم العالیہ) لکھا ہوا تھا۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم بالصواب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

جِنّات میدانِ محشر میں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

محشر کے میدان میں جہاں **انسان** اپنے ربّ عزوجل کی بارگاہ میں حسابِ اعمال کے لئے کھڑے ہوں گے وہیں **جنات** بھی اپنے اعمال کے جواب دِہ ہوں گے، **فرمانِ ربّ** لم یزل ہے :

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْاؕ لَاتَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ (پ۲۷،الرحمن ۳۳ تا ۳۵)	ترجمۂ کنزالایمان: اے جن وانسان کے گروہ اگر تم سے ہوسکے کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ جہاں نکل کر جاؤ گے اسی کی سلطنت ہے۔ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ تم پر چھوڑی جائے گی بے دھویں کی آگ کی لپٹ اور بے لپٹ کا کالا دھواں تو پھر بدلا نہ لے سکو گے۔

صدرالافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی

(اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۶۷ھ) اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: "(یعنی تم) اس عذاب سے نہ بچ سکو گے اور آپس میں ایک دوسرے کی مدد نہ کر سکو گے بلکہ یہ لپٹ اور دھواں تمہیں محشر کی طرف لے جائیں گے، پہلے سے اس کی خبر دے دینا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم ہے تا کہ اس کی نافرمانی سے باز رہ کر اپنے آپ کو اس بلا سے بچا سکو۔"

جنات کو ثواب و عذاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جس طرح انسانوں کو حسابِ محشر کے بعد بارگاہِ ربُّ الانام عزوجل سے پروانۂ بخشش جاری ہوگا یا (معاذ اللہ عزوجل) دُخولِ جہنم کا حکم ملے گا۔ اسی طرح جنات کو بھی ان کے اچھے کاموں پر ثواب اور برے کاموں پر عتاب کا سامنا ہوگا۔ **سورۃ الجن** میں ہے:

وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝ (پ ۲۹، الجن: ۱۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اور رہے ظالم وہ جہنّم کے ایندھن ہوئے۔

صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۶۷ھ) اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: "اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ کافر جنّ آتشِ جہنّم کے عذاب میں گرفتار کئے جائیں گے۔"

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اُولٰٓـئِکَ الَّـذِیۡـنَ حَـقَّ عَـلَیۡـهِـمُ	ترجمہ کنز الایمان: یہ وہ ہیں جن پر بات
الۡـقَـوۡلُ فِـیۡۤ اُمَـمٍ قَـدۡ خَـلَتۡ مِنۡ	ثابت ہو چکی ان گروہوں میں جو ان سے
قَبۡـلِهِمۡ مِّنَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ ؕ اِنَّهُمۡ	پہلے گزرے جن اور آدمی بے شک وہ زیاں
کَـانُوۡا خٰسِرِیۡنَ ۝ وَلِـکُلٍّ دَرَجٰتٌ	کار تھے اور ہر ایک کے لئے اپنے اپنے عمل
مِّـمَّا عَمِلُوۡا ۚ وَلِیُـوَفِّیَهُمۡ اَعۡمَالَهُمۡ	کے درجے ہیں اور تاکہ اللہ ان کے کام انھیں
وَهُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ ۝ (پ۲۶،الاحقاف ۱۸)	پورے بھر دے اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

شارحِ بخاری علامہ بدرالدین **محمود بن احمد عینی** علیہ رحمۃ اللہ الغنی (اَلْمُتَوَفّٰی ۸۵۵ھ)

عمدۃ القاری، جلد 10، صفحہ 645 پر لکھتے ہیں:

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جنات کی جزا وسزا کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا: ''ہاں! ان کے لئے ثواب بھی ہے اور عذاب بھی ہے۔'' علمائے کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ کافر جنات کو آخرت میں عذاب ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَيَوۡمَ يَحۡشُرُهُمۡ جَمِيۡعًا ۚ يٰمَعۡشَرَ الۡجِنِّ قَدِ اسۡتَكۡثَرۡتُمۡ مِّنَ الۡاِنۡسِ ۚ وَقَالَ اَوۡلِيٰٓـؤُهُمۡ مِّنَ الۡاِنۡسِ رَبَّنَا اسۡتَمۡتَعَ بَعۡضُنَا بِبَعۡضٍ وَّ بَلَغۡنَاۤ اَجَلَنَا الَّذِىۡۤ اَجَّلۡتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثۡوٰٮكُمۡ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيۡمٌ عَلِيۡمٌ ○ (پ۸،الانعام:۱۲۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جس دن ان سب کو اٹھائے گا اور فرمائے گا اے جن کے گروہ تم نے بہت آدمی گھیر لئے اور ان کے دوست آدمی عرض کریں گے اے ہمارے رب ہم میں ایک نے دوسرے سے فائدہ اٹھایا اور ہم اپنی اس میعاد کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لئے مقرر فرمائی تھی فرمائے گا آگ تمہارا ٹھکانا ہے ہمیشہ اسمیں رہو مگر جسے خدا چاہے اے محبوب بیشک تمہارا رب حکمت والا علم والا ہے۔

البتّہ مسلمان جنّات کی جزا میں اختلاف ہے کہ آیا انہیں جنت میں داخلہ ملے گا یا نہیں؟ اس بارے میں علماء کرام کی **چار آراء** ہیں:

(1) جمہور علماء کے نزدیک مسلمان جنات جنّت میں جائیں گے۔ **حضرتِ** سیدنا ضحاک علیہ رحمۃ اللہ الوہّاب **فرماتے** ہیں کہ جن جنت میں داخل ہوں گے اور کھائیں پئیں گے۔ (کِتابُ العَظَمَةِ ،الحدیث ۱۱۶۰، ص ۴۳۵) **حضرت** سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے **مروی** ہے کہ مخلوق کی چار اقسام ہیں۔ پہلی: وہ مخلوق جو تمام کی تمام جنت میں جائے گی۔ دوسری: وہ مخلوق جو تمام کی تمام جہنم میں جائے گی۔ جبکہ بقیہ دو اقسام میں سے بعض جنت اور بعض جہنم میں جائیں گے۔ تمام کے تمام جنت میں جانے والے فرشتے ہوں گے اور جو تمام کے تمام جہنم میں جائیں گے وہ شیاطین ہوں گے، رہے وہ جو جنت میں بھی جائیں گے اور جہنم میں بھی تو وہ جن وانس ہیں، انہیں (نیکیاں کرنے

پر)اجر وثواب بھی ملے گا اور وہ (کفر اور گناہ کرنے پر) سزا بھی پائیں گے۔ (کِتَابُ الْعَظَمَةِ ،الحدیث ۱۱۶۰، ص ٤٣٥) اور جنت میں جانے کے بعد وہ کھائیں پیئیں گے یا نہیں تو بعض علماء کے نزدیک وہ کھائیں پیئیں گے جبکہ بعض کے نزدیک وہ کھائیں گے نہ پیئیں گے بلکہ انہیں ایسی تسبیحات اور اذکار الہام کئے جائیں گے جن سے وہ ایسی لذّت پائیں گے جیسی لذت اہلِ جنت کو کھانے پینے سے حاصل ہوگی۔

(2) وہ جنت میں داخل نہیں ہونگے بلکہ جنت کے گرد و نواح میں رہیں گے انسان ان کو دیکھیں گے مگر وہ انسانوں کو نہیں دیکھ پائیں گے۔

(3) وہ اعراف میں رہیں گے۔ حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم، رءُوف رَّحیم صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مومن جنوں کے لئے ثواب بھی ہے اور ان پر عقاب (سزا) بھی ہے۔ تو ہم نے آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم سے ان کے ثواب کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اعراف پر ہوں گے اور وہ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کیساتھ جنت میں نہیں ہوں گے۔ پھر ہم نے پوچھا اعراف کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے فرمایا: یہ جنت کی دیوار ہے جس میں نہریں جاری ہیں اور اس میں درخت اور پھل اُگتے ہیں۔ (اَلدُّرُّ الْمَنْثُوْرُ، ج۳،ص ٤٦٥)

(4) چوتھا قول توقف کا ہے یعنی اس بارے میں خاموشی اختیار کی جائے۔

(عُمْدَةُ الْقَارِی، کتاب بدء الخلق ج ۱۰،ص ٦٤٥،وکِتَابُ الْعَظَمَةِ)

امامِ اہلسنّت مجددِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

(اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۴۰ھ) سے پوچھا گیا: ''حضور جنت میں جنّات جائیں گے یا نہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''ایک قول یہ بھی ہے کہ جنت کے آس پاس مکانوں میں رہیں گے۔ جنت میں سیر کو آیا کریں گے (پھر فرمایا) جنت تو جاگیر ہے حضرت آدم علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کی، اُن کی اولاد میں تقسیم ہوگی۔'' (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ج ۴، ص ۴۲۳)

کیا جنات کو جنت میں حوریں ملیں گی؟

علامہ سید محمود آلوسی بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۲۷۰ھ) تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں: مجھ کو جو ظن غالب ہے وہ یہ ہے کہ انسانوں کو انسان بیویاں ملیں گی اور حوریں بھی ملیں گی اور جنات کو جنیات بیویاں ملیں گی اور حوریں بھی ملیں گی اور کسی انسان کو جنّیہ نہیں ملے گی اور نہ کسی جن کو اِنسیہ ملے گی اور مومن خواہ انسان ہو خواہ جن ہو اس کو وہی ملے گی جو اس کی نوع کے لائق ہو اور اس کا نفس اس کی خواہش کرے۔

(رُوحُ الْمَعَانِیُ، سورۃ الرحمن، تحت الآیۃ ۵۶، ج ۲۷، ص ۱۶۹)

جنّات اور انسان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

زندگی کے اس سفر میں جنات اور انسان کا ایک دوسرے سے واسطہ پڑتا ہی رہتا ہے۔ یہ مختلف معاملات میں ایک دوسرے کی مدد بھی کرتے ہیں چاہے انسان کو اس کا علم ہو یا نہ ہو۔ جنات انسانوں سے علمِ دین بھی حاصل کرتے ہیں، صحیح العقیدہ جنات بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهِ الْمُبِین سے بے حد عقیدت و محبت رکھتے ہیں اور ان کی بارگاہوں میں حاضریاں بھی دیتے ہیں، ان کے ہاتھ پر گناہوں سے تائب بھی ہوتے

ہیں، ان کے مرید بھی ہوتے ہیں، جبکہ بعض جنات ایسے بھی ہوتے ہیں جو انسان کو نقصان بھی پہنچا بیٹھتے ہیں، ان کی آپس میں لڑائیاں بھی ہوتی ہیں، بعض اوقات جنات انسان کو اغوا بھی کر کے لے جاتے ہیں بلکہ بسا اوقات تو قتل بھی کر ڈالتے ہیں۔

جنات انسانوں کی چیزیں استعمال کرتے ہیں:

حضرتِ صفوان بن سلیم علیہ رحمۃ اللہ العلیم فرماتے ہیں کہ جنات انسانوں کے سامان اور کپڑوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں ۔ لہٰذا تم میں سے کوئی اگر کپڑا پہنے یا اتارے تو اسے چاہیے کہ بسم اللہ شریف پڑھ لے کیونکہ اللہ عزوجل کا نام مبارک مہر کی مانند ہے۔(کِتَابُ الْعَظْمَةِ ،الحدیث ۱۱۲۳، ص۴۲۶)

حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَو لاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: جب آدمی کپڑے اتارتے وقت بسم اللہ پڑھ لیتا ہے تو اس کے جسم کے پوشیدہ حصوں اور جنات کی آنکھوں کے درمیان پردہ حائل ہو جاتا ہے۔(کِتَابُ الْعَظْمَةِ ،الحدیث ۱۱۱۹، ص۴۲۵)

انسان اور جن کا آپس میں نکاح:

انسان اور جن کا آپس میں نکاح نہیں ہوسکتا۔ **صدر الشریعہ** بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنی مایہ ناز تالیف **بہارِ شریعت** میں لکھتے ہیں: ''مرد کا پری سے یا عورت کا جن سے نکاح نہیں ہوسکتا۔''

(بہارِ شریعت، نکاح کا بیان، حصہ ہفتم ،ص۵)

جنات اپنی حق تلفی پر پتھر مارتے تھے

حضرت ابومیسرہ حرانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرماتے ہیں کہ جنات اور انسان قاضی محمد بن علاثہ کے پاس مدینہ منورہ کے ایک کنویں کا جھگڑا لے کر گئے۔ حضرت ابومیسرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال کیا گیا کہ کیا جنات آپ کے سامنے ظاہر بھی ہوئے؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''میرے سامنے ظاہر تو نہیں ہوئے لیکن میں نے ان کی گفتگو سنی ہے۔ قاضی صاحب نے انسانوں کیلئے یہ فیصلہ کیا کہ وہ طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک اس کنوئیں سے پانی لے لیا کریں اور جنوں کیلئے یہ فیصلہ کیا کہ وہ غروب آفتاب سے طلوع فجر تک اس کنوئیں سے پانی لیا کریں۔ اس حکایت کے راوی کہتے ہیں: ''انسانوں میں سے جب کوئی اس کنوئیں سے غروب آفتاب کے بعد پانی لیتا تو اسے پتھر مارا جاتا۔''

(آکام المَرجَانِ فِیْ اَحکَامِ الجَانِ، الباب الثانی و الاربعون فی اختصام الجن ..الخ، ص ۸۶)

جنات کا انسان کو قابو کر لینا:

علامہ سید محمود آلوسی بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۲۷۰ھ) اس مسئلہ پر اظہار خیال فرماتے ہوئے تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں: ''بعض اجسام میں ایک بدبو داخل ہوتی ہے اور اس کے مناسب ایک خبیث روح اس پر قابو پا لیتی ہے اور اس انسان پر مکمل جنون طاری ہوجاتا ہے۔ بسا اوقات یہ بخارات انسان کے حواس پر غالب ہو کر حواس معطل کر دیتے ہیں اور وہ خبیث روح انسان کے جسم پر تصرف کرتی

ہے اوراس کے اعضا سے کلام کرتی ہے، چیزوں کو پکڑتی ہے اور دوڑتی ہے حالانکہ اس شخص کو بالکل پتہ نہیں چلتا اور یہ بات عام مشاہدات سے ہے جس کا انکار کوئی ضدی شخص ہی کرسکتا ہے۔'' (رُوحُ المَعَانِیُ ، ج۳،ص۶۷)

جن کی جان بچانے کا صلہ

حضرت سیدنا عبید بن ابرص رحمۃ اللہ علیہ اوران کے ساتھی سفر میں تھے کہ یہ ایک سانپ کے پاس سے گزرے جو گرمی کی شدت اور پیاس سے تڑپ رہا تھا۔ان میں سے ایک شخص نے اس کو قتل کرنا چاہا لیکن آپ نے اسے منع کرتے ہوئے کہا:''یہ اس وقت ایک قطرہ پانی کا زیادہ محتاج ہے۔'' چنانچہ وہ شخص اترا اوراس پر پانی ڈال دیا۔ پھر وہ لوگ وہاں سے چل دیئے۔اچانک یہ لوگ بہت بری طرح سے راستہ بھٹک گئے ۔یہ اسی پریشانی کے عالم میں تھے کہ ایک ہاتِف (یعنی غیب سے آواز دینے والے) نے آواز دی:

''اے اپنے راستہ سے بھٹکے ہوئے مسافرو! یہ جوان اونٹ لواوراس پرسوار ہوجاؤ۔ یہاں تک کہ رات ڈوبنے کی جگہ پھر جائے اورصبح روشن ہوجائے اورصبح کے ستارے چمکنے لگیں۔تواس کو چھوڑ دینا اوراس سے اتر جانا۔''

چنانچہ وہ لوگ رات ہی کو وہاں سے چل پڑے جب دس دن اوردس رات کی مسافت کے برابر چلے تو صبح طلوع ہوئی۔عبید نے اس ہاتف سے کہا:

''اے نوجوان !تو نے ہمیں جہالت و بے خبری اور جنگل و بیابان سے نجات دی جس جنگل میں واقف کارسوار بھی گم ہوجاتے ہیں۔تو کیا تم ہمیں حق بات

سے آگاہ نہ کرو گے تاکہ ہمیں بھی معلوم ہو جائے کہ وہ کون ہے جس نے اس وادی میں نعمتوں کی سخاوت کی ہے؟'' تو اس جن نے عبید کو جواب دیتے ہوئے کہا:

''**میں** وہی بہادر ہوں جس کو تم نے تپتی ہوئی ریت پر تڑپتے ہوئے دیکھا تھا جس کی وجہ سے میرا شکار آسان ہو گیا تھا (یعنی مجھے بآسانی قتل کیا جاسکتا تھا)۔ تم نے پانی کی سخاوت و اہتمام اس وقت کیا جب کہ اس کا پینے والا بخل کرتا ہے تم نے اس سے مجھے سیراب کیا اور کم ہونے کے خوف سے بخل سے کام نہ لیا۔ نیکی باقی رہتی ہے اگرچہ عرصہ دراز گزر جائے اور برائی بدترین چیز ہے جسے کوئی توشۂ سفر نہ بنائے۔''

(کتاب الھواتف لابن ابی الدنیا ،رقم ۹۲،ج ۲،ص ٤٨٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نرگس کا پھول:

حضرت جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک دن سفر میں نکلا اور میں ایک پہاڑ کے دامن میں تھا کہ رات ہوگئی۔ وہاں مجھ سے کوئی اُنس ومحبت کرنیوالا نہ تھا کہ اچانک بیچ رات میں کسی پکارنے والے نے پکارا کہ تاریکیوں میں دل نہیں پگھلنے چاہئیں بلکہ محبوب (یعنی اللہ تعالٰی) کی رضا حاصل نہ ہونے کے خوف سے نفوس پگھلنے چاہئیں۔ حضرت سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ یہ آواز سن کر میں حیران رہ گیا چنانچہ میں نے پوچھا: ''مجھے جن نے پکارا ہے یا انسان نے؟'' اس نے کہا: ''اللہ تعالٰی پر ایمان رکھنے والے مومن جن نے پکارا ہے اور میرے ساتھ میرے دوسرے

بھائی بھی ہیں۔'' میں نے پوچھا: ''کیا وہ بھی مؤمن ہیں؟'' وہ کہنے لگا: ''جی ہاں۔'' پھران میں سے دوسرے (جن) نے مجھے آواز دی: ''بدن سے خدا کا غیر اس وقت تک نہیں جاتا جب تک کہ دائمی مسافر (بے گھر) نہ ہوجائے۔'' میں نے اپنے دل میں کہا: ''ان کی باتیں کتنی اعلیٰ ہیں۔'' پھران میں سے تیسرے (جن) نے مجھے پکارا: ''جو تاریکیوں میں اللہ تعالیٰ سے اُنس رکھتا ہے اسے کسی قسم کی فکر نہیں لاحق ہوتی۔'' تو میری چیخ نکل گئی اور غشی طاری ہوگئی۔ پھر مجھے کسی خوشبو سونگھنے سے افاقہ ہوا تو میں نے دیکھا تو میرے سینے پر نرگس کا ایک پھول رکھا ہوا ہے۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے کوئی وصیت بھی کرو تو ان سب نے کہا: ''اللہ تعالیٰ متقیوں (ڈرنے والوں) ہی کے دلوں کو جِلا وحیات عطا فرماتا ہے لہذا جس نے غیر خدا کی طمع کی ہے بے شک اس نے ایسی جگہ طمع کی جو طمع کے قابل نہیں اور جو شخص معالج کے چکر میں رہے گا تو اسکی بیماری ہمیشہ رہے گی۔'' اسکے بعد انہوں نے مجھے الوداع کہا اور چلے گئے میں اس وقت سے ہمیشہ کلام کی برکت اپنے دل میں پاتا رہا۔

(لقط المرجان فی احکام الجان، فی ذکر المصطفین...الخ، ص ۲۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جن نے شیطانوں سے بچایا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک صاحب خیبر سے چلے تو دو آدمیوں نے ان کا پیچھا کیا۔ ایک دوسرے شخص نے ان دونوں کا پیچھا کیا جو کہہ رہا تھا: ''تم دونوں واپس ہوجاؤ، واپس ہوجاؤ۔'' یہاں تک کہ اس نے ان

دونوں کو پکڑ لیا اور ان دونوں کو واپس لوٹا دیا۔ پھر وہ پہلے آدمی سے جا ملا اور ان سے کہا: ''یہ دونوں شیطان ہیں اور میں ان دنوں کے پیچھے لگا رہا یہاں تک کہ میں نے ان دونوں کو تم سے واپس لوٹا دیا۔'' جب آپ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں تو انکی خدمت میں میرا اسلام پہنچا دیجئے گا اور عرض کیجئے گا: ''ہم صدقات جمع کر رہے ہیں جیسے ہی جمع ہو جائیں گے، ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیں گے۔'' جب وہ صاحب مدینہ منورہ آئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے یہ واقعہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اس کے بعد سے اکیلے سفر کرنے سے منع فرما دیا۔

(مسندابو یعلی الموصلی، مسند ابن عباس، الحدیث ۲۵۸۱، ج۲، ص۵۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

راستہ بتانے والا جن

حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت مکہ مکرمہ کے سفر کے لیے روانہ ہوئی اور راستہ بھٹک گئی۔ جب انہیں موت کا یقین ہو گیا تو انہوں نے کفن پہن لئے اور موت کے انتظار میں لیٹ گئے۔ انکے سامنے ایک جن درخت کے درمیان سے نمودار ہوا اور کہنے لگا: میں ان جنوں میں سے باقی رہ گیا ہوں جنہوں نے اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے قرآن سنا ہے اور میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا

ہے: ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور اس کی رہنمائی کرتا ہے اور اسے بے یار و مدد گار و بے سہارا نہیں چھوڑتا بلکہ بتاتا ہے کہ یہ پانی ہے اور یہ راستہ ہے۔'' پھر اس جن نے ان لوگوں کو پانی پر آگاہ کیا اور ان کی رہنمائی کی۔

(لقط المرجان فی احکام الجان، ذکر روایتھم للحدیث، ص۱۰۸)

پانی کی طرف رہنمائی کرنے والا جن

(1) حضرت ابن حیان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ یمن کی ایک جماعت کسی علاقے کے لیے نکلی تو ان لوگوں کو پیاس لگی۔ انہوں نے ایک پکارنے والے کو سنا جو کہہ رہا ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ہم سے حدیث بیان فرمائی: ''مسلمان مسلمان کا بھائی اور اس کا نگہبان ونگران ہے۔'' پھر اس پکارنے والے نے کہا: ''فلاں جگہ حوض ہے لہذا تم لوگ وہاں جا کر پانی پی لو۔''

(لقط المرجان فی احکام الجان، ذکر روایتھم للحدیث، ص۱۰۹)

(2) ایک قافلہ حضرتِ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں حج کے ارادے سے نکلا تو انہیں راستہ میں پیاس لگی، لہٰذا! وہ کھارے پانی کے پاس پہنچے۔ ان میں سے بعض حضرات نے کہا اگر تم لوگ یہاں سے نکل چلو تو اچھا ہے کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں یہ پانی ہمیں ہلاک نہ کردے۔ چنانچہ وہ لوگ چل پڑے یہاں تک کہ شام ہوگئی لیکن پانی نہ ملا۔ وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے: ''کاش! تم اس کھارے پانی ہی کی طرف واپس چلتے تو بہتر ہوتا۔'' پھر یہ لوگ رات بھر چلتے رہے

یہاں تک کہ ایک کھجور کے درخت کے پاس پہنچے تو ان کے سامنے ایک انتہائی کالا موٹا آدمی نمودار ہوا۔ اس نے کہا: ''اے قافلہ والو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ''جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ مسلمان بھائیوں کیلئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور مسلمان بھائیوں کے لیے وہ چیز ناپسند کرے جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے۔'' لہٰذا تم لوگ یہاں سے چلے جاؤ اور جب تم ٹیلے تک پہنچو تو اپنی دائیں جانب مڑ جانا وہاں تمہیں پانی مل جائے گا۔ ان میں سے کسی نے کہا کہ اللہ کی قسم ہمارا خیال ہے کہ یہ شیطان ہے اور دوسرے شخص نے اس کی تردید کی: ''شیطان اس قسم کی باتیں نہیں کرتا، یہ کوئی مسلمان جن ہے۔'' بہرحال وہ لوگ چل پڑے اور جس جگہ کے متعلق اس نے نشاندہی کی تھی وہاں پہنچ گئے، دیکھا تو پانی موجود تھا۔

(لقط المرجان فی احکام الجان، ذکر روایتھم للحدیث، ص ۱۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

جنات نے غم خواری کی

حضرت ابوخلیفہ عبدی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں کہ میرا چھوٹا سا بچہ فوت ہوگیا جس کا مجھے بہت سخت صدمہ ہوا اور میری نیند اچاٹ ہوگئی۔ خدا کی قسم! میں ایک رات اپنے گھر میں اپنے بستر پر تھا۔ میرے علاوہ گھر میں کوئی نہ تھا۔ میں اپنے بیٹے کی سوچوں میں گُم تھا کہ اچانک گھر کے ایک کونے سے کسی نے بڑے پیار سے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ یَا اَبَا خَلِیْفَۃَ ۔ میں نے گھبراہٹ کے عالم میں کہا

وَعَلَیۡکُمُ السَّلَامُ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ۔ پھر اس نے سورۂ آلِ عمران کی آخری آیتیں تلاوت کیں جب وہ اس آیت پر پہنچا:

وَمَا عِنۡدَ اللّٰہِ خَیۡرٌ لِّلۡاَبۡرَارِ۝ ترجمۂ کنز الایمان: اور جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کے لئے سب سے بھلا۔ (پ ٤، اٰل عمران ١٩٨)

تو اس نے مجھے پکارا: ''اے ابو خلیفہ!'' میں نے کہا: ''لَبَّیۡک'' اس نے پوچھا: ''کیا تم یہ چاہتے ہو کہ صرف تمہارے بیٹے ہی کے لیے زندگی مخصوص رہے اور دوسرے کے لیے نہیں؟ کیا تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ شان والے ہو یا حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم؟ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تو فوت ہوئے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں دل غمگین ہے ہمیں کوئی ایسی بات نہیں کہنی چاہیے جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دے۔ کیا تم اپنے بیٹے کو موت سے محفوظ رکھنا چاہتے ہو؟ جبکہ تمام مخلوق کے لئے موت لکھی جا چکی ہے، یا تم چاہتے ہو کہ تم مخلوق کے متعلق اللہ تعالیٰ کی تدبیر کو رد کر دو۔ اللہ کی قسم! اگر موت نہ ہوتی تو زمین اتنی وسیع نہ ہوتی اگر دکھ اور غم نہ ہوتے تو مخلوق کسی عیش سے فائدہ نہیں اٹھا سکتی۔'' پھر اس نے کہا: ''تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے؟'' میں نے پوچھا: ''تم کون ہو؟ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔'' اس نے انکشاف کیا: ''میں تیرے پڑوسی جنوں میں سے ایک ہوں۔''

(کتاب الھواتف لابن ابی الدنیا، رقم ٤٠، ج ٢، ص ٤٥٣)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

نیک جن کی نصیحت

حضرت اصمعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوعمرو بن العلاء رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی انگوٹھی پر یہ عبارت نقش تھی۔

وان امرأ دنیاہ اکبر من ھمہ لمستمسک منھا بحبل غرور

یعنی وہ آدمی جس کی مراد دنیا ہی ہو تو وہ غرور کی رسی تھامے ہوئے ہے۔

میں نے ان سے اِس نقش کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں دوپہر کو اپنے مال واسباب میں گھوم رہا تھا کہ ایک کہنے والے کو یہ شعر کہتے ہوئے سنا (جس کا مفہوم یہ ہے کہ یہ مال واسباب صرف یہیں کام آئے گا)۔ پھر جب میں نے دیکھا تو کوئی نظر نہیں آیا۔ میں نے پوچھا: ''تم انسان ہو یا جن؟'' اس نے کہا: ''انسان نہیں بلکہ میں جن ہوں۔'' پھر میں نے اپنی انگوٹھی پر اس شعر کو نقش کرالیا۔

(لقط المرجان فی احکام الجان، فی ذکر اخبار الجن...الخ، ص۲۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنات نے نیکی کی دعوت دی

حضرت براء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت سواد بن قارب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: ''ہمیں اپنی ابتداء اسلام کی بات سناؤ وہ کیسا تھا؟'' انہوں نے فرمایا: ''میں ہندوستان سے آیا تھا اور میرا ایک مشیر جن تھا جس کی میں ساری باتیں مانا کرتا تھا۔'' میں ایک رات سو رہا تھا کہ اچانک

میرے پاس کوئی آیا اور کہا: ''اٹھو اگر تم عقل رکھتے ہو تو غور و فکر کرو اور سمجھو کہ ایک رسول کی بعثت ہوئی ہے پھر اس نے یہ اشعار کہے:

عجبت للجن وأنجاسها   وشدها العيس بأحلاسها

یعنی میں جنوں اور ان کی نجاستوں سے اور بھورے رنگ کے (قیمتی) اونٹ کو بے قیمت ٹاٹ سے باندھنے پر حیران و متعجب ہوں۔

تهوى الى مكة تبغي الهدى   ماموٴمنوها مثل أرجاسها

تم ہدایت کی تلاش میں مکہ جاؤ آپ پر ایمان لانے والے وہاں کے مومن وہاں کے پلیدوں (کافروں) کی طرح نہیں ہیں۔

فانهض الى الصفوة من هاشم   واسم بعينيك الى رأسها

بنو ہاشم کی پونجی (نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) کے پاس حاضری دو اور اس پونجی (نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) کے سر کو اپنی آنکھوں سے چوم لو۔

پھر اس نے مجھے بیدار کر کے پریشان کیا اور کہا: ''اے سواد بن قارب! بیشک اللہ تعالیٰ عزوجل نے ایک نبی مبعوث فرمایا ہے تم ان کے پاس جاؤ اور رشد و ہدایت حاصل کرو۔'' پھر جب دوسری رات آئی تو وہ پھر میرے پاس آیا اور جگا کر یہ اشعار کہے۔

عجبت للجن وتطلابها   وشدها العيس بأقتابها

میں جنوں سے اور ان کی سرگردانی سے اور ان کے بھورے اونٹ کو کجاوہ

سے باندھنے سے متعجب وحیران ہوں۔

تھوی الی مکة تبغی الھدی　　　ماصادق الجن ککذابھا

تم ہدایت تلاش کرنے مکہ جاؤ جنوں کی سچائی ان کے جھوٹوں کے مثل نہیں ہے۔

فانھض الی الصفوة من ھاشم　　　واسم بعینیك الی بابھا

تم بنو ہاشم کے سردار (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) کے پاس جاؤ اوران کے دروازے کواپنی آنکھوں سے بوسہ دو۔

پھر جب تیسری رات ہوئی تو پھر میرے پاس آیااور بیدار کر کے کہا:

عجبت للجن وتخبارھا　　　وشدھا العیس بأکوارھا

میں جنوں سے اوران کے خبر دینے اور بھورے اونٹ کوعمامہ کے پیچوں کے ساتھ باندھنے سے متعجب وحیران ہوں۔

تھوی الی مکة تبغی الھدی　　　لیس ذو والشر کأخیارھا

تم ہدایت حاصل کرنے کے لیے مکہ جاؤ شریر جن نیکوکار جنوں کی طرح نہیں ہیں۔

فانھض الی صفوة من ھاشم　　　مامؤمنوالجن ککفارھا

بنو ہاشم کے عظیم الشان نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی بارگاہ میں جلدی جاؤ ایمان لانے والے خوش بخت جن (جنات) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا انکار کرنے والے کافروں کی طرح بد بخت نہیں ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سواد بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: ''کیا اب بھی وہ تمہارا مشیر جن تمہارے پاس آتا ہے؟'' حضرت سواد بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''جب سے میں نے قرآن پاک پڑھنا شروع کیا ہے وہ میرے پاس نہیں آتا اور اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم اُس جن کا بہترین عوض (بدلہ) ہے۔

(المعجم الاوسط، الحدیث ۷۶۵، ج ۱، ص ۲۲۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پتھر کا محل

حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں قوم عاد کے علاقہ میں تھا کہ میں نے کندہ (کھدائی کئے ہوئے) پتھر کا ایک غار دیکھا۔ جس میں پتھر کا محل تھا جس میں جنات رہتے تھے۔ جب میں اس میں داخل ہوا تو اس میں ایک بہت بھاری بھرکم جسم کا بوڑھا آدمی تھا جو کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہا تھا۔ اس کے اوپر ایک اونی جبہ تھا جس میں تازگی تھی۔ مجھے اس کے موٹاپے سے اتنا تعجب نہیں ہوا جتنا اس کے جبہ کی تازگی پر ہوا۔ میں نے اس کو سلام کیا تو اس نے میرے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا: ''اے سہل! جسم کپڑوں کو پرانا نہیں کرتے بلکہ گناہوں کی بدبو اور حرام کھانے کپڑوں کو پرانا کر دیتے ہیں، یہ جبہ میرے جسم پر سات سو سال سے ہے میں نے اس جبہ میں حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد علیہما الصّلوٰۃ والسّلام سے ملاقات کی اور ان پر ایمان لایا۔'' میں نے اس سے پوچھا: ''آپ کون ہیں؟'' انہوں نے جواب دیا کہ میں ان میں سے ہوں جن کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ ۝ (پ ۲۹، الجن : ۱)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنّوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا۔

(صفة الصفوة، ذکر المصطفین من عباد الجن، ج ٤، ص ٣٥٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنات کا حلقہ

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں ۱۴۲۷ھ رمضان المبارک دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں معتکف تھا۔ 26 ویں شب **نگرانِ شوریٰ** مدظلہ العالی کا رقت انگیز بیان ہو رہا تھا (اس بیان کا کیسٹ ''مریدِ کامل'' کے نام سے مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو چکا ہے)۔مگر میں اپنے دوستوں کے ہمراہ صحنِ مسجد میں باتوں میں مصروف تھا۔اچانک ہمیں کسی کے رونے کی آواز آئی۔ ہم سمجھے شاید کچھ اسلامی بھائی بیان سے متاثر ہو کر غمِ مرشد میں رو رہے ہوں گے۔رونے کی آوازیں بلند ہونا شروع ہوئیں تو میں نے اِدھر اُدھر نگاہ دوڑائی کہ آخر یہ آوازیں کہاں سے آرہی ہیں۔ کچھ فاصلے پر چند اسلامی بھائی بیٹھ کر سر جھکائے روتے ہوئے دکھائی دیئے۔میں ان کے قریب گیا اور دلاسہ دیا۔کچھ دیر بعد میں واپس ہوا۔تھوڑی دور آکر میں نے جونہی مُڑ کر دیکھا تو خوف کے مارے میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے کہ **رونے والے اسلامی بھائیوں کی جسامت اچانک بڑھنا شروع ہوگئی**۔ یہ دیکھ کر مجھے غالب گمان ہوا کہ ہونہ ہو یہ **جنات کا حلقہ** ہے۔دعوتِ اسلامی والوں کے ساتھ اعتکاف کرنے کا میرا پہلا موقع تھا۔ میں بڑا

متاثر ہوا کہ ان کے اجتماعات اور اعتکاف میں جنات بھی شریک ہوتے ہیں۔ واللّٰہ تعالٰی اعلم بحقیقۃ الحال

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جِنَّات کی بُزُرگانِ دین سے عقیدت ومحبت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جس طرح مسلمان بزرگانِ دین رحمہم اللہ تعالٰی سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں، ان کی بارگاہوں میں حاضر ہوتے ہیں اوران کی صحبت میں گزرے ہوئے لمحات کو سرمایۂ حیات تصور کرتے ہیں، اسی طرح صحیح العقیدہ جنات بھی بزرگانِ دین رحمہم اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں حاضر ہوکر ان سے عقیدت ومحبت کا اظہار کرتے ہیں اور ان کے ملفوظات سے فیض یاب ہوتے ہیں۔

ولادتِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی منانے والے جنات

حضرتِ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی ولادت شریف ہوئی تو جبل ابوقبیس اورحجون کے پہاڑوں پر چڑھ کر جنات نے نداء کی۔ **حجون پہاڑ کے جن نے یہ نداء کی:** ''میں قسم کھاتا ہوں انسانوں میں سے کوئی عورت مرتبہ والی نہیں ہوئی اور نہ انسانوں میں سے کسی عورت نے کوئی (ایسا) بچہ جنا جیسا فخر وصفات والا بچہ حضرت آمنہ زہریہ (یعنی بنوزہرہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والی) رضی اللہ تعالٰی عنہا نے جنا ہے یہ شان وشوکت والی قبائل کی ملامت سے دور رہنے والی ہے۔ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے تمام قبیلوں سے بہترین

اور بڑھ کر بیٹا حضرت احمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) کو جنا ہے تو بڑی عظمت اور شان وشوکت والا بیٹا ہے اور بڑی ہی مکرم و معظم شان والی ماں ہے۔''

اور وہ جن جو جبل ابو قبیس پر تھا اس نے یوں نداء کی: اے بطحاء (یعنی مکہ مکرمہ) کے رہنے والو! غلطی نہ کرو معاملہ کو روشن عقل کے ذریعہ ممتاز وجدا گانہ کرلو۔ قبیلہ بنو زہرہ تمہاری نسل میں سے ہیں زمانۂ قدیم میں بھی اور اس زمانہ میں بھی۔ لوگوں میں سے جو گزر چکے یا جو موجود ہیں ان میں سے ایک خاتون ایسی ہو تو اسے ہمارے سامنے لاؤ۔ ایک ایسی خاتون غیروں ہی میں سے لاکر دِکھا دو جس نے نبی مکرم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) جیسا پاکباز جنا ہو۔

(لقط المرجان فی احکام الجان، نداء الجن... الخ، ص ۱۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ حج کو جانے والا جن

ایک مرتبہ جب حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج کے ارادے سے نکلے تو چند مریدین بھی آپ کے ساتھ ہو لئے۔ جب یہ لوگ کسی منزل پر اترتے تو انکے پاس سفید کپڑے میں ملبوس ایک جوان آجاتا۔ مگر وہ ان کے ساتھ کھاتا پیتا نہیں تھا۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مریدوں کو وصیت فرمائی کہ وہ اس نوجوان سے بات چیت نہ کریں۔ یہ لوگ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور ایک گھر میں قیام پذیر ہو گئے۔ جب یہ حضرات گھر سے نکلتے تو وہ نوجوان داخل ہو جاتا اور جب یہ حضرات داخل ہوتے تو باہر نکل جاتا۔ ایک مرتبہ سب لوگ نکل گئے

لیکن ایک صاحب بیت الخلاء میں رہ گئے۔اسی دوران وہ نوجوان داخل ہوا تو اسے کوئی نظر نہیں آیا۔اس نے تھیلی کھولی اور ایک گدر کھجور (جو کھجور پکنے کے قریب ہو) نکال کر کھانے لگا۔جب وہ صاحب بیت الخلاء سے نکلے اور ان کی نظر اس نوجوان پر پڑی تو وہ نوجوان وہاں سے چلا گیا۔اس کے بعد پھر کبھی ان حضرات کے پاس نہیں آیا۔ جب ان صاحب نے غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کواس بات کی خبر دی تو آپ نے فرمایا یہ شخص ان جنوں میں سے ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے قرآن مجید سنا ہے۔(لقط المرجان فی احکام الجان،فی ذکر المصطفین من عباد الجن،ص۲۳۹)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضورغوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان سننے والے جنات

شیخ ابوزکریا یحیٰی بن ابی نصر صحراوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد فرماتے ہیں کہ ''میں نے ایک دفعہ عمل کے ذریعے جنات کو بلایا تو انہوں نے کچھ زیادہ دیر کردی پھر وہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ''جب شیخ سید عبدالقادر جیلانی،قطب ربانی قدس سرہ النورانی بیان فرمارہے ہوں تو اس وقت ہمیں بلانے کی کوشش نہ کیا کرو۔''میں نے کہا :''وہ کیوں؟''انہوں نے کہا کہ ''ہم حضورغوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں۔''میں نے کہا:''تم بھی ان کی مجلس میں جاتے ہو۔''انہوں نے کہا: ''ہاں! ہم مردوں میں کثیر تعداد میں ہوتے ہیں،ہمارے بہت سے گروہ ہیں جنہوں نے اسلام قبول کیا ہے اور ان سب نے حضورغوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ پر توبہ

کی ہے۔'' (بھجۃ الاسرار، ذکر وعظہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص ۱۸۰)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور قومِ جنات

حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک سال میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ حج کے لئے گیا۔ قافلہ رواں دواں تھا کہ اچانک میرے دل میں خیال آیا کہ میں سب لوگوں سے الگ ہوکر شارِعِ عام سے ہٹ کر کسی دوسرے راستہ پر چلوں۔ چنانچہ میں نے عام راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرلیا۔ میں تین دن اور رات مسلسل چلتا رہا۔ اس دوران مجھے بھوک لگی نہ پیاس محسوس ہوئی اور نہ کوئی دوسری حاجت پیش آئی۔ آخر کار میں ایک ہرے بھرے جنگل میں پہنچا جہاں پھلدار درخت اور خوشبو دار پھول تھے۔ اس باغ کے درمیان میں ایک چھوٹا سا تالاب تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا یہ تو گویا جنت ہے۔ میں حیران و پریشان تھا کہ اچانک لوگوں کی ایک جماعت میرے سامنے آگئی جن کے چہرے آدمیوں کے طرح تھے۔ وہ نفیس پوشاک خوبصورت عمامے سے آراستہ و پیراستہ تھے۔

ان لوگوں نے آتے ہی مجھے گھیرے میں لے لیا اور مجھے سلام کیا۔ میں نے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور ان سے دریافت کیا کہ آپ لوگ یہاں کیسے؟ اس سوال کے پوچھتے ہی میرے دل میں خیال گزرا کہ یہ لوگ جن ہیں اور یہ عجیب وغریب سرزمین ہے۔ اتنے میں ان میں سے ایک شخص بولا: ''ہم لوگوں کو ایک مسئلہ درپیش ہے، اس میں ہمارا باہم اختلاف ہے اور ہم لوگ جنوں میں سے

ہیں۔ہم نے لیلۃ الجن میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا مقدس کلام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی زبان مبارک سے سننے کا شرف حاصل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے مقدس کلام کی وجہ سے تمام دنیاوی کام ہم سے چھین لئے گئے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس جنگل میں یہ تالاب مقدر فرما دیا ہے۔میں نے دریافت کیا کہ جس مقام پر میں نے اپنے ساتھیوں کو چھوڑا ہے، وہ یہاں سے کتنی دور ہے؟ یہ سن کر ان میں سے ایک مسکرایا اور کہنے لگا: ''اے ابواسحاق! اللہ عزوجل ہی کیلئے اسرار و عجائبات ہیں یہ جگہ جہاں اس وقت آپ ہیں، ایک نوجوان کے سوا آج تک کوئی نہیں آیا اور وہ بھی یہیں وفات پا گیا۔'' اور ایک طرف اشارہ کر کے کہنے لگا: ''وہ رہی اس کی قبر۔'' وہ قبر تالاب کے کنارے تھی۔جس کے اردگرد ایسے خوش نما باغ وخوشبودار پھول تھے جو اس سے پہلے میں نے کبھی نہ دیکھے۔پھر اس جن نے میرے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا: ''آپ کے ساتھیوں اور آپ کے درمیان اتنے مہینہ کی مسافت کا فاصلہ ہے۔''

حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے ان جنوں سے کہا: ''مجھے اس جوان کے بارے میں کچھ بتاؤ۔'' تو ان میں سے ایک نے کہا: ''ہم یہاں تالاب کے کنارے بیٹھے ہوئے محبت کا ذکر کر رہے تھے۔ہماری گفتگو جاری تھی کہ اچانک ایک شخص ہمارے پاس آیا اور ہمیں سلام کیا۔ہم نے جواب دیا اور اس سے دریافت کیا: ''اے نوجوان! تم کہاں سے آئے ہو؟'' اس نے جواب دیا نیشاپور کے ایک شہر سے۔'' ہم نے پوچھا: ''تم وہاں سے کب نکلے تھے؟'' اس نے جواب دیا: ''سات دن ہوئے پھر ہم نے پوچھا: ''اپنے وطن سے نکلنے کی وجہ؟'' اس نے کہا:

''اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

وَاَنِیۡبُوۡۤا اِلٰی رَبِّکُمۡ وَاَسۡلِمُوۡا لَہٗ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَکُمُ الۡعَذَابُ ثُمَّ لَاتُنۡصَرُوۡنَ۝ (پ ۲۴،الزمر:۵۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے رب کی طرف رجوع لاؤ اور اس کے حضور گردن رکھو قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ ہو۔

ہم نے اس سے کچھ اور بھی سوالات کئے۔ ان سوالات کے جوابات دیتے دیتے اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کرگئی۔ ہم لوگوں نے اسے یہاں دفن کردیا اور یہ اس کی قبر ہے (اللہ اس سے راضی ہو)۔

حضرت ابراہیم خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس نوجوان کے اوصاف سن کر بہت متأثر ہوا۔ میں اس کی قبر کے قریب گیا تو اس کے سرہانے نرگس کے پھولوں کا ایک بہت بڑا گلدستہ رکھا ہوا تھا اور یہ عبارت لکھی ہوئی تھی ھٰذَا قَبْرُ حَبِیْبِ اللّٰہِ قَتِیْلِ الْغَیْرَۃِ یعنی یہ اللہ تعالیٰ کے دوست کی قبر ہے اسے غیرت نے مارا ہے۔ اور ایک ورق پر ''اَلْاِنَابَۃ'' کا معنیٰ لکھا تھا۔ پھر جنوں نے مجھ سے اس کی تفسیر کے متعلق سوال کیا تو میں نے اس کی تفسیر بیان کردی۔ وہ بہت خوش ہوئے اور ان کا اختلاف واضطراب جاتا رہا۔ وہ مجھ سے کہنے لگے ہمیں ہمارے مسئلہ کا کافی وشافی جواب مل گیا۔ حضرت ابراہیم خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں پھر مجھے نیند آ گئی جب مجھے ہوش آیا اور نیند سے بیدار ہوا تو (مکہ مکرمہ میں) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مسجد (تنعیم) کے پاس اپنے آپ کو دیکھا اور میرے پاس پھولوں کا گلدستہ تھا جو سال بھر اسی طرح باقی رہا پھر کچھ عرصہ بعد وہ خود بخود گم ہوگیا۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،فی ذکر المصطفین من عباد الجن،ص ۲۴۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنات کا نوحہ:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: میں نے جنوں کو حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نوحہ کرتے ہوئے سنا۔

(مَجمَعُ الزَّوَائِد، کتاب المناقب، باب ١٦، الحدیث ١٥١٧٩، ج٩، ص ٣٢١)

جنات کا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر رونا:

جس رات امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تو جنات ان پر رو رہے تھے۔ان کے رونے کی آواز تو آ رہی تھی لیکن وہ خود نظر نہیں آ رہے تھے وہ کہہ رہے تھے:

١۔ فقیہ چلا گیا تو اب تمہارے لئے کوئی فقیہ نہ رہا لہٰذا تم اللہ عزوجل سے ڈرو اور ان کے پیروکار اور جانشین بنو۔

٢۔ حضرت امام اعظم نعمان بن ثابت (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا وصال ہو گیا تو اب کون ہے جو راتوں کو قیام کرے جب رات کی تاریکی ہو۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،فی بکاء الجن ،ص ٢٠٠)

حضرت وکیع بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جنوں کا نوحہ:

حضرت وکیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ کے لیے نکلے تو ان کے گھر والوں کو گھر میں ان کا نوحہ سنائی دینے لگا پھر جب لوگ حج سے واپس آئے تو حضرت وکیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر والوں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ حضرت وکیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال کب ہوا؟ تو لوگوں نے کہا کہ فلاں فلاں رات میں۔تو وہ وہی رات

تھی جس میں حضرت وکیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر والوں نے نوحہ سنا تھا۔

(لقط المرجان فی احکام الجان، فی نوح الجن، ص ۲۰۰)

ایک محدث کی بارگاہ میں حاضر ہونے والا جن

حضرت وہب اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہما ہر سال حج کے زمانہ میں مسجد خیف میں ملا کرتے تھے۔ ایک رات جب کہ لوگوں کی بھیڑ کم ہو چکی تھی اور اکثر لوگ سو چکے تھے تو ان دونوں حضرات کے ساتھ کچھ لوگ باتیں کر رہے تھے کہ اچانک ایک چھوٹا سا پرندہ آیا اور حضرت وہب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک جانب حلقہ میں بیٹھ گیا اور سلام کیا۔ حضرت وہب نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ انہوں نے جان لیا تھا کہ وہ **جن** ہے۔ وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا: ''تم کون ہو؟'' اس نے جواب دیا کہ ''میں ایک **مسلمان جن** ہوں۔'' انہوں نے اس کے آنے کا مقصد دریافت کیا تو اس نے کہا: ''کیا آپ یہ نہیں پسند کرتے کہ ہم آپ کی مجلس میں بیٹھیں اور علم حاصل کریں۔'' ہم میں آپ سے روایت کرنے والے بہت سے جنات ہیں، ہم لوگ آپ لوگوں کے ساتھ بہت سے کاموں میں شریک ہوتے ہیں مثلاً نماز، جہاد، بیماروں کی عیادت، نماز جنازہ اور حج وعمرہ وغیرہا اور آپ سے علم حاصل کرتے ہیں اور آپ سے قرآنِ کریم کی تلاوت سنتے ہیں۔

(کتاب الھواتف لابن ابی الدنیا، رقم ۱۷۷، ج ۲، ص ۵۲٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنات بھی وعظ و نصیحت سنتے ہیں

حضرت ابو علی دقاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نیشاپور میں وعظ وتقریر کیلئے گیا تو مجھے آشوبِ چشم ہو گیا۔ مجھے اپنی اولاد سے ملاقات کا شوق ہوا۔ میں نے ایک رات خواب دیکھا گویا کہ ایک شخص میرے پاس آکر کہتا ہے: ''اے شیخ! آپ اتنی جلدی واپس نہیں جاسکتے کیوں کہ نوجوان جنوں کی ایک جماعت بھی آپ کی مجلس میں حاضر ہو کر روزانہ آپ کا وعظ سنتی ہے اور وہ وعظ کو کسی دوسرے موقع پر سننے کو تیار نہیں جب تک وہ اپنے مقصد تک نہیں پہنچ جاتے (یعنی وعظ نہیں سن لیتے) آپ ان کو چھوڑ کر نہیں جاسکتے، شاید اللہ تعالیٰ ان کو جِلا بخش دے۔'' پھر جب صبح ہوئی تو میری آنکھیں بالکل ٹھیک تھیں گویا مجھے کبھی آشوب چشم تھا ہی نہیں۔

(صفة الصفوة، ذكر المصطفين من عباد الجن، ج ٤، ص ٣٦٠)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰهُ تعالىٰ على محمَّد

وعظ میں شرکت

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رات کے وقت حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مسجد میں تشریف لے گئے تو اندر سے دروازہ بند تھا اور آپ مشغول دعا تھے۔ کچھ لوگوں کے آمین کہنے کی صدائیں آرہی تھیں۔ چنانچہ میں یہ خیال کر کے کہ شاید آپکے ارادتمند ہوں گے باہر ہی ٹھہر گیا۔ جب صبح کے وقت دروازہ کھلا

اور میں نے اندر جا کر دیکھا تو آپ تنہا تھے ۔ نماز کے بعد جب صورت حال دریافت کی تو فرمایا: ''پہلے کسی کو نہ بتانے کا وعدہ کرو۔'' پھر بتانے لگے کہ یہاں جنات وغیرہ آتے ہیں اور میں ان کے سامنے وعظ کہہ کر دعا مانگتا ہوں جس پر وہ سب آمین آمین کہتے رہتے ہیں۔

(تذكرة الاولياء،باب سوم،ذكرحسن بصرى،نيمه اول،ص ٤٠،انتشارات گنجينه تهران)

جنوں نے ''علمِ نحو'' سیبویہ سے پڑھا:

حضرت ابوالحسن بن کیسان علیہ رحمۃ اللہ الحنان فرماتے ہیں کہ میں ایک رات سبق یاد کرنے کیلئے دیر تک جاگتا رہا۔ پھر میں سو گیا تو میں نے خواب میں جنوں کی ایک جماعت دیکھی جو فقہ، حدیث، حساب، نحو اور شعر و شاعری میں مذاکرہ کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا: ''کیا تم میں بھی علماء ہوتے ہیں؟'' انہوں نے کہا: ''جی ہاں ہم میں علماء بھی ہوتے ہیں۔'' میں نے پوچھا: ''پھر تم نحو کے مسائل میں کن علمائے نحو کے پاس جاتے ہو؟'' انہوں نے کہا: ''سیبویہ کے پاس۔''

(لقط المرجان فى احكام الجان،فى ذكر المصطفين من عبادة الجن،ص ٢٤٤)

شہنشاہِ جنات

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ غالباً 1999ء میں جمعرات کے دن سندھ کے عظیم بزرگ لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار فائز الانوار پر اپنے

دوستوں کے ہمراہ حاضر تھا۔ میں آنکھیں بند کئے استغاثیہ کلام پڑھ رہا تھا کہ اچانک میرے شانے پر کسی نے ہاتھ رکھ کر دبایا۔ میں نے آنکھیں کھولیں اور پیچھے مڑ کے دیکھا تو میری نظر ایک سفید ریش بزرگ پر پڑی جن کے سر پر سبز سبز عمامہ سجا ہوا تھا۔ انہوں نے پوچھا: ''یہ کلام جو تم پڑھ رہے تھے ﴿اے کاش میں بن جاؤں مدینے کا مسافر﴾ کس نے لکھا ہے؟'' میں نے عرض کی: ''یہ میرے پیر و مرشد شیخ طریقت امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا کلام ہے۔'' دریافت فرمانے لگے: ''تمہارے پیر و مرشد الیاس قادری صاحب (دامت برکاتہم العالیہ) ہیں؟'' میں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ انہوں نے مجھ سے دوسرا کلام سنانے کی فرمائش کی تو میں نے امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا ایک اور پرسوز کلام سنایا۔ جسے سن کر ان پر رقت طاری ہوگئی۔ میں نے ان سے دعا کی درخواست کی تو انہوں نے فرمایا: ''تم بڑے خوش نصیب ہو کہ تمہیں زمانے کے مقبول ولی کا دامن ملا ہے، الیاس قادری صاحب اپنے مریدوں کیلئے بہت دعائیں فرماتے ہیں۔ اپنے پیر و مرشد کی بارگاہ سے کبھی نظر ہٹا کر اِدھر اُدھر مت دیکھنا، ان کی نظر کرم تم پر ہوگئی تو تمہاری بگڑی بن جائے گی۔'' میں نے بے ساختہ ان کے ہاتھ چوم لئے اور پوچھا: ''آپ کون ہیں؟'' پہلے تو انہوں نے ٹالا مگر میرے بے حد اصرار پر انہوں نے فرمایا: ''میں شہنشاہ جنات ہوں، ہمارا قافلہ اڑتا ہوا جا رہا تھا، یہاں کچھ دیر حاضری کیلئے آنا ہوا تو تمہارے پڑھے گئے کلام کی کشش نے روک لیا۔'' یہ کہتے ہوئے وہ بزرگ نظروں سے اوجھل ہوگئے۔ واللّٰہ تعالٰی اعلم بحقیقۃ الحال

اُن کے جانے کے بعد میں اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوا تو انہیں حیران

و پریشان پایا۔انہوں نے مجھے بتایا کہ ہم پریشان تھے کہ نعتیں پڑھتے پڑھتے اچانک تم نے کس سے گفتگو شروع کردی جبکہ ہمیں دوسرا کوئی نظر نہیں آرہا تھا۔ جب میں نے انہیں ساری صورت حال بتائی کہ میری ملاقات امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عقیدت مند شہنشاہِ جنات سے ہوئی ہے تو وہ بہت حیران ہوئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاضرات کی حقیقت

شیخِ طریقت،امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ اپنے رسالے **''جنات کی حکایات''** میں کچھ یوں لکھتے ہیں:

شریر جنات مختلف روپ میں آکر مسلمانوں کو ستاتے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات تو انسانی جسم میں ظاہر ہو کر خود کو کسی بزرگ کے نام سے بھی منسوب کرتے ہیں اور پھر لوگوں کے سوالات کے الٹے سیدھے جوابات دیتے ہیں، بیماریوں کا علاج بتاتے ہیں وغیرہ،اسی کو فی زمانہ ''حاضری'' کا نام دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ہمارے معاشرے میں آج کل جگہ بہ جگہ **''حاضِرات''** کا سلسلہ زوروں پر ہے۔بعض مَقامات پر مرد یا عورت کو **''حاضری''** اور پھر کسی بُزُرگ کی **''سُواری''** آتی ہے حتّٰی کہ **مَعاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **''غوثِ پاک** رضی اللہ عنہ'' کی سُواری آنے کا بھی دعویٰ کیا جاتا ہے۔ مثلاً **''حاضری''** میں مُبتلا عورت اب اِس طرح ہم کلام ہوتی ہے کہ **''ہم غوثِ پاک**

رضی اللہ عنہ **ہیں ،ہم سے پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو!''** پھر مجمع میں سے لوگ سُوالات کرتے ہیں اور جوابات دیئے جاتے ہیں، علاج تجویز ہوتے ہیں وغیرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ **''انسان''** کسی دوسرے **''انسان''** کے جسم میں حُلول نہیں کرتا، ذرا سوچئے تو سہی! وہ بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہ جنہوں نے عُمر بھر **''پردہ''** کی تعلیم دی اور اب بعدِ وفات کیسے ممکن ہے کہ وُہی بُزُرگ بے پردہ عورتوں کے جِسْم میں داخِل ہو کر تماشا دکھانے لگیں۔

جھوٹا جن

امیرِ اَہلسنّت دامَت بَرَکاتُہُمُ العالیہ مزید لکھتے ہیں کہ'' مجھے کسی نے بتایا کہ فُلاں صاحِب پر **''ایک بابا''** کی **''سُواری''** آتی ہے اور وہ **''بابا''** آپ دامَت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے بارے میں بہت حسنِ عقیدت کا اظہار کرتے ہیں آپ بھی کبھی چلیں ۔مگر عُلَمائے اَہلِ سُنّت کی نَعلین کے صَدْقے مجھے ان **''حاضِریوں''** کا راز اچھی طرح معلوم تھا۔ خیر میں وہاں گیا۔ **''بابا''** نے وہاں بڑی رُونق جما رکھی تھی۔ خوب دُرود خوانی اور مَحفلِ میلاد کے سلسلے تھے، جس کی وجہ سے **ضَعیفُ الاِعْتِقاد** لوگوں کی **''سمجھ''** میں آجاتا ہے کہ واقعی یہ کوئی بُزُرگ ہی ہیں جبھی تو نیکیاں کروا رہے ہیں۔ وہ **''بابا''** کی حاضِری کا وقت نہیں تھا مگر مجھ پر چُونکہ خصوصی **''نظرِ کرم''** تھی اِس لئے جِن صاحب پر سُواری آتی تھی وہ مجھے ایک الگ کمرے میں لے گئے۔ **''بابا''** کی

تشریف آوری کا انداز بھی خوب تھا یعنی جن صاحب پر "**سُواری**" آتی تھی اُنہوں نے ایک دم اپنا بدن تھرکانا اور پھڑکانا شروع کردیا۔ چہرہ عجیب ڈراؤنا سا ہوگیا۔ عجیب عجیب آوازیں نکلنی شروع ہوئیں کہ اگر کوئی کمزوردل کا آدمی ہوتو بابا کی آمد کی تنہائی میں "**تجلیات**" دیکھ کر شاید چیخ مار کر بے ہوش ہوجائے یا سر پر پیر رکھ کر بھاگ کھڑا ہو۔ خیر میں ہمّت کرکے بیٹھا رہا جب "**بابا**" کی سُواری "**مُسلّط**" ہوچکی تو "**بابا**" نے اپنا تعارف کچھ اسطرح کروایا کہ "**ہم بغداد شریف سے آتے ہیں اور جنابِ غوثِ اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ **کے قدموں میں ہمارا مزار ہے**" میں نے پوچھا آپ انسان ہیں یا جنّ؟ تو کہا "**بشر**" (یعنی انسان) انہوں نے اپنے آپ کو **عَرَبیُّ اللّسان** بُزُرگ ظاہر کیا لیکن حالت یہ تھی، دوتین بار ایک "**عَرَبی دعا**" پڑھی اور مجھے بھی پڑھنے کی تلقین فرمائی، دعا تو میں بھول گیا ہوں مگر یہ اچّھی طرح یادرہ گیا ہے کہ وہ "**اَغِثْنِی**" کو بار بار "**اَغِثْنِی**" کہتے تھے۔ بَہَر حال اختتام پر میں نے اُن کو دعوت دی کہ آپ ان صاحِب کی وَساطت سے نہیں تنہا کبھی تشریف لائیں پھر بات ہوگی۔ تو اُنہوں نے مجھ سے وعدہ فرمایا، ہم آئیں گے......ہم آئیں گے......میں نے کہا کب تشریف لائیں گے؟ تو پھر وہ، ہم آئیں گے......ہم آئیں گے......کہتے ہوئے تشریف لے گئے۔ رخصت کا انداز بھی نرالا تھا یعنی ان صاحِب نے کچھ جھٹکے کھائے اور پھر "**نارمل**" ہوگئے۔ جب میں کمرے سے باہر آیا تو مجھ سے لوگوں نے رائے دریافت کی تو میں نے عرض کردیا کہ "**یہ جنّ تھا، جو جاہل اور جھوٹا تھا۔**"

بَہَر حال جو مسلمان بُزُرگوں کی "**سُواری**" کے دعوے کرتے ہیں بعض

اوقات بے قُصور بھی ہوتے ہیں کہ ان پر **جنّ** مُسَلَّط ہو جاتے ہیں اور وہ **جنّ** بُزُرگ اور بابا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

وَسْوَسہ: وہ **"بابا"** تو نماز، روزہ اور اَوْرَادو وَظائف کے مشورے دیتے ہیں پھر غَلَط کیسے ہو سکتے ہیں؟

جوابِ وَسْوَسہ: جس طرح بعض انسانوں کو بھیڑ کرنے میں لُطف آتا ہے اسی طرح بعض **جنّات** کو بھی مجمع کرنے میں مزا آتا ہے اور وہ نیکی کے کام بتا کر لوگوں کی بھیڑ جماتے ہیں۔ تفسیر **"فتح العزیز"** میں ہے: **مُنافِق جنّات** اپنے آپ کو کسی بُزُرگ کے نام سے مشہور کر کے اپنی تعظیم و تکریم کرواتے اور اپنے پوشیدہ مکر و فریب سے لوگوں کی خرابی کے درپے رہتے ہیں۔ بعض مَقامات پر **"بُزُرگ کی حاضِری"** کا دعویٰ نہیں ہوتا بلکہ **"حاضِرات"** میں براہِ راست جِنّ ہی کلام کرتا ہے اور لوگ ان سے سُوالات پوچھتے ہیں اور جنّات جوابات دیتے ہیں۔

(مُلخص از رسالہ: "جِنّات کی حکایات"، ص ۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاضرات سے مستقبل کا حال معلوم کرنا؟

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مجددِ دین وملت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں:

"**حاضِرات** کر کے مُوَکَّلانِ جِنّ سے پوچھتے ہیں فُلاں مقدمہ میں کیا ہوگا؟ فُلاں کام کا انجام کیا ہوگا؟ **یہ حرام ہے۔**" (مزید فرماتے ہیں) "تو اب **جنّ** غیب سے

نِرے جاہل ہیں ان سے آئندہ کی بات پوچھنی عقلاً حماقت اور **شرعاً حرام** اور اُن کی غیب دانی کا اِعتِقاد ہو تو **کُفر** ہے۔'' (فتاویٰ افریقہ، ص ۱۷۷)

عامِل اور سائِل دونوں مُتَوجِّہ ہوں

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی ''فتاویٰ افریقہ'' کے سوال نمبر ۱۰۲ کے جواب کے دوران فرماتے ہیں، ''غیب کا علم یقینی بے وَساطتِ رسول عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کسی کو ملنے کا اعتقاد (یعنی عقیدہ رکھنا) **کُفر** ہے۔'' (فتاویٰ افریقہ، ص ۱۷۹)

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرانِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے ،

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ ۝ (پ۲۹، الجن: ۲۶، ۲۷)

ترجمہ کنزالایمان: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مُسلّط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

مفسرِ شہیر حکیم الامت **مفتی احمد یار خان نعیمی** علیہ رحمۃ اللہ الغنی اس آیت کے تحت تفسیر نور العرفان میں لکھتے ہیں : انہیں (یعنی پسندیدہ رسولوں کو) خاص غیوب پر پوری اطلاع دیتا ہے اور اعلیٰ درجہ کا کشف دیتا ہے، اگرچہ بعض اولیاء اللہ کو بھی علوم غیبیہ بخشے جاتے ہیں مگر نبی کے واسطہ سے، پھر بھی نبی کا علم ان کے علم سے اعلیٰ ہوتا ہے۔

جِنّات گُزشتہ حالات کیسے بتا دیتے ہیں؟

شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ اس سوال کا جواب

دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

یقیناً بسا اوقات **جِنّات** گزشتہ حالات کی دُرُست اِطّلاعات دینے میں کامیاب ہوجاتے ہیں مَثَلاً آپ کو دس سال قَبل سخت بخار آ گیا تھا یا آپ 15 سال قَبل فُلاں قبرِستان میں ڈر گئے تھے یا آپ کے بچّے کو سر پر چوٹ آ گئی تھی وغیرہ وغیرہ۔ گزَشتہ حالات بتانے کی وجہ یہ ہے کہ یہ باتیں وہ ''حاضِری کا جِنّ'' آپ کے **ہمزاد** سے پوچھ لیتا ہے۔ تو **ہمزاد** کے ذَرِیعے ملی ہوئی اطلاع کو ''علمِ غیب'' نہیں کہتے۔ ہر شخص کے ساتھ ایک ہمزاد بھی پیدا ہوتا ہے جو کہ کافِر جِنّ ہوتا ہے اور وہ ہر وقت ساتھ رہنے کی وجہ سے اس طرح کی باتیں دیکھتا رہتا ہے۔

حجاج بن یوسف کے پاس ایک ایسے شخص کو پیش کیا گیا جس کی طرف جادو گری کی نسبت کی گئی تھی۔ حجاج نے اس سے پوچھا: ''کیا تم جادوگر ہو؟'' اس نے کہا: ''نہیں۔'' تو حجاج نے کچھ کنکریاں لیں اور ان کو گننے کے بعد مٹھی بند کر لی اور پوچھا: ''میرے ہاتھ میں کتنی کنکریاں ہیں؟'' اس نے کہا: ''اتنی اور اتنی۔'' تو حجاج نے ان کو پھینک دیا پھر ایک دوسری مٹھی بھری اور ان کو شمار نہ کیا پھر پوچھا: ''یہ میرے ہاتھ میں کتنی ہیں؟'' اس نے کہا: ''میں نہیں جانتا۔'' حجاج نے کہا: ''تجھے پہلی تعداد کیسے معلوم ہوئی اور دوسری تعداد کیوں نہیں معلوم ہوئی؟'' تو وہ کہنے لگا: ''ان کی تعداد آپ جانتے تھے تو آپ کے وسواس (وسوسہ ڈالنے والے) کو علم ہو گیا پھر آپ کے وسواس نے میرے وسواس کو بتا دیا اور یہ (دوسری مٹھی کی) تعداد آپ کو نہیں معلوم تھی تو آپ کے وسواس کو بھی اس کا علم نہ ہوا، اس لئے اس نے میرے وسواس کو خبر نہیں دی تو مجھے بھی

اس کا علم نہ ہوسکا۔'' (لقط المرجان فی احکام الجان،ذکر الوسوسۃ،ص۱۳۳)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہمزاد کون ہوتا ہے؟

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فتاویٰ رضویہ** جلد 21 صفحہ 216 تا 217 پر فرماتے ہیں: **ہمزاد** ازقسم شیاطین ہے، وہ شیطان کہ ہر وقت آدمی کے ساتھ رہتا ہے وہ مُطلَقاً کافِر ملعونِ اَبدی ہے سوا اُس کے جو **حضورِ اقدس** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضِر تھا وہ بَرَکتِ صُحبتِ اقدس سے مسلمان ہوگیا۔ **صحیح مسلم** میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، **رسول اللہ** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں؛ لوگو! تم میں کوئی شخص نہیں کہ جس کے ساتھ **ہمزادِ جنّ** اور **ہمزاد فرشتہ** نہ ہو۔ لوگوں نے عرض کی: **اے اللہ تعالٰی کے رسول!** (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کیا آپ کے ساتھ بھی ہے؟ ارشاد فرمایا کہ ہاں میرے ساتھ بھی ہے لیکن **اللہ** تعالٰی نے میری مدد فرمائی کہ وہ **مسلمان** ہوگیا لہٰذا وہ مجھے سوائے بھلائی کے کچھ نہیں کہتا۔ (صَحِیحُ مُسلِم ،الحدیث ۲۸۱۴،ص ۱۵۱۲) **مزید** معلومات کیلئے **فتاویٰ رضویہ** جلد 21 صفحہ 216 تا 219 کا مطالعہ فرمالیجئے۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ہر انسان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے جو اس کے ساتھ مقرر ہے ۔ کافر کا شیطان کافر کے ساتھ اس کے کھانے سے کھاتا ہے اس کے ساتھ اس کے پانی سے پیتا ہے اور اسکے ساتھ اس کے بستر پر سوتا بھی ہے لیکن مؤمن کا شیطان مؤمن سے چھپا رہتا ہے اور اس کی تاک

میں لگا رہتا ہے کہ مؤمن اپنی عقل سے کب غافل ہوتا ہے کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائے۔ شیطان زیادہ کھانے والے اور زیادہ سونے والے آدمیوں کو زیادہ پسند کرتا ہے۔(لقط المرجان فی احکام الجان،ذکر القرین،ص۱۲۶)

ہمزاد جن کی تسخیر کے لئے عمل کرنا کیسا؟

اس بارے میں حکمِ شرعی بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجددِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن جلد 21 صفحہ 216 پر لکھتے ہیں:

اس کی تسخیر جو سفلیات (یعنی جادو) سے ہو وہ تو حرام قطعی بلکہ اکثر صُوَر (یعنی صورتوں) میں کفر ہے کہ بے ان کے خوشامد اور مدائح ومرضیات کے نہیں ہوتی، اور جو علویات سے ہو تو اگرچہ بصولت وسطوت (یعنی دبدبہ) ہے مگر اس کا ثمرہ غالبًا اپنے کاموں میں شیطان سے ایک نوع استعانت (یعنی مدد طلب کرنے) سے خالی نہیں ہوتا۔

مزید لکھتے ہیں: کافر شیطان کی مخالطت ضرور مورث تغیر احوال وحدوث ظلمت (یعنی صحبت شیطان' احوال کی تبدیلی اور گمراہی پیدا ہونے کا سبب ہے)، حضرت سیدنا شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کم از کم وہ ضرر (یعنی نقصان) کہ صحبتِ جن سے ہوتا ہے یہ کہ آدمی متکبر ہو جاتا ہے والعیاذ باللہ، تو راہ سلامت اس سے بعد ومجانبت (یعنی دور رہنے) ہی میں ہے۔ **والعیا ذ باللّٰہ تعالیٰ واللّٰہ تعالیٰ اعلم**

دستِ غیب اور مصلّٰی کے نیچے سے اشرفی نکلنا:

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجددِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن جلد 21 صفحہ 218 پر لکھتے ہیں:

ہاں (دستِ غیب اور مصلّٰی کے نیچے سے اشرفی نکلنا) صحیح ہے مگر اس عملداری میں کمیاب بلکہ نایاب ہے۔ دستِ غیب کے نہایت درجہ کا حاصل اب صرف فتوح ظاہرہ ووسعت رزق ہونا ہے۔ پھر اگر دست غیب اس طرح ہو کہ **جن کو تابع** کر کے اس کے ذریعہ سے لوگوں کے مال معصوم منگوائے جائیں تو **اشد سخت حرام کبیرہ** ہے اور اگر **سفلیات** سے ہو تو **قریب بکفر** اور **علویات** سے ہو تو خود یہ شخص مارا جائے گا یا کم از کم پاگل ہو جائے گا یا سخت امراض و بلایا میں گرفتار ہوا **اعمال علویہ کو ذریعہ حرام بنانا ہمیشہ ایسے ثمرے لاتا ہے**۔ اور اس کے حرام قطعی ہونے میں کیا شبہہ ہے۔

قال اللہ تعالٰی (یعنی اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا)

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (پ ۲، البقرۃ ۱۸۸) ترجمۂ کنز الایمان: اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ

اور اگر کسی دوسرے کی ملک معصوم نہ لائی جاتی ہو بلکہ خزانہ غیب سے اس کو کچھ پہنچایا جائے یا مال مباح غیر معصوم اور وہ جن کہ مسخر کیا جائے مسلمان ہو نہ کہ شیطان، اور اعمال علویہ سے ہو نہ کہ سفلیہ سے اور اسے منگا کر مصارف محمودہ یا مباحہ میں صرف کرے، نہ کہ معاذ اللہ حرام واسراف میں، تو یہ عمل جائز ہے، اور جو اس طریقے سے ملے اس کا صرف کرنا بھی جائز کہ جس طرح کسب حلال کے اور طُرق (طریقے) ہیں اسی طرح ایک طریقہ یہ بھی ہے۔

جن کی دی ہوئی رقم کا حکم:

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِدِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے پوچھا گیا کہ ایک عورت کے اوپر جن آتا ہے اور وہ علانیہ اُس کو دیکھتی

ہے اور وہ اُس کے پاس آکر روپے وغیرہ نوٹ دے کر جاتا ہے تو آیا اُس نوٹ اور روپے کو صرف کرنا چاہئے یا نہیں؟ اور استعمال میں لانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

آپ علیہ رحمۃ الرحمٰن نے جواباً ارشاد فرمایا: وہ جِن جو کچھ اُس عورت کو دیتا ہے اس کا لینا حرام ہے کہ وہ زنا کی رشوت ہے۔ درمختار میں ہے: **مایدفعہ متعاشقان رشوۃ** یعنی آپس میں معاشقہ کرنے والے جو کچھ دیں وہ رشوت میں شمار ہے۔ اگر وہ لینے پر مجبور کرے لے کر فقراء پر تصدّق کر دیا جائے اپنے صَرف میں لانا حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج ۲۳، ص ۵۶۶)

جنات کو قابو کرنا

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جنّ کو قابو کرلیا:

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''گزشتہ شب ایک زبردست جِنّ میری طرف بڑھا تاکہ میری نماز توڑ دے لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے میرے قابو میں کر دیا۔ میں نے اس کا گلا گھونٹ دیا اور ارادہ کیا کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھ دوں حتّٰی کہ کل صبح ہوتے ہی تم سب اسے دیکھ لو۔ پھر مجھے اپنے بھائی حضرت سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کی یہ دعا یاد آئی: ''اے اللہ! مجھے معاف فرمادے اور مجھے ایسی سلطنت دے جو میرے بعد کسی اور کو نہ ملے۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے اس جِنّ کو ناکام ونامراد لوٹا دیا۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد وموضع الصلاۃ، الحدیث ۵۴۱، ص ۲۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضرت سلیمان علیہ السلام نے شیاطین کو گھڑوں میں بند کر دیا:

حضرت موسیٰ بن نصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ جہاد کے لئے سمندر کے راستہ سے چلے یہاں تک کہ وہ سمندر کی تاریکی میں پہنچے اور کشتیوں کو ان کے رخ پر چلتا ہوا چھوڑ دیا۔ اچانک انہوں نے کشتیوں میں کھٹکھٹانے کی آواز سنی جب دیکھا تو سبز رنگ کے مہر لگے ہوئے گھڑے نظر آئے۔ ان میں سے ایک گھڑا اٹھا لیا تو اس کی مہر توڑنے سے ڈر گئے۔ فرمایا: اس کو نیچے سے سوراخ کرو جب گھڑے کا منہ ایک پیالے کے برابر ہو گیا تو ایک چیخنے والے نے چیخ ماری: ''اللہ عزوجل کی قسم! اے اللہ کے نبی! میں واپس نہیں آؤں گا۔'' یہ سن کر حضرت موسیٰ بن نصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ''یہ تو ان شیطانوں میں سے ہے جن کو حضرت سلیمان بن داود عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام نے قید کیا ہے۔'' پھر حکم دیا کہ گھڑے کے اس سوراخ کو بند کر دیا جائے۔ پھر اچانک کشتی پر ایک آدمی دکھائی دیا جو گھور رہا تھا اور ان کو دیکھ کر کہہ رہا تھا اللہ کی قسم تم لوگ وہی ہو اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ ہوتا تو میں تم سب کو غرق کر دیتا۔

(لقط المرجان، فی خوف الجن من الانس، ص ۱۸۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

کیا جنات انسان کو تکلیف دے سکتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جنات انسان کو دو طرح سے تکلیف دیتے ہیں:

(1) اس کے جسم سے باہر رہتے ہوئے،

(2) اس کے جسم میں داخل ہو کر

﴿1﴾ جسم سے باہر رہ کر تکلیف دینا

پیدائش کے وقت بچے کی رونے کی وجہ:

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اِبنِ آدم کا جو بچہ پیدا ہوتا ہے اس کی پیدائش کے وقت شیطان اس کو مس کرتا (یعنی چھوتا) ہے اور شیطان کے مس کرنے سے وہ بچہ چیخ مار کر روتا ہے ماسوا حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کے بیٹے کے۔''

(صَحِیْحُ الْبُخَارِیُ، کتاب احادیث الانبیاء، الحدیث ۳۴۳۱، ج۲، ص۴۵۳)

طاعون کیا ہے؟

حضرت سیدنا ابو موسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری امت طعن اور طاعون سے ہلاک ہوگی۔'' عرض کی گئی: ''یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم! طعن کے بارے میں تو ہم نے جان لیا مگر یہ طاعون کیا ہے؟'' فرمایا: یہ تمہارے دشمن جنّات کے نیزوں کی چبھن ہے، ان کا مارا ہوا شہید ہے۔''

(اَلْمُسْنَدُ لِلْاِمَامِ اَحْمَدَ بنِ حَنْبَل، مسند ابی موسی الاشعری، الحدیث ۱۹۵۴۵، ج۷، ص ۱۳۱)

فیض القدیر میں ہے: ''یہ اس لئے ہے کہ (محصن کے لئے) زنا کی حدرجم (یعنی پتھر مار مار کر قتل کر ڈالنا) ہے لہٰذا جب حد قائم نہ ہو تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر جنات کو

مسلط کر دیتا ہے جو اِن کو قتل کر دیتے ہیں۔''

(فَیضُ الْقَدِیرِ، حرف الهمزه، الحديث ٢٤٠٢، ج ١، ص ٣٤٣)

(2) جنات کا جسم میں داخل ہو کر نقصان پہنچانا

جن کا انسان کے بدن میں داخل ہونا بھی قراٰن واحادیث سے ثابت ہے، سورۃ البقرۃ میں ہے:

لَا یَقُوۡمُوۡنَ اِلَّا کَمَا یَقُوۡمُ الَّذِیۡ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیۡطٰنُ مِنَ الۡمَسِّ ؕ (پ۳، البقره ٢٧٥)

ترجمۂ کنزالایمان: قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو۔

علامہ محمد بن احمد انصاری قرطبی علیہ رحمۃ اللہ القوی (اَلْمُتَوَفّٰی ۶۷۱ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: ''یہ آیت اس شخص کے انکار کے فساد پر دلیل ہے جو یہ کہتا ہے کہ انسان کو پڑنے والا دورہ جن کی طرف سے نہیں اور گمان کرتا ہے کہ یہ طبیعتوں کا فعل ہے اور شیطان انسان کے نہ تو اندر چلتا ہے اور نہ اسے چھوتا ہے۔''

(اَلْجَامِعُ لِاَحْکَامِ الْقُرْاٰنِ، سُوْرَۃُ البقرۃ، تحت الآیۃ ٢٧٥، ج ٢، ص ٢٦٩)

پیٹ سے جن نکلا

حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کے پاس اپنے بیٹے کو لائی اور عرض گزار ہوئی: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ

واٰلہٖ وسلَّم! میرے بیٹے کو جنون عارض ہوتا ہے اور یہ ہم کو تنگ کرتا ہے۔'' آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی۔ اس نے قے کی اور اس کے پیٹ سے سیاہ کتے کے پلے کی طرح کوئی چیز نکلی۔(مُسْنَدُالدَّارِمیُ ،الحدیث ١٩،ج ١،ص ٢٤)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اے دشمنِ خدا نکل جا

حضرتِ سیِّدنا یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی اکرم، نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس اپنے بیٹے کو لے کر آئی اور کہا: ''اس کو کچھ جنون ہے۔'' آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اے دشمن خدا نکل جا، میں اللہ کا رسول ہوں۔'' پھر وہ بچہ ٹھیک ہوگیا۔

(مُسنَد اَحمَد،مسند الشامیین ،الحدیث ١٧٥٧٤،ج٦،ص١٧٨)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

زندگی بھر دوبارہ نہ آیا

حضرتِ سیِّدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے طائف کا عامل بنایا تو کوئی چیز آکر مجھے نماز میں ستاتی تھی حتی کہ مجھے پتہ نہیں چلتا تھا کہ میں نماز میں کیا پڑھ رہا ہوں۔ میں مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوا۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آنے کا مقصد دریافت

فرمایا تو میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم! نماز میں مجھے کوئی چیز آ کر ستاتی ہے حتی کہ مجھے پتا نہیں چلتا کہ میں نماز میں کیا پڑھ رہا ہوں۔'' آپ نے فرمایا: ''یہ شیطان ہے، قریب آؤ۔'' میں آپ کے قریب گیا اور اپنے قدموں کے بل بیٹھ گیا۔ آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور میرے منہ میں اپنا لعابِ اقدس ڈالا اور فرمایا: ''اے اللہ کے دشمن نکل جا۔'' آپ نے تین بار یہ عمل کیا اور فرمایا: ''اب تم اپنے کام پر جاؤ۔'' حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''مجھے اپنی زندگی کی قسم اس کے بعد وہ مجھ میں نہیں آیا۔'' (سُنَنُ ابنُ مَاجَه، کتاب الطب، الحدیث ٣٥٤٨، ج٤، ص١٣٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تندرست ہوگیا

حضرتِ سیّدنا وازع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم میرے ساتھ میرا مجنون بیٹا یا بھانجا ہے، میں اس کو آپ کے پاس لاؤں گا تاکہ آپ اس کے لیے اللہ عزوجل سے دعا کریں۔'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اجازت عطا کردی۔ میں اس کے پاس گیا وہ اس وقت اونٹوں کے پاس تھا، میں نے اس کے سفر کے کپڑے اتارے اور اس کو اچھے کپڑے پہنائے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو رسول اکرم نورِ مجسم شاہِ بنی آدم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں لے آیا۔آپ نے فرمایا اس کو میرے قریب کرو اور اس کی پشت میری طرف کردو۔ پھر آپ نے اوپر اور نیچے اس کے کپڑوں کو پکڑ کر اٹھایا حتی کہ میں نے اس کی بغل کی سفیدی دیکھی اور آپ اس کی پشت پر مارتے رہے اور فرمایا: ''اللہ کے دشمن نکل!'' تب وہ لڑکا تندرست آدمی کی طرح دیکھنے لگا، جبکہ پہلے اس طرح نہیں دیکھتا تھا۔ پھر پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اس کو اپنے سامنے بٹھا کر دعا کی اور اس کے چہرے پر دستِ شفقت پھیرا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی اس دعا کے بعد کوئی شخص خود کو اس پر فضیلت نہیں دیتا تھا۔

(مَجمَعُ الزَّوَائِدُ ،الحدیث ۱۴۱۴۹،ج۸ ،ص۵۵۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کبھی کوئی چیز نہیں بُھولا

حضرتِ سیِّدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے قرآن مجید بھولنے کی شکایت کی تو آپ نے میرے سینہ پر دستِ پُرانوار سے ضرب لگائی اور فرمایا: ''اے شیطان! عثمان کے سینہ سے نکل جا۔'' اس کے بعد میں کبھی اس چیز کو نہیں بھولا جس کو میں یاد رکھنا چاہتا تھا۔

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر ،الحدیث ۸۳۴۷ ج۹ ،ص۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنات انسان کو اغوا بھی کرتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

کثیر روایات سے ثابت ہے کہ جنات انسان کو اغوا بھی کرتے ہیں۔ چند حکایات ملاحظہ ہوں:

ایک یہودیہ کا بچہ اغوا ہو گیا

ایک مرتبہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان کے جھرمٹ میں تشریف فرما تھے کہ ایک یہودی عورت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں روتی ہوئی حاضر ہوئی اور یہ اشعار پڑھنے لگی:

بِـاَبِیْ اَفْـدِیْکَ یَـانُوْرَ الْفَلَکِ   لَیْـتَ شَـعْـرِیْ اَیُّ شَیْـئٍ قَتَـلَکَ

غِبْـتَ عَـنِّـی غَیْبَۃً مُّـوْحِشَۃً   اَتُـرٰی ذِئْـبٌ یَھُـوْدِیٌّ اَکَـلَکَ

اِنْ تَـکُـنْ مَیْتًـا فَـمَـا اَسْـرَعَ مَا   کَـانَ فِـیْ اَمْـرِ الـلَّیَـالِیْ اَجَلَکَ

اَوْ تَـکُـنْ حَیًّـا فَلَا بُـدَّ لِـمَـنْ   عَـاشَ اَنْ یَّـرْجِعَ مِنْ حَیْثُ سَلَکَ

ترجمہ :(۱) اے میرے چاند (یعنی میرے بیٹے) میرا باپ تم پر فدا، کاش! مجھے تیرے قاتل کا علم ہوتا۔

(۲) تیرا مجھ سے یوں اوجھل ہونا وحشت ناک ہے، کیا تجھے یہودی بھیڑیا کھا گیا ہے۔

(۳) اگر تو فوت ہو چکا ہے تو راتوں رات تیرا یہ مرجانا کسی قدر جلد ہوا ہے، اگر تو فوت ہو چکا ہے تو تیری خاطر میری راتیں کس بھیانک طریقہ سے کٹیں گی۔

(۴)اگر تو زندہ ہے تو تجھ پر لازم ہے کہ جہاں سے چلا تھا جیتے جی وہیں پلٹ آ۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ ''اے عورت ! تجھے کیا صدمہ پہنچا ہے؟'' عرض کرنے لگی: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم! میرا بچہ میرے سامنے کھیل رہا تھا کہ اچانک غائب ہوگیا، اس کے بغیر میرا گھر ویران ہوگیا ہے۔''

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزّہٌ عنِ العُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر اللہ عزوجل میرے ذریعے تمہارے بچے کو لوٹا دے تو کیا تم مجھ پر ایمان لے آؤ گی۔'' عورت بولی: ''جی ہاں! مجھے انبیاء کرام حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم، حضرتِ سَیِّدُنا اسحٰق اور حضرتِ سَیِّدُنا یعقوب عَلیھِم الصَّلٰوۃ والسَّلام کے حق ہونے کی قسم! میں ضرور ایمان لے آؤں گی۔''

رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین، شَفیعُ المذنبین، اَنیسُ الغریبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اٹھے اور دو رکعتیں ادا فرمائیں پھر دیر تک دعاء مانگتے رہے۔ جب دعا مکمل ہوئی تو بچہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے سامنے موجود تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے بچے سے پوچھا کہ ''تم کہاں تھے؟'' بولا کہ ''میں اپنی ماں کے سامنے کھیل رہا تھا کہ اچانک ایک کافر جن میرے سامنے آیا اور مجھے اٹھا کر سمندر کی طرف لے گیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے دعاء مانگی تو اللہ عزوجل نے ایک مومن جن کو اس پر مسلط کر دیا جو جسامت میں اس سے بڑا اور طاقتور تھا۔ اس نے مجھے کافر جن سے چھین کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچا دیا اور اب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے سامنے حاضر ہوں، اللہ

عزوجل آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم پر رحمت نازل فرمائے۔'' وہ عورت یہ واقعہ سنتے ہی کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہوگئی۔

(بحرالدموع،الفصل السادس والعشرون صفات التائبین والعباد الصالحین،ص۱۶۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

حدیثِ خُرافہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو ایک (عجیب) واقعہ سنایا تو ان میں سے ایک نے عرض کی: ''گویا یہ بات حدیثِ خُرافہ ہے۔'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے دریافت فرمایا: ''کیا تم جانتی ہو کہ خُرافہ کون تھا؟'' پھر خود ہی فرمانے لگے: ''خُرافہ قبیلہ عُذْرہ کا ایک شخص تھا جسے زمانہ جاہلیت میں جنّات نے قید کرلیا۔ وہ طویل عرصہ ان میں رہا۔ پھر انہوں نے اسے آزاد کر کے انسانوں کی طرف روانہ کردیا۔ اس نے وہ تمام عجائبات لوگوں کو سنائے جو اس نے جنوں میں دیکھے تھے۔ پھر لوگ ہر عجیب بات کے بارے میں یہ (محاورۃً) کہنے لگے: ''یہ تو حدیثِ خُرافہ ہے۔''

(الشمائل المحمدیه والخصائص المصطفویه للترمذی،ص۱۵۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

کئی سال تک غائب رہے

ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشاء کی نماز کے لئے گھر سے نکلے تو اُن کو

جِنّات نے **اِغواء** کرلیا اور کئی سال تک غائب رکھا۔ پھر وہ **مدینۂ منوَّرہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْماً تشریف لائے تو امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے اِس سلسلے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا کہ مجھے جِنّات پکڑ کر لے گئے تھے اور میں ایک زمانہ تک ان کے پاس رہا۔ اس کے بعد **مسلمان جِنّات** نے (اُن جِنّات سے) جہاد کیا اور ان میں سے بَہُت سے افراد کے ساتھ مجھے بھی قید کرلیا۔ انہوں نے مجھ سے میرا دین دریافت کیا۔ میں نے کہا: ''اسلام۔'' **مسلمان جِنّات** آپس میں کہنے لگے کہ یہ ہمارے دین پر ہے اِس کو قید کرنا مناسِب نہیں۔ پھر اُنہوں نے مجھے اختیار دیا کہ چاہے میں ان کے پاس قِیام کروں یا اپنے اَہل وعِیال کے پاس چلا جاؤں۔ میں نے گھر آنے کو اختیار کرلیا تو وہ **جِنّات** مجھے **مدینۂ منوَّرہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْماً لے آئے۔

(آکام المرجان فی احکام الجان، الباب الخامس والثلاثون، ص۷۶ ملخّصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اغوا ہونے والی لڑکی

حضرتِ سیِّدُنا نضر بن عمرو حارثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جاہلیت کے زمانہ میں ہمارا ایک کنواں تھا۔ میں نے اپنی بیٹی کو ایک پیالہ دیکر پانی لینے کے لئے بھیجا۔ بہت دیر گزر گئی مگر وہ لوٹ کر نہ آئی۔ ہم نے اس کو بہت تلاشا مگر ناکام رہے یہاں تک کہ ہمیں اس کے ملنے کی امید نہ رہی۔ اللہ عزوجل کی قسم! میں ایک رات اپنے

سائبان کے نیچے بیٹھا تھا کہ مجھے دور سے ایک سایہ نظر آیا۔ جب وہ سایہ تھوڑا قریب ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ میری ہی بیٹی تھی۔ میں نے حیرت اور خوشی کے ملے جلے لہجے میں پوچھا: ''تم میری ہی بیٹی ہو؟'' اس نے کہا: ''جی ہاں! میں آپ کی بیٹی ہوں۔'' میں نے پوچھا: ''بیٹی! تم کہاں تھی؟'' اس نے کہا: ''آپ کو یاد ہے کہ آپ نے مجھے ایک رات کنویں پر بھیجا تھا، وہاں سے مجھے ایک جن نے پکڑ لیا اور مجھے اڑا لے گیا۔ میں اس کے پاس اس وقت تک رہی کہ اس کے اور جنوں کی ایک جماعت کے درمیان جنگ واقع ہوئی تو اس جن نے میرے ساتھ عہد کیا کہ اگر وہ ان پر غلبہ پانے میں کامیاب ہو گیا تو وہ مجھے آپ کے پاس واپس لوٹا دے گا۔ چنانچہ وہ کامیاب ہوا اور مجھے آپ کے پاس لوٹا دیا۔ میں نے اپنی بیٹی کو ذرا غور سے دیکھا تو اس کا رنگ سانولا ہو چکا تھا اور اس کے بال کم ہو گئے اور انتہائی کمزور دکھائی دے رہی تھی۔ کچھ عرصہ بعد اس کی صحت بحال ہو گئی۔ اس کے چچا زاد بھائی نے اس سے نکاح کا پیغام بھیجا تو ہم نے اس کا نکاح کر دیا۔ اس جن نے اپنے اور اس لڑکی کے درمیان ایک علامت مقرر کر رکھی تھی کہ جب اسے ضرورت پڑے تو اس جن کو بلا لے جب اس کا شوہر اس لڑکی کو دیکھتا تو وہ شک کرتا کہ وہ کسی کو اشارہ کر رہی ہے اور اسے برا بھلا کہتا۔ ایک مرتبہ اس نے اپنی بیوی سے کہا: ''تو شیطان جن ہے انسان نہیں ہے۔'' اس لڑکی نے اس مقررہ علامت کے ذریعہ اشارہ کیا تو اسکے شوہر کو ایک پکارنے والے نے آواز دی: ''اس نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟ اگر تو اس کی طرف بڑھا تو میں تیری آنکھیں پھوڑ دونگا میں نے زمانہ جاہلیت میں اپنے مقام و مرتبہ کی وجہ سے اس کی

حفاظت کی ہے اور مسلمان ہونے کے بعد بھی اپنے دین کے اعتبار سے اس کی حفاظت کرتا رہوں گا۔'' تو اس جوان نے کہا تو ہمارے سامنے کیوں نہیں آتا ہم بھی تو تمہیں دیکھیں؟ اس نے کہا یہ ہمارے لئے مناسب نہیں کیونکہ ہمارے باپ دادا نے ہمارے لئے تین چیزوں کا سوال کیا تھا۔

ا۔ہم خود تو دیکھ سکیں لیکن کوئی ہمیں نہ دیکھے۔

۲۔ہم سطح زمین کے نیچے رہیں۔

۳۔ہمارا ہر ایک بڑھاپے سے اپنے گھٹنوں تک پہنچ کر دوبارہ جوان ہوجائے۔

(کتاب الھواتف لابن ابی الدنیا ،رقم ۱۱۰،ج ۲،ص۴۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عاشق جن نے اغوا کرلیا

حضرتِ سیِّدنا ابوسعد عبداللہ بن احمد بغدادی ازجی رحمۃ اللہ علیہ القوی فرماتے ہیں کہ میری 16 سالہ بیٹی جس کا نام فاطمہ تھا۔ایک مرتبہ وہ کسی کام سے چھت پر چڑھی تو اس کو کوئی اٹھا کرلے گیا۔میں حضور سیِّدنا غوث الاعظم شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا بیان کرکے مدد چاہی۔آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا:''آج کی رات تم کرخ کے جنگل کی طرف جاؤ۔پانچویں ٹیلے کے پاس جا کر زمین پر اپنے گرد ایک دائرہ کھینچ کر بیٹھ جاؤ اور خط کھینچنے کے وقت یہ کہنا بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نِیَّۃِ عَبْدِالْقَادِر (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) پھر جب تھوڑی رات آجائے گی تو

تمہارے پاس جنوں کا گروہ آئے گا۔ جن کی صورتیں مختلف ہوں گی، تم ان سے مت ڈرنا۔ اور جب صبح ہو جائے گی تو اس وقت ان کا بادشاہ تمہارے پاس ایک لشکر کے ساتھ آئے گا تم سے تمہارا مطلب پوچھے گا تم انہیں کہہ دینا کہ مجھے عبدالقادر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے تمہاری طرف بھیجا ہے اور اس سے اپنی لڑکی کا حال بیان کرنا۔

چنانچہ میں مذکورہ مقام پر گیا اور جو کچھ مجھے آپ نے حکم دیا تھا اس کے موافق عمل کیا۔ مجھ پر ڈراؤنی شکل والی صورتیں گزریں لیکن کسی کو مجال نہ تھی کہ اس دائرہ کے قریب آئے جو میں نے اپنے گرد کھینچ رکھا تھا۔ رات بھر جنات کے آنے جانے کا سلسلہ جاری رہا حتی کہ ان کا بادشاہ گھوڑے پر سوار ہو کر آیا اس کے ساتھ بھی جنات کا ایک گروہ تھا۔ وہ آکر دائرہ کے پاس کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: ''اے انسان تمہاری کیا حاجت ہے؟'' میں نے کہا: ''مجھے شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تمہاری طرف بھیجا ہے۔'' تب وہ گھوڑے سے اتر پڑا اور دائرہ سے باہر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھی بھی بیٹھ گئے اور کہا: ''تمہارا کیا مسئلہ ہے؟'' تب میں نے اپنی لڑکی کا حال بیان کیا۔ اس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا: ''یہ کام کس نے کیا ہے؟'' انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا اور تھوڑی دیر کے بعد ایک جن کو پکڑ کر لائے۔ جس کے ساتھ وہ لڑکی تھی اور بتایا گیا کہ یہ چین کا جن ہے۔ اس سے پوچھا گیا کہ تمہیں کس چیز نے اس پر ابھارا کہ قطب کی رکاب کے نیچے چوری کرو۔ اس نے حقیقتِ حال بتاتے ہوئے کہا: ''میں نے اس کو دیکھا اور اس کی محبت میرے دل میں آئی۔'' بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کی گردن اڑا دی جائے۔ میری بیٹی میرے حوالے کر دی گئی۔ میں نے اس سے کہا کہ میں نے آج کی

رات کا سا معاملہ کبھی نہیں دیکھا، پھر پوچھا: ''تم غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی اس قدر فرمانبرداری کرتے ہو۔'' اس نے کہا: ''ہاں بے شک وہ اپنے گھر بیٹھے ہمارے جنوں کو دیکھتے ہیں حالانکہ وہ جنات بہت دور کے رہنے والے ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالٰی جب کسی قطب کو مقرر کرتا ہے تو اس کو جن و اِنس پر غلبہ دیتا ہے۔''

(بھجة الاسرار، ذکر فصول من کلامه مرصعا...الخ، ص ۱۴۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قتل کا بدلہ لینے کے لئے اغوا کرلیا

حضرتِ سیِّدنا **شاہ ولی اللہ مُحدِّث دِہلوی** رحمۃ اللہ علیہ القوی ایک بار مشغولِ تلاوتِ قرآن تھے کہ ایک **سانپ** نظر آیا آپ نے اُسے مار ڈالا۔ دراصل وہ **سانپ** نہیں بلکہ **جِنّ** تھا چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد **جِنّ** آئے اور شاہ صاحِب کو اُٹھا کر لے گئے اور اُن کو **جنّات** کے بادشاہ کے سامنے پیش کر دیا۔ مُدَّعی نے بادشاہ کے رُوبرُو فریاد کی کہ شاہ صاحِب رحمۃ اللہ علیہ نے میرے بیٹے کو قتل کر دیا ہے۔ ہم خون کا بدلہ خون چاہتے ہیں۔ بادشاہ نے جب تصدیق کر لی کہ واقعی شاہ صاحِب رحمۃ اللہ علیہ نے **سانپ** کی شکل میں گزرنے والے **جِنّ** کو مار دیا ہے تو وہ شاہ صاحِب رحمۃ اللہ علیہ کے قتل کا حُکم صادر کرنے والا ہی تھا کہ وہاں موجود ایک بُوڑھے **جِنّ** نے کہا، میں نے **تاجدارِ مدینہ**، قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم سے سُنا ہے، ''جس کا قتل کرنا جائز نہ ہو مگر وہ ایسی قوم کی وَضْع میں ہو جس کا قتل کیا جانا جائز ہے تو اُسے اگر کوئی قتل

کردے تو اُس کا خون مُعاف ہے''۔چُونکہ مُدَّعی جِنّ صاحِب کا فرزند **سانپ** کی شکل میں تھا اور **سانپ** کو ماردینا جائز ہے اس لئے شاہ صاحِب رحمۃ اللہ علیہ نے اُس کو **سانپ** سمجھ کر ماردیا ہے لہٰذا بمُوجَبِ حدیث شاہ صاحِب رحمۃ اللہ علیہ پر قِصاص نہیں۔'' یہ حدیثِ پاک سن کر **جِنّات** کے بادشاہ نے شاہ صاحِب کو باعِزّت بَری کردیا اوران دونوں **جِنّات** نے شاہ صاحِب کوان کی جگہ پر پہنچادیا۔

(جنات کی حکایات، ص۲۹ بحوالہ اَلتَّحرِیر الاَفخَم)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنات انسانوں کو قتل بھی کرتے ھیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جس طرح انسان کے ہاتھوں انسان قتل ہوجاتا ہے اسی طرح **بعض اوقات** جنات بھی انسانوں کو قتل کرڈالتے ہیں، چند روایات ملاحظہ ہوں:

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو جنوں نے قتل کیا

حضرتِ سیّدنا ابن سیرین رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے: حضرت سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ نے استنجاء کے دوران جب پہلو پر سہارا لیا تو انتقال کرگئے۔ دراصل انہیں جنّوں نے قتل کیا اور یوں کہا: ''ہم نے آلِ خزرج کے سردار سعد بن عبادہ کو قتل کیا، ہم نے اسے دل کی طرف تیر مارا، ہمارا نشانہ خطا نہ ہوا۔''

(المعجم الکبیر، الحدیث ۵۳۵۹، ج۶، ص۱۶)

بدکار انسانوں کو قتل کرنے والے جنات

امیرِ اَہلسنّت دَامت بَرَکاتُہم العالِیہ **فَیضانِ سنّت** کے باب ''آدابِ طعام'' میں صفحہ نمبر **161** پر تحریر فرماتے ہیں کہ بعض اوقات مسلمان جِنّات بدکار انسانوں کو سزائیں بھی دیتے ہیں چُنانچِہ ابنِ عقیل ''کتابُ الفُنون'' میں فرماتے ہیں، ہمارا ایک مکان تھا جو بھی اس میں رہتا اور رات قِیام کرتا تو صُبْح کو اُس کی **لاش** ہی ملتی! ایک مرتبہ ایک مغرِبی مسلمان آیا اور اُس نے اِس مکان کو پسند کر کے خرید لیا۔ وہاں رات بسر کی اور صُبْح کو بِالکل صحیح وسلامت رہا۔ اِس بات سے پڑوسیوں کو تعجُّب ہوا۔ وہ شَخْص اس گھر میں کافی عرصہ تک مقیم رہا پھر کہیں چلا گیا۔ جب اس سے (اس گھر میں سلامت رہنے کا سبب) پوچھا گیا تو اُس نے جواب دیا، جب میں اس گھر میں رات گزارتا تو عِشاء کی نَماز کے بعد قراٰنِ کریم کی تِلاوت کیا کرتا۔ ایک بار ایک **پُراَسرار نوجوان** نے کُنوئیں سے باہَر نکل کر مجھے سلام کیا۔ میں ڈر گیا۔ وہ کہنے لگا، ڈریئے مت مجھے بھی کچھ قراٰنِ کریم سکھایئے۔ چُنانچِہ میں اُسے قراٰنِ کریم سکھانے لگا۔ میں نے اُس سے پوچھا، اِس گھر کا کیا قِصّہ ہے؟ اُس نے بتایا، ہم **مسلمان جِنّات** ہیں ہم قراٰنِ پاک کی تِلاوت بھی کرتے ہیں اور نَماز بھی پڑھتے ہیں۔ **اِس گھر میں اکثر و بیشتر شرابی اور بدکار لوگ رہنے کیلئے آئے اِس لئے ہم نے گلا گھونٹ کر اُن کو مار ڈالا۔** میں نے اس سے کہا، رات میں آپ سے ڈر لگتا ہے، برائے کرم! دن میں تشریف لایا کریں، اُس نے کہا، ٹھیک ہے۔

چُنانچہ وہ دن میں کُنویں سے باہَر آتا اور میں اُسے پڑھاتا۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ وہ **جِنّ** مجھ سے قراٰن سیکھ رہا تھا کہ ایک عَمَلِیّات کرنے والا مَحَلّے میں آیا اور صدائیں لگانے لگا۔ ''میں سانپ کے ڈسنے، نظرِ بد اور آسَیب کا دم کرتا ہوں'' اُس **جِنّ** نے کہا، یہ کون ہے؟ میں نے کہا، یہ جھاڑ پھونک کرنے والا ہے۔ **جِنّ** بولا، اسے میرے پاس بُلاؤ، لہٰذا میں گیا اور اُسے بُلا لایا۔ **یکایک وہ جِنّ چھت پر ایک بَہُت بڑا اَژدھا بن گیا!** اُس عامِل نے دَم کیا تو وہ اَژدھا تڑپنے لگا یہاں تک کہ گھر کے درمِیانی حصّے میں گر پڑا۔ اُس **عامِل** نے (سانپ سمجھ کر) اسے پکڑ کر اپنی زَنْبیل (ٹوکری) میں بند کر دیا میں نے اُسے مَنْع کیا تو کہنے لگا، یہ میرا شکار ہے میں اس کو لے جاؤں گا۔ میں نے اسے ایک اشرفی دی تو وہ چھوڑ کر چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد اُس اَژدھے نے حَرَکت کی اور پہلی والی شَکْل میں ظاہِر ہوا لیکن وہ کمزور ہو کر پیلا پڑ گیا تھا! میں نے اس سے پوچھا، تمہیں کیا ہو گیا؟ **جِنّ** نے جواب دیا **عامِل** نے اَسمائے مبارَکہ پڑھ کر دَم کیا جس سے میری یہ حالت ہوئی، مجھے زندہ بچنے کی اُمّید نہ تھی۔ جب تم کُنویں میں چیخ کی آواز سنو تو یہاں سے چلے جانا۔ مغرِبی مسلمان کا کہنا ہے، میں نے رات میں **چیخ** کی آواز سنی تو میں گھر چھوڑ کر دُور چلا گیا۔

(لقط المَرجان فی احکام الجان، تحمل الجن العلم عن الانس...الخ، ص ۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس سنسنی خیز حکایت سے یہ سیکھنے کو ملا کہ بسا

اوقات مذاق مہنگا پڑ جاتا ہے۔ غالِباً اُس جِنّ نے اَژدھا بن کر اُس عامِل کو چھیڑنے کی کوشش کی تھی کہ دیکھو یہ کیا کرتا ہے مگر وہ عامِل اپنے فن میں کامل نکلا اور اُس نے اَسمائے مبارَکہ پڑھ کر ایسا دَم کیا کہ اس بے چارے **جنّ** کو جان کے لالے پڑ گئے لہٰذا کسی کو کمزور سمجھ کر چھیڑنا نہیں چاہئے نیز پتا چلا کہ **گناہوں کی نُحُوست کے سبب دُنیا میں بھی بلائیں اور آفتیں آسکتی ہیں** جیسا کہ اُس آسیب زدہ مکان میں آنے والے شرابیوں اور بدکاروں کو جِنّات گلا گھونٹ کر مار دیتے تھے اِس سے گھروں میں فلمیں ڈرامے دیکھنے والوں اور طرح طرح کے گناہوں میں مشغول رہنے والوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے کہ کہیں دُنیا میں بھی گناہوں کی پاداش میں کوئی جِنّ مُسلَّط نہ ہو جائے! نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ **عبادت و تِلاوت سے بَلائیں ٹلتی ہیں**۔ جیسا کہ اُس **پُراَسرار مکان** کے جِنّ نے نَمازی و تِلاوت کرنے والے مسلمان کی شاگردی اختیار کرلی۔ لہٰذا اپنے گھر کو نَمازوں، تِلاوتوں اور نعتوں سے آباد رکھئے اور فلموں، ڈِراموں، گانے باجوں کی نُحُوستوں سے دور رہئے، **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بَرَکتیں ہی بَرَکتیں ہوں گی۔ گناہوں کی عادتوں سے نَجات اور عبادت کی تربیَّت کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافِلوں میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ آخِرت کے عظیم ثوابات کے ساتھ ساتھ **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دُنیوی آفات و بَلِیّات سے نَجات کا بھی سامان ہوگا۔

خودکشی یا قتل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کی **مجلسِ** مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ کے ایک اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ ہمیں ایک مکتوب موصول ہوا جس میں ایک ماں کی طرف سے کچھ یوں تحریر تھا:

''**میرا** ایک بیٹا تھا جو پنج وقتہ نَماز کا پابند تھا اوراس کے چِہرے پر سنّت کے مطابِق داڑھی بھی تھی۔ اسے **عملیات** وغیرہ کا بہت شوق تھا۔ وہ مختلف وظائف پڑھتا رہتا۔ بارہا ایسا ہوا کہ وہ رات کے وقت قبرِستان چلا جاتا اور ساری رات کوئی عمل کرتا رہتا۔ ایک روز صُبح جب ہم سوکر اٹھے تو یہ دیکھ کر میری آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا کہ میرا بیٹا اپنے بستر پر ہی موت سے ہم کنار ہو چکا تھا۔ اُس کے گلے میں چادر کا **پھندا** تھا جس سے لگتا تھا کہ اُس نے **خود کُشی** کرلی ہے۔ حالانکہ بظاہر اُسے کوئی پریشانی نہ تھی۔

اُس کی تدفین کے بعد سے کچھ **حیرت انگیز واقِعات** دیکھنے میں آرہے ہیں کہ میرا وہ مرحوم بیٹا کبھی بستر پر لیٹے ہوئے، تو کبھی اسکوٹر پر بیٹھے ہوئے تو کبھی گھر میں کھڑے ہوئے نظر آتا ہے۔ لیکن جب ہم اسے آواز دیتے ہیں تو وہ غائب ہو جاتا ہے۔ ہم سب انتہائی پریشان ہیں کہ آخر یہ کیا مُعاملہ ہے؟ کیا میرا بیٹا زِندہ ہے؟ اور اگر مرچکا ہے تو **دوبارہ نظر آنے کی کیا حقیقت ہے؟**

امیرِ اَہلسنّت دَامت بَرَکاتُہُم العالِیَہ نے کچھ اس طرح جواب ارشاد فرمایا کہ آپ کے مکتوب سے لگتا ہے، (کہ آپ کے بیٹے نے) کسی **جِنّ** کو قابو کرنے کیلئے عملیّات و وظائف کئے ہوں گئے اور تابِع کرنے میں ناکام رہے ہوں گے یا قابو کر لینے کے بعد کوئی خطا ہوگئی ہوگی اور وہ **جِنّ** آزاد ہوگیا پھر مشتعِل ہوکر اُس **جِنّ** نے آپ کے بیٹے کو قتل کر دیا۔ اب وہ **جِنّ** بیٹے کے رُوپ میں آکر آپ کو پریشان کر رہا ہے۔ **واللّٰہ تعالٰی اعلمُ وَ رسولُہٗ اعلم** عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

انسانوں کے ھاتھوں قتل ھونے والے جنات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جس طرح جنات انسان کو قتل کرتے ہیں اسی طرح بعض اوقات جنات کو خود انسان کے ہاتھوں جامِ موت پینا پڑتا ہے، چند حکایات ملاحظہ ہوں:

طالبِ علم کے ہاتھوں قتل ہونے والا جن

ایک طالب علم سفر کر رہا تھا کہ راستے میں ایک شخص اس کے ساتھ ہوگیا۔ جب وہ اپنی منزل کے قریب پہنچا تو اس شخص نے طالب علم سے کہا: میرا تجھ پر ایک حق اور ذمہ ہے، میں ایک **جن** ہوں مجھے تم سے ایک کام ہے۔'' طالب علم نے پوچھا: ''کیا کام ہے؟'' جن نے کہا: ''جب تو فلاں گھر میں جائے گا تو وہاں تمہیں ایک سفید مرغ ملے گا اس کے مالک سے پوچھ کر اس کو خرید لینا اور اسے ذبح کر دینا۔'' طالب علم

نے کہا: ''اے بھائی ! مجھے بھی تم سے ایک کام ہے۔''جن نے پوچھا: ''وہ کیا ؟'' طالب علم نے کہا: ''جب شیطان سرکش ہو جائے اور جھاڑ پھونک وغیرہ کچھ فائدہ نہ دے اور آدمی کو پریشان کردے تو اس کا کیا علاج ہے؟''جن نے علاج بتایا: ''چھوٹی دُم والے بارہ سنگے کی کھال اتاری جائے اور جن کے اثر والے آدمی کے ہاتھوں کے دونوں انگوٹھوں پر مضبوطی سے باندھ دی جائے پھر سداب بری (ایک قسم کا کالا دانہ جس کو عورتیں نظر بد اتارنے کے لئے جلاتی ہیں۔) کا تیل لے کر اس کی ناک کے داہنے نتھنے میں چار مرتبہ اور بائیں نتھنے میں تین مرتبہ ڈال دیا جائے تو اس کا جن مر جائے گا، پھر کوئی دوسرا جن بھی اس کے پاس نہیں آئے گا۔''

وہ طالب علم کہتا ہے کہ جب میں اس شہر میں داخل ہوا تو اس مکان میں آیا۔ وہاں مجھے معلوم ہوا کہ بڑھیا کے پاس واقعی ایک مرغ ہے۔ میں نے اس سے بیچنے کے متعلق پوچھا تو اس نے انکار کر دیا۔ بہرکیف میں نے اس کو کئی گنا قیمت میں خرید لیا۔ جب میں خرید چکا تو جن نے دور سے مجھے شکل دکھائی اور اشارہ سے کہا اس کو ذبح کر دے۔ میں نے وہ مرغ ذبح کر دیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے بہت سے مرد اور عورتیں باہر نکل آئے اور مجھے مارنے لگے اور مجھے جادوگر قرار دینے لگے۔ میں نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا: ''نہیں! میں جادوگر نہیں ہوں۔''انہوں نے مجھ سے شکوہ کیا کہ جب سے تم نے اس مرغ کو ذبح کیا ہے ہماری لڑکی پر جن نے حملہ کر دیا ہے۔ یہ سن کر میں نے ان سے چھوٹی دم والے بارہ سنگے کی ایک کھال اور سداب بری کا تیل منگوایا۔ جب میں نے جن کا بتایا ہوا وہی عمل کیا تو وہ جن چیخ پڑا: ''کیا میں نے تمہیں یہ عمل اپنے خلاف بتلایا تھا۔''جب اس لڑکی کی ناک میں تیل کے قطرے ڈالے گئے تو وہ جن اسی

وقت مر گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس لڑکی کو شفا عطا فرمائی۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،ما یعتصم به منهم ،ص ۱٦٥)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

خوفناک جن کی ہلاکت

لیاقت آباد (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ اس طرح سے ہے کہ ہمارے علاقے میں ایک کشمیری اسلامی بھائی رہتے تھے۔ان لوگوں کے خاندان میں جائیداد کے معاملات کی وجہ سے آپس میں خوب ٹھنی ہوئی تھی۔ کسی عامل کی فراہم کردہ معلومات کی بنا پر اُن کا کہنا کچھ یوں تھا کہ **ہمارے** کسی مخالف نے کالا جادو (ایسا جادُو یا منتر جو شیطان کی مدد سے کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے استعمال کیا جائے۔) کروا کر چند غیر مسلم **سرکش جنّات** ہم پر مسلّط کروا دیئے تھے۔وہ ہمیں طرح طرح سے ستاتے رہتے۔ہم نے علاج کی بہت کوششیں کیں مگر ناکام رہے۔ بالآخر تنگ آ کر ہم اپنا آبائی شہر چھوڑ کر لیاقت آباد باب المدینہ کراچی میں آن بسے۔مگر عملیّات کے ذریعے ہونے والے پریشان کن سلسلے یوں ہی جاری رہے۔

ہمیں کڑی آزمائش کا سامنا تھا۔بِالخُصوص سب سے چھوٹے بھائی پر ایک **غیر مسلم جنّ** ظاہر ہوتا اور تکالیف دینے کے ساتھ ساتھ دھمکیاں بھی دیتا۔ہم مالی اور جانی دونوں قسم کے نقصانات سے دوچار ہوئے۔مَثَلاً ایک دن ہمارے خالو فیکٹری میں کام کر رہے تھے کہ اچانک اوپر سے کوئی تیز دھار چیز ان پر آ گری اور ان کا جسم دو

حصوں میں تقسیم ہوگیا۔اسی طرح بغیر کسی بیماری اور ظاہری سبب کے والد صاحب کا بھی انتقال ہوگیا اور والدہ بھی دنیا سے رخصت ہوگئیں۔انہی پریشانیوں میں 8 سال کا طویل عرصہ گزر گیا۔ایک خوش آئند بات یہ ہوئی کہ اس دوران ہمارا گھرانا **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہوگیا اور تمام اہلِ خانہ **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیَہ سے مُرید ہوکر **عطاری** بھی بن گئے۔

ایک دن گھر والوں میں سے کوئی چھوٹے بھائی کے علاج کے لئے ایک عامل کو لائے۔اُس نے جیسے ہی چھوٹے بھائی کے سامنے علاج کی غرض سے **فتیلہ** (یعنی دُھونی کا دھاگہ) جلایا **ایک جنّ** انتہائی غصے کے عالم میں میرے بھائی پر ظاہر ہوا اور اس عامل کو اٹھا کر زور سے دیوار پر مارا۔وہ کافی دیر تک بیہوش رہا۔جب اُسے ہوش آیا تو اس نے **فوراً** واپسی کی راہ لی۔عامل سے دو دو ہاتھ کرنے کے بعد اب وہ **جنّ** ہیبت ناک انداز میں گھر والوں کی طرف بڑھا تو گھر والوں کی خوف کے مارے چیخیں نکل گئیں۔ اچانک وہ جن رُک گیا اور دروازے کی طرف دیکھنے لگا (روشنی کی وجہ سے) اس کی آنکھیں چندھیا گئیں۔پھر اس نے کسی سے **بات چیت** شروع کر دی۔کوئی دکھائی نہ دے رہا تھا۔گھر والے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے تھے کہ آخر یہ کس سے باتیں کر رہا ہے؟ **جنّ** بولا کون ہو تم؟ **الیاس قادری** (مدظلہ العالی)......اچھا...... **"پیر"** ہو ان کے! ہاں ہاں! مجھے ان کے فُلاں رشتے دار نے بھیجا ہے...... ہاں ان کے خالو کو میں نے قتل کیا ہے، وغیرہ وغیرہ۔اِس طرح وہ **سرکش جنّ** اپنے سیاہ کارناموں کی رُوداد سنا رہا تھا۔اس کی باتوں سے ہمیں لگا کہ شاید امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ رُوحانی طور پر

ہماری مدد کیلئے تشریف لے آئے تھے اور اُس جن سے کچھ سُوالات کر رہے تھے جن کے وہ جوابات دے رہا تھا۔ پھر **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے غالباً اُس سے اُس کا مذہب دریافت فرمایا جس پر اُس نے بتایا کہ میں غیر مسلم ہوں۔

پھر ایسا محسوس ہوا جیسے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ اسے سمجھا رہے ہوں کیونکہ وہ خاموشی سے سر ہلا رہا تھا۔ رفتہ رفتہ اس کے انداز میں نرمی آتی گئی اور بالآخر **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُم الْعالیہ کی مَدَنی مٹھاس سے تر بتر دعوتِ اسلام سے متاثر ہو کر وہ **جنّ** کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا اور کہنے لگا: مجھے اپنا مرید بھی بنالیں۔ یوں وہ ہاتھوں ہاتھ **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیَہ سے مُرید ہو کر **عطاری** بھی بن گیا اور وہاں سے چلے جانے کا وعدہ بھی کرلیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ یوں ہمیں اس خوفناک صورتحال سے نَجات ملی اور بھائی کی طبیعت بھی بالکل ٹھیک ہو گئی۔ اس خوش کُن تبدیلی پر اہل خانہ نے سکھ کا سانس لیا۔ اگلی رات کا آخری پَہر تھا کہ ایک انتہائی **خوفناک چیخ** کی آواز سے سب گھر والوں کی آنکھ کھل گئی۔ دیکھا تو بڑے بھائی بستر پر بیٹھے تھے خوف کے مارے ان کا پورا جسم بُری طرح کانپ رہا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ابھی میں نے بہت ہی **بھیانک خواب** دیکھا کہ خوفناک شکلوں والے **جِنّات** کا ایک ٹولہ غضب ناک حالت میں بڑی تیزی کے ساتھ چلا آرہا ہے۔ ان کی پیشوائی کرنے والا جن تو مُغلّظات بھی بک رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ تمہارے سارے گھر والوں کو ختم کردوں گا۔ تمہارے الیاس

قادری (مدظلہ العالی) کو بھی دیکھ لوں گا، بدھ کو عصر کے بعد میں پہنچوں گا اور تم میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑوں گا۔

یہ سن کر تمام اہلِ خانہ خوفزدہ ہو گئے۔ منگل کا دن جیسے تیسے گزر گیا۔ گھر والے انتہائی پریشان تھے کہ کیا کریں۔ بدھ کی صبح بڑے بھائی نے بتایا کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ رات خواب میں مجھے **غوثِ پاک** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''گھبراؤ مت ان شآء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کچھ نہیں ہو گا، وہ جِنّات تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے، ان شآء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں خود آؤں گا۔'' یہ خواب سن کر گھر والوں کی ڈھارس بندھی اور خوشی خوشی سارے گھر کو سجایا اور خوشبوؤں سے بھی مَہکا دیا گیا۔

نمازِ عَصْر کے بعد ہم سب ایک جگہ جمع ہو گئے۔ ہم نے دیکھا کہ چھوٹا بھائی اچانک بے سُدھ ہو کر گر پڑا۔ پھر اس میں **جِنّ** ظاہر ہوا اور وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ خوفناک آواز میں مُغَلَّظات بکتا ہوا خطرناک تیور کے ساتھ ہماری طرف بڑھا۔ خوف کے مارے ہمارا بُرا حال تھا مگر فِرار کی راہیں مسدود تھیں، کیونکہ باہر جانے کے راستے پر جن قابض تھا۔ اچانک اس **غضبناک جنّ** کا رخ بیرونی دروازے کی طرف ہو گیا، ایسا محسوس ہوا کہ کوئی آ رہا ہے۔ **جنّ** گرجا، اچھا تم ہو الیاس قادری، تم ہی نے میرے بھائی کو مسلمان کیا ہے؟ یہ کہہ کر وہ غیض و غضب کے عالم میں دروازے کی طرف لپکا مگر ایک دم رک گیا اور کہنے لگا: یہ تم نے ہاتھ کیوں باندھ لئے! کیا تمہارا **''غوث''** (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آنے والا ہے، دیکھ لوں گا اسے بھی۔'' یہ کہہ کر وہ دانت

پیتا ہوا جیسے ہی آگے بڑھا تو ایک دم ہوا میں اُچھلا اور بُری طرح سے زمین پر آ گرا۔ لگتا یوں تھا جیسے اس خوفناک جنّ کو کسی نے اُٹھا کر پچھاڑ دیا ہو۔ اب وہ زمین پر چت پڑا کراہ رہا تھا۔ اس نے اپنی آنکھوں پر اس انداز میں ہاتھ رکھے ہوئے تھے جیسے بہت تیز روشنیاں اُس پر پڑ رہی ہوں۔ وہ بڑا بے چین اور اذیّت میں لگ رہا تھا۔ پھر وہ بُری طرح اچھلنے اور تڑپنے لگا، ایسا مَحسوس ہوتا تھا کہ اس کے جِسْم میں آگ لگی ہوئی ہو۔ سارے گھر کے افراد مل کر بارگاہِ غوثیت میں یاغَوث المدد، **یاغَوث المدد** کی صدائیں بُلند کرنے لگے۔ غیر مسلم جن کی خوفناک چیخیں بُلند ہوتی چلی جا رہی تھیں۔ جو جن کچھ دیر پہلے گرج برس رہا تھا، اب فریادیں کر رہا تھا، معافیاں مانگ رہا تھا، **مجھے معاف کردو، مجھے چھوڑ دو، مجھے مت جلاؤ، میں چلا جاؤں گا،** آئندہ **کبھی نہیں آؤنگا، میں جل** رہا ہوں مجھے چھوڑ دو۔ کچھ دیر وہ جن اسی طرح تڑپتا رہا پھر اس کی اچھل کود میں کمی آنے لگی اور ایسا لگا جیسے اس سرکش **غیر مسلم جن** کو غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جَلا دیا ہو۔ اس کے بعد چھوٹا بھائی (جس میں وہ جن ظاہر ہوا تھا) بے سُدھ ہو گیا اور کچھ دیر کے بعد اس کی طبیعت خود بخود صحیح ہوگئی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تا دمِ بیان ہمارے گھر میں امن ہے اور کبھی کسی جن نے ہمیں تنگ نہیں کیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

پھونک مارنے سے جن مر گیا

ایک دن **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیہ عام ملاقات فرما رہے تھے۔

ملاقات کے لئے آنے والے ایک پریشان حال اسلامی بھائی نے آپ کی بارگاہ میں کچھ یوں عرض کی: ''حُضُور پچھلے دنوں میں ایک اسلامی بھائی کو آپ کے پاس لے کر آیا تھا جس پر **جنّات** کے اثرات تھے آپ نے اُس پر دم فرمایا تو وہ ہاتھوں ہاتھ ٹھیک ہوگئے تھے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ وہ اسلامی بھائی تو ٹھیک ہوگئے مگر اُس **جِنّ** کے قبیلے کے **جنّات** مجھے طرح طرح سے تنگ کررہے ہیں، وہ مجھے باقاعِدہ نظر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم ہمارے بھائی کو **الیاس قادِری** (دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیَہ) کے پاس کیوں لے گئے تھے؟ ان کے دَم کرنے سے ہمارا **بھائی مر گیا** ہے لہٰذا اب ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔'' یہ سن کر **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیَہ نے اس اسلامی بھائی پر بھی دم کیا اور تسلی دی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی عاجزی:

ایک بار جب کسی نے **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیَہ کی بارگاہ میں آپ کی دُعا کی برکت سے **جِنّ** سے نَجات کی بہار سُنائی تو آپ نے بُزُرگانِ دین علیہ رحمۃ اللہ المُبین کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے عاجِزی کرتے ہوئے کچھ یوں ارشاد فرمایا۔ ''یہ سب **ربّ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے ہے ورنہ اگر کوئی **''سرکش جِنّ''** سامنے آکر کھڑا ہوئے اور اَڑ جائے کہ کرلو میرا جو کرنا ہے۔ تو میں کیا کرلوں گا! بس بھائی! **ربّ** عَزَّوَجَلَّ راضی ہوجائے، راضی رہے، اُس کا کرم چاہئے۔''

سر کٹے جنات

صوبہ پنجاب کے ایک اسلامی بھائی جو **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے مرید ہیں اور اپنے پیرو مُرشد سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں، ان کا حلفیہ بیان کچھ یوں ہے:

میری ایک شخص سے جان پہچان تھی ۔ایک دن وہ اصرار کر کے مجھے ایک آدمی سے مِلوانے کے لئے لے گیا جسے وہ اپنا پیرومرشد کہتا تھا حالانکہ مذکورہ شخص نماز تک نہیں پڑھتا تھا۔اس کے نام نہاد عقیدت مندوں نے اس کے بارے میں یہ مشہور کر رکھا تھا کہ یہ مدینے میں نماز پڑھتے ہیں ۔بہر حال جب ہماری اس شخص سے ملاقات ہوئی تو میں نے دیکھا کہ یہ شخص ننگے سر تھا، چہرے پر (خلافِ شرع) خشخشی داڑھی تھی ۔اس کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں اور ہاتھوں کے ناخن بھی غیر معمولی حد تک بڑھے ہوئے تھے ۔کمرے میں عجیب سی بدبو پھیلی ہوئی تھی جس سے مجھے وحشت سی ہونے لگی ۔

وہ خود اپنے ہی منہ سے اپنے فضائل بتانے لگا کہ میرے پاس بڑی طاقت ہے، میرا مقام لوگ نہیں جانتے ،اگر میں خود کو ظاہر کر دوں تو لوگ اپنے مرشدوں کو چھوڑ کر میرے پاس جمع ہو جائیں ۔اسی طرح متکبرانہ انداز میں نہ جانے وہ کیا کیا بولتا رہا۔ پھر مجھ سے کہنے لگا کہ ''تم خوش نصیب ہو جو میرے پاس آنے کی سعادت مل گئی، مجھ سے مرید ہو جاؤ، ہوا میں اڑو گے اور پانی پر چلو گے ۔''

میں اس کی خلافِ شرع وضع قطع اور متکبرانہ اندازِ گفتگو سے پہلے ہی بیزار

بیٹھا تھا۔اس کی یہ پیش کش مجھے سخت ناگوار گزری مگر میں نے اپنے جذبات کو قابو میں رکھتے ہوئے جواب دیا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں ایک **پیرِ کامل** کا مرید ہوں۔'' اس پر وہ بلند آواز سے کہنے لگا: ''میرے ہاتھ پر مرید ہو کر دیکھو تو پتہ چلے گا کہ کامل پیر کسے کہتے ہیں؟'' اب تو میرے تن بدن میں گویا آگ سی لگ گئی کہ یہ جاہل و بے عمل آدمی جو شرعاً پیر بننے کا ہی اہل نہیں اتنا بڑھ چڑھ کر بول رہا ہے۔لہٰذا! میں نے اسے کھری کھری سنا دیں۔اس پر وہ غصے کے مارے کھڑا ہو گیا اور گرج دار آواز میں کہنے لگا: ''تم نے ہماری بے ادبی کی ہے،تم ہمیں نہیں جانتے،اب اپنا انجام خود ہی دیکھ لوگے،نکل جاؤ اس دربار سے،ہماری ناراضگی تمہیں بہت مہنگی پڑے گی۔'' میں بھی یہ کہتے ہوئے وہاں سے نکل آیا کہ جو تیرا جی چاہے کر لینا،اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **میرا پیر کامل ہے۔**

اس رات تھکن کے باعث میں جلدی سو گیا۔میں گہری نیند میں تھا کہ کہ اچانک کسی نے مجھے جھنجھوڑ ڈالا، میں گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔اس وقت رات کے شاید ساڑھے تین بج چکے تھے۔اچانک میری نگاہ کمرے کے دروازے کی طرف اٹھی تو خوف کے مارے میری چیخ نکل گئی۔میرے سامنے 2 خوف ناک شکلوں والی **بلائیں** موجود تھیں۔ان کے سر چھت کو چھو رہے تھے۔کالے کالے **لمبے بال** پیروں تک لٹک رہے تھے اور **لمبے لمبے دانت** سینے تک باہر نکلے ہوئے تھے۔وہ بلائیں بڑی بڑی سرخ آنکھوں سے مجھے غصے میں گھور رہی تھیں۔یکا یک دونوں بلائیں میری

طرف بڑھیں اور سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر انہوں نے میری گردن دبوچ کر مجھے زمین پر پٹخ دیا۔ ان کے جسم سے مُردار کی سی سَڑانڈ اور شدید **بدبو** آرہی تھی۔ پھر وہ دونوں پوری قوت سے میرا گلا دبانے لگیں، میرا دم گھٹنے لگا۔ میں نے گھر والوں کو مدد کے لئے پکارا۔ نہ جانے کیوں کمرے میں موجود گھر والے مزے سے سو رہے تھے۔ لگتا ایسا تھا کہ وہ میری آواز نہیں سن پا رہے۔

مجھے اپنے زندہ بچنے کی کوئی امید نہ رہی تو میں نے کَلِمَۂ طَیِّبہ پڑھنا شروع کردیا۔ اسی دوران میں نے اپنے پیرو مرشد **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کو یاد کرتے ہوئے ان کی بارگاہ میں استغاثہ بھی پیش کیا۔ خدا عزوجل کی قسم! میں نے جاگتی آنکھوں سے دیکھا کہ میرے پیرو مرشد، شیخِ طریقت **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ وہاں تشریف لے آئے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کو دیکھ کر وہ خوفناک بلائیں جو غالباً اسی نام نہاد پیر نے عملیات کے ذریعے مجھ پر مسلط کی تھیں، گھبرا کر مجھ سے دور ہوگئیں۔ **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے جلال کے عالَم میں تلوار کے ایک ہی وار میں دونوں بلاؤں کے سر قلم کردیئے اور وہ نیچے گر کر تڑپنے لگیں، زمین اُن کے خون سے رنگین ہوگئی۔ پھر امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ میرے قریب آئے اور میرے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے تسلی دی: بیٹا گھبراؤ مت، ان شآء اللہ عَزَّوَجَلَّ کچھ نہیں ہوگا۔ اس کے بعد آپ تشریف لے گئے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کے جانے کے بعد دیکھتے ہی دیکھتے حیرت انگیز طور پر ان خوفناک بلاؤں کی

لاشیں اور خون بھی غائب ہو گیا۔

صبح اس نام نہاد پیر کے دو عقیدت مند میرے پاس آئے اور اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے ہوئے میرا حال معلوم کرنے لگے۔ شاید ان کے پیر نے انہیں میرے متعلق معلومات کرنے بھیجا ہوگا اور یہ مجھے صحیح سلامت دیکھ کر حیران تھے۔ ادھر وہ نقلی پیر اپنی خوفناک بلاؤں کی واپسی کا انتظار کر رہا ہوگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غار کے جنات

ایک اسلامی بھائی کا حلفیہ تحریری بیان کچھ یوں ہے کہ ہم تمام گھر والے تقریباً **18** سال سے اپنے بھائی کی بیماری سے پریشان تھے۔ کبھی سر میں درد، کبھی پیٹ میں درد تو کبھی سر چکرانا الغرض انہیں کوئی نہ کوئی بیماری لاحق رہتی۔ کبھی کبھی تو ایسا لگتا تھا کہ بھائی پر آسیب کا سایہ ہے۔ بھائی نے بیزار ہو کر کئی بار **خودکشی** کرنے کا ارادہ کیا (معاذ اللہ عزوجل) مگر یہ سوچ کر وہ رک جاتے کہ والدین اور بچوں کا کیا ہوگا؟ ہم نے ان کے علاج کے لئے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی، کئی ڈاکٹروں، پروفیسروں اور عاملوں کو دکھایا مگر سوائے پیسے گنوانے کے کچھ نہ ہوا۔ اسی چکر میں ہم مالی طور پر بھی برباد ہو گئے۔ ایک عامل کے کہنے پر ہم نے بھائی کو علاج کے لئے **"مری"** بھی بھیجا مگر کچھ حاصل نہ ہوا۔ اسطرح تقریباً 18 سال کا طویل عرصہ گزر گیا۔ بھائی پر جو **جنّ** تھا وہ ہمیں سونا اور لاکھوں روپے دینے کی آفر کرتا کہ جو تمہیں چاہیئے وہ لے لو مگر اپنا یہ بھائی ہمیں دے دو۔

ہم تقریباً مایوس ہو چکے تھے کہ ایک دن بھائی نے خود ہی کہا کہ میرا علاج میرے مرشِد کے پاس ہے۔اس کا یہ کہنا تھا کہ ہم نے باب المدینہ (کراچی) کیلئے رختِ سفر باندھ لیا۔ جب ہم فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) پہنچے تو سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اسی **آسیب** نے بھائی کو دھکا دے کر نیچے گرا دیا۔جس کی وجہ سے بھائی بیہوش ہو گیا۔

مغرب کی نماز کے بعد ہم امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں بھائی کو جیسے تیسے لے کر حاضر ہوئے اور ملاقات کے لئے قطار میں لگ گئے۔قریب پہنچنے پر میں نے مرشدِ کریم کی خدمت میں عرض کی: ''حضور! ہم 18 سال سے پریشان ہیں، بھائی پر **آسیب** ہے، آپ دعا فرما دیجئے۔'' **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے بڑی شفقت فرمائی اور دعا کی۔اس کے بعد ہم واپس لوٹ آئے۔وہ **آسیب** چار روز غائب رہا۔ ہم یہ سمجھے کہ اب اس سے جان چھوٹ گئی ہے۔لیکن پانچویں روز وہ پھر ظاہر ہو گیا۔اس وقت میں دوستوں میں بیٹھا تھا کہ میرا بیٹا مجھے بلانے آیا کہ ابو چچا کی طبیعت خراب ہو رہی ہے۔ میں گھر کی طرف آتے ہوئے سوچنے لگا کہ شاید کراچی جانے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ بہر حال جب میں گھر پہنچا تو **جنّ** نے بھائی کی زَبان اور پیشاب بند کیا ہوا تھا۔اور وہ تکلیف سے تڑپ رہا تھا۔میں نے **آیۃ الکرسی** پڑھا ہوا تیل بھائی کے کانوں میں لگایا جس سے بھائی کو کچھ افاقہ ہوا۔

کچھ ہی دیر کے بعد بھائی نے اس آسیب کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور مجھ

سے کہا کہ مجھے مرشِد کریم نے جو تحفے دیئے ہیں وہ لا کر دو۔ میں نے اس کے کہنے کے مطابق وہ تبرکات اسے دے دیئے۔ بھائی نے وہ **تبرکات** ہاتھ میں لئے اور کہنے لگا: ''سب گھر والے ہٹ جاؤ، اب اس **جنّ** کی اور میری جنگ ہے۔'' چند ہی لمحوں بعد بھائی کہنے لگا ''**جل تُو ایسے ہی جلے گا**'' اس کا یہ کہنا تھا کہ ہمیں ایسا لگا جیسے **جنّ** نے بھائی پر وار کیا ہے۔ جس بنا پر بھائی جھٹکے سے نیچے آن گرا مگر فوراً اٹھ کر **جنّ** سے کہنے لگا: ''اب میں اپنے پیر کو بُلاتا ہوں، 18 سال سے تو مجھے اذیت دیتا رہا ہے، آج میں رہوں گا یا تو!'' پھر بھائی جوش کے عالم میں چیخنے لگا: ''لو میرے مرشِد عطار آگئے، ...... کیوں بھاگ رہا ہے؟ ......اب بول کیا ہوا؟ ...... کیوں چِلاّتا ہے؟ ...... ہاں اب جلنے کیلئے تیار ہو جا، ہاں ''**جل تو ایسے ہی جلے گا**'' کچھ دیر بھائی اس طرح جوش میں بولتا رہا۔ پھر بھائی کی طبیعت بالکل صحیح ہوگئی۔

اس نے خوشی کے عالم میں بتایا کہ ''میری دھمکیوں کے باعث اس **جنّ** کی حمایت میں سینکڑوں **جنّات** ایک غار سے نکل نکل کر بڑے خوفناک انداز میں میری طرف بڑھنے لگے۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ میرے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ اتنے میں، میں نے جاگتی آنکھوں سے دیکھا کہ میرے مرشِد **امیرِ اہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ تشریف لے آئے اور میرے سر پر دستِ شفقت رکھا اور جلال کے عالم میں دوسرے ہاتھ کا رُخ روکنے کے انداز میں جیسے ہی ان غضبناک جنات کے غول کی طرف کیا تو تمام **جنّات** خوفزدہ ہو کر دوڑتے ہوئے غار کی طرف پلٹے اور غار میں داخل ہو گئے۔

جیسے ہی تمام **جنّات** اس غار میں داخل ہوئے تو غار میں خوفناک آگ بھڑک اٹھی اور غار سے بھیانک چیخیں بُلند ہونے لگیں اور کچھ ہی دیر میں غار کے تمام جنّات جل کر راکھ ہوگئے۔ پھر **مرشِدی عطّار** یہ کہتے ہوئے تشریف لے گئے کہ **بیٹا گھبرانا نہیں، میں تمہارے ساتھ ہوں۔**

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنات بھی انسانوں سے ڈرتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

انسان تو جنات سے ڈرتے ہی ہیں لیکن آپ حیران ہونگے کہ جنات بھی انسان سے ڈرتے ہیں۔

چھلانگ مار کر بھاگ نکلا

حضرتِ سیّد نا مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات نماز پڑھ رہا تھا کہ اچانک میرے سامنے ایک لڑکا آ کر کھڑا ہوگیا۔ میں اسے پکڑنے کیلئے بڑھا تو اس نے چھلانگ ماری اور دیوار کے پیچھے جا پڑا۔ میں نے اس کے گرنے کی آواز سنی۔ اس کے بعد وہ پھر کبھی میرے پاس نہیں آیا۔ پھر فرمایا: ''**جنات** تم (انسانوں) سے اسی طرح ڈرتے ہیں جس طرح تم جنات سے ڈرتے ہو۔''

(لقط المرجان فی احکام الجان، فی خوف الجن من الانس، ص ۱۸۴)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شیطان ہم سے گھبراتا ہے:

حضرتِ سیّدنا مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مروی ہے کہ جتنا تم (انسانوں) میں سے کوئی شیطان سے گھبراتا ہے شیطان اس سے بھی زیادہ تم سے گھبراتا ہے لہٰذا جب وہ تمہارے سامنے آئے تو تم اس سے نہ گھبرایا کرو ورنہ وہ تم پر سوار ہوجائے گا البتہ تم اس کے مقابلہ کیلئے تیار ہوجایا کرو تو وہ بھاگ جائے گا۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،فی خوف الجن من الانس،ص ۱۸٤)

وہ تم سے زیادہ ڈرتا ہے:

حضرتِ سیّدنا ابوشراعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں مجھے حضرت یحییٰ جزار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دیکھا کہ میں رات کے وقت گلیوں میں جانے سے ڈر رہا ہوں تو مجھ سے فرمایا: ''جس سے تم ڈر رہے ہو وہ اس سے زیادہ تم سے ڈرتا ہے۔''

(لقط المرجان فی احکام الجان،فی خوف الجن من الانس،ص ۱۸٤)

حضرت سیدنا ابوالشیخ اصبہانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی ''**کتاب العظمۃ**'' میں حضرتِ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ تم میں سے جس کے سامنے شیطان ظاہر ہوجائے تو وہ شیطان سے منہ نہ موڑے بلکہ اس کی طرف نظر جمائے رہے اس لئے کہ تمہارے ان (شیطان) سے ڈرنے سے زیادہ وہ تم سے ڈرتے ہیں کیونکہ اگر کوئی اس سے ڈر جائے گا تو وہ اس پر سوار ہوجائے گا اور اگر ڈٹ جائے گا تو وہ بھاگ جائے گا۔

حضرتِ سیّدنا مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ واقعہ میرے ساتھ بھی پیش

آیا یہاں تک کہ میں نے شیطان کو دیکھا تو مجھے حضرتِ سیِّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان یاد آیا، چنانچہ میں ڈٹ گیا اور وہ مجھ سے ڈر کر بھاگ گیا۔

(کتاب العظمة ،ذکر الجن و خلقهم،الحدیث ۱۱۵۰، ص ۴۳۱)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر شیطان منہ کے بل گر جاتے:

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ بصرہ کے گورنر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خبر پہنچنے میں دیر ہوگئی۔ وہاں ایک عورت تھی جس کے پہلو میں شیطان بولتا تھا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت کے پاس ایک قاصد بھیجا۔ اس نے عورت سے جا کر کہا: اپنے شیطان سے کہو کہ وہ جا کر امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خبر ہمیں لا کر دے کیونکہ وہی ہمارے سردار اور ہمارے معاملات درست کرنے والے ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ وہ (جن) اس وقت یمن میں ہے عنقریب آ ہی جائے گا۔ قاصد تھوڑی دیر انتظار میں رکے رہے۔ آخر کار وہ (جن) اس عورت کے پاس حاضر ہوا تو اس نے کہا: ''تم دوبارہ جاؤ اور حضرت امیر المومنین کے متعلق خبر دو کیونکہ وہ ہمارے سردار ہیں اور ان کی خبر میں تاخیر نے ہمیں بہت پریشان کر دیا ہے۔ شیطان نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسی شان والے شخص ہیں جن کے قریب جانے کی ہم طاقت نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی شیطان پیدا فرمائے جب بھی وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز سنتے ہیں تو منہ کے بل گر جاتے ہیں۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،فی جوز سؤال الجن عن الاحوال...الخ،ص ۱۹۲)

خوف زدہ جن

حیدرآباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح سے بیان ہے: الحمدللہ عزوجل مجھے چند اسلامی بھائیوں کے ساتھ اپنے پیرو مرشد حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی زیارت اور ان سے مصافحہ کرنے کا شرفِ عظیم نصیب ہوا۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں رات گئے تک ملاقات فرماتے رہے۔ جب سحری کے وقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ جانے لگے تو آپ نے اپنے گلے سے ہار اُتارا (جو کسی عقیدت مند نے آپ کو پہنایا تھا) اور چاہا کہ کسی اسلامی بھائی کو دے دیں تو دیوانے اس ہار کو لینے کے لئے لپکے۔ پھولوں سے جھڑنے والی چند پتیاں ہمارے ساتھ موجود ایک اسلامی بھائی کے ہاتھ میں بھی آئیں جو انہوں نے بڑی عقیدت سے اپنی بائیں جیب میں رکھ لیں۔

واپسی پر ہمارا ارادہ ٹھٹھہ شریف میں حضرت سیدنا عبداللہ شاہ اصحابی رضی اللہ عنہ کے مزار پُر انوار پر حاضری دینے کا تھا۔ لہٰذا نماز فجر ادا کر کے ہم ٹھٹھہ شریف کے لئے روانہ ہوگئے۔ جب ہم مزار شریف میں داخل ہوئے تو ہماری نظر مزار کے احاطے میں موجود ایک نوجوان پر پڑی جو بری طرح چِلّا رہا تھا۔ ہمیں یہ سب کچھ بڑا عجیب لگا مگر ہم خاموش رہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس نوجوان نے (معاذ اللہ عزوجل) صاحبِ مزار کو گالیاں دینا شروع کردی۔ یہ ہمارے لئے ناقابلِ برداشت تھا۔

وہ اسلامی بھائی جن کے پاس پھولوں کی پتیاں بطورِ تبرک موجود تھیں، کہنے

لگے: ''ایسا لگتا ہے اس نوجوان پر کسی خبیث جن کا غلبہ ہے لہٰذا اس کے ساتھ الجھنا بیکار ہے، میں اسکا علاج کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔'' یہ کہنے کے بعد انہوں نے پھول کی پتیاں اس نوجوان کی طرف بڑھاتے ہوئے اِنہیں کھا لینے کی درخواست کی۔ پھول کی پتیاں دیکھتے ہی وہ نوجوان ڈر کے مارے بھاگ کھڑا ہوا اور زور زور سے کہنے لگا: ''نہیں میں یہ نہیں کھاؤں گا، میں مر جاؤں گا، میں مر جاؤں گا۔'' اس وقت ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی جب اس نے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا نام لیتے ہوئے یہ کہا: ''یہ الیاس قادری کے ہار کی پتیاں ہیں۔'' اس کے بعد وہ ہماری نگاہوں سے اوجھل ہوگیا۔ ہم اپنی قسمت پر رشک کرنے لگے کہ اللہ عزوجل کا کروڑ ہا کروڑ احسان ہے کہ اس نے ہمیں ایسا **''کامل پیر''** عطا فرمایا جس سے نسبت رکھنے والی پھول کی پتی میں بھی ایسی تاثیر آ گئی کہ جن خوفزدہ ہو کر بھاگ کھڑا ہوا۔

ڈرپوک جن

ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ ایک بار (بابُ المدینہ کراچی) میں **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہمُ العَالِیہ عام ملاقات فرما رہے تھے۔ دریں اثنا پنجاب سے آئے ہوئے ایک عمر رسیدہ اسلامی بھائی (جو کافی عرصے سے **آسیب زدہ تھے**) یکا یک اِس طرح چیخنے لگے: **مجھے چھوڑ دو! میں چلا جاؤں گا، مجھے مت مارو، مجھے آپ** دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے شہزادہ حُضُور مدظلہ العالی نے بھی بہُت مارا ہے، میں اب نہیں آؤنگا، **مجھے چھوڑ دو۔''** **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہمُ العَالِیہ نے اس پر اپنی پُرجلال نگاہ ڈالی اور چیخ وپکار

کرنے سے سختی سے منع کیا، وہ زور سے چیخا: ''مجھے مُعاف کردو، میں جارہا ہوں، مجھے مُعاف کردو، میں جارہا ہوں۔'' یہ کہتے کہتے وہ اسلامی بھائی نیچے گر پڑے اور وہ جِنّ وہاں سے فرار ہو گیا اور یہ عمر رسیدہ بزرگ ٹھیک ہو گئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنّات سے نہ ڈرئیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جیسا کہ اگلے صفحات میں گزرا کہ جنات انسان کو ڈراتے ہیں بلکہ اِغوا کرکے بھی لے جاتے ہیں اور بعض اوقات قتل بھی کر ڈالتے ہیں۔ لیکن ہر **جن** اغوا یا قتل کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، جِنّات کی مُتَعَدَّد اَقسام آگے بیان ہوئیں۔ بَیشتر **جِنّات** انسانوں سے ڈرتے ہیں۔ ایسے بھی **جِنّات** ہوتے ہیں جو لوگوں سے مانوس ہوتے ہیں۔ کافی **جنّات** انسانوں کے گھروں اور ان کی چھتوں پر رہائش پذیر بھی ہوتے ہیں مگر وہ سَتاتے نہیں ہیں۔ جس طرح انسانوں میں، بہادُر اور ڈرپوک ہر طرح کے اَفراد ہوتے ہیں اِسی طرح **جِنّات** میں بھی ہوتے ہیں۔ بہر حال **جنات** سے ڈرنا نہیں چاہیے، جو ڈرتا ہے اُس کو عام طور پر زیادہ ڈَرایا جاتا ہے اور جو ہمّت والا ہوتا ہے اُس سے خود **جِنّ** بھی ڈر جاتے ہیں۔ اگرچہ بعض **جِنّات** بَہُت طاقت ور ہوتے ہیں۔ خُصوصاً **جِنّات** کی ایک قِسم **''عِفْرِیْت''** یہ سب سے خطرناک مانی جاتی ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو یہ کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ (ماخوذ از ''جنات کی حکایات'' ص ۳۰)

امیرِ اہلسنّت دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کی تلقین:

شہزادۂ عطارالحاج مولانا ابو اُسید احمد عبید رضا العطاری المدنی مدظلہ العالی نے ایک بار کچھ اس طرح ارشاد فرمایا کہ میرے بچپن کا زمانہ تھا۔ ہمارے گھر کے برابر والے پلازہ کی چھت سے کوئی شخص گر کر انتقال کر گیا۔ اس کے بارے میں مشہور ہو گیا کہ **اسے جنات نے مارا ہے**۔ چنانچہ ہر طرف خوف و ہراس پھیل گیا۔ ہم بھی خوفزدہ ہو گئے۔ جب باپا (یعنی **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیہ) کو معلوم ہوا تو آپ نے ہم دونوں بھائیوں کو بُلایا اور ہماری ہمت بندھائی اور مزاحاً یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اگر کبھی کسی **جنّ** سے تمہارا سامنا ہو جائے تو مجھے یہ سننے کو نہ ملے کہ **جنّ** پیچھے پیچھے بھاگ رہا تھا اور آپ لوگ آگے آگے، بلکہ میں یہ سُنوں کہ **جنّ** آگے آگے بھاگ رہا تھا اور آپ دونوں اس کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

محافظ فرشتے:

حضرتِ **سیِّدُنا مُجاہِد** رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ہر انسان پر مُحافِظ فِرشتے موَکّل ہیں جو سَونے جاگنے کی حالت میں **جِنّات** اور حشراتُ الْاَرض (یعنی کیڑے مکوڑوں) سے انسان کی حِفاظت کرتے ہیں اگر کوئی ستانے والی چیز آتی ہے تو اُس کو ہٹا دیتے ہیں مگر جس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اِجازت دے۔''

جنات کے شر سے بچنے کے طریقے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جنات سے حفاظت کے لئے اِن اُمور کا اختیار کرنا بے حد مفید ثابت ہوگا، ان شآء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

(۱) اللّٰہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنا

(۲) تلاوتِ قراٰن کریم

(۳) ذِکرُ اللّٰہ کی کثرت

(۴) اذان دینا

(۵) اس کلمہ کو سو مرتبہ پڑھنا

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْر

(٦) جنات اور جادو سے حِفاظت کیلئے چند اَوراد

(۷) جنات سے حفاظت کے چند وظائف

(۸) چکنائی والی چیزیں جلد دھوڈالئے

(۹) گھر میں لیموں رکھئے

(۱۰) گھر میں سفید مُرغا رکھ لیجئے

(۱۱) تعویذاتِ عطاریہ کا استعمال

﴾1﴿ اللّٰہ تعالٰی کی پناہ طلب کرنا

جنات کے شر سے بچنے کے لئے اللہ تعالٰی کی پناہ طلب کی جائے ۔قراٰن پاک میں ہے:

وَاِمَّا یَنۡزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیۡطٰنِ نَزۡغٌ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ۝ (پ ۹، الاعراف ۲۰۰)

ترجمۂ کنزالایمان :اور اے سننے والے اگر شیطان تجھے کوئی کونچادے تو اللہ کی پناہ مانگ بے شک وہی سنتا جانتا ہے۔

حضرتِ سیّدنا سلیمان بن صرد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کہتے ہیں کہ نبی مُکَرَّم ،نُورِ مُجَسَّم ، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے پاس دو آدمی ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے حتی کہ ان میں ایک کا چہرہ سرخ ہو گیا تو نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسے کلمے کا علم ہے کہ اگر یہ اسے کہے تو اس کا غصہ چلا جائے: اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ یعنی میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة،باب فضل من یملك نفسه...الخ،الحدیث ۲۶۱۰،ص ۱۴۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴾2﴿ تلاوتِ قراٰن کریم

مومن جنات کا بسیرا:

امیرالمؤمنین حضرتِ سیدنا علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد

فرمایا: تم اپنے گھروں کے لئے قرآن پاک کا کچھ حصہ ذخیرہ کرلو اس لئے کہ جس گھر میں **قرآن کی تلاوت** کی جائے گی وہ گھر والوں کے لئے مانوس بن جائے گا اور اس کی خیر و برکت بڑھ جائے گی اور اس میں **مومن جن** رہائش اختیار کریں گے اور جب اس گھر میں تلاوت نہیں کی جائے گی تو وہ گھر اسکے رہنے والوں پر وحشت بن جائے گا اور اس کی خیر و برکت بھی کم ہو جائے گی اور اس میں **کافر جنات** بسیرا کریں گے۔

(کنز العمال ، کتاب المعیشۃو العادات ،الحدیث ٤١٥١٨،ج ١٥ ، ص١٦٧)

جنات بھاگ گئے:

حضرت ابو خالد الوالبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں قافلے کیساتھ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جانے کے لئے نکلا۔ میرے ساتھ میرے گھر والے بھی تھے۔ ہم ایک جگہ پر پہنچے اور میرے گھر والے میرے پیچھے تھے تو میں نے بچوں کے چیخنے کی آواز سنی۔ میں نے بلند آواز سے قرآن پڑھنا شروع کر دیا تو کسی چیز کے گرائے جانے کی آواز سنی۔ میں نے بچوں سے (ان کے چیخنے کے متعلق) پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں شیطانوں نے پکڑا اور ہمارے ساتھ کھیلنا شروع کر دیا تھا۔ جب آپ نے **بلند آواز سے قرآن پڑھا** تو وہ ہمیں چھوڑ کر بھاگ گئے۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،ذکر مایعتصم به منهم،ص١٥٢)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

یوں تو پورا **قرآن** ہی مجموعۂ فیض ہے لیکن چند سورتوں اور آیات کا خصوصیت سے روایات میں ذکر آیا ہے۔ جن میں سے چند یہ ہیں:

(۱) آیۃ الکرسی

(۲) یٰسین شریف

(۳) سورۂ مؤمنون کی آخری آیات

(۴) سورۂ مؤمن کی ابتدائی آیات

(۵) سورۃ البقرۃ

(۶) سورۂ اٰل عمران

(۷) سورۃ الاعراف

(۸) سورۂ حشر کی آخری آیات

(۹) سورۂ اخلاص

(۱۰) معوذتان (یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس)

(۱) آیۃ الکرسی پڑھنا

محافظ مقرر ہو جائے گا:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے رمضان کی زکوۃ

کی حفاظت میرے ذمے لگائی۔ ایک شخص آیا اور غلہ کو بھرنے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے نبی پاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس لے جاؤں گا۔ اس نے مجھے پیش کش کی کہ میں تجھے کچھ کلمات سکھاتا ہوں اللہ تعالیٰ تجھے ان سے نفع دے گا۔ میں نے کہا: ''وہ کونسے کلمات ہیں؟'' تو کہنے لگا کہ جب تم اپنے بستر پر آؤ تو یہ آیت پڑھا کرو"اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۚ۵ "حتی کہ آیت ختم کی، تو بیشک اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبح تک ایک محافظ مقرر کر دیا جائے گا اور شیطان تیرے قریب نہیں آئے گا۔

جب میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے استفسار فرمایا: ''تمہارے قیدی نے رات کیا کیا؟'' میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اس نے مجھے ایک چیز سکھائی اور اسکا گمان تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کے ساتھ فائدہ دے گا۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پوچھا: ''وہ کیا ہے؟'' میں نے کہا: اس نے مجھے بتایا کہ جب میں بستر پر آؤں تو آیۃ الکرسی پڑھا کروں اسکا گمان تھا کہ صبح تک میرے پاس شیطان نہیں آئے گا اور میرے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ مقرر ہو جائے گا۔'' یہ سن کر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اس نے تیرے ساتھ سچ بولا ہے حالانکہ وہ جھوٹا ہے اور وہ شیطان تھا۔''

(صحیح البخاری، کتاب الوکالۃ، باب اذا وکل رجلا فترك...الخ، الحدیث ۲۳۱۱، ج ۲، ص ۸۲ ملخّصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عفریت سے حفاظت:

حضرتِ سیّدنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ

قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جبریل امین علیہ السلام میرے پاس آئے اورانہوں نے کہا کہ عفریت جنوں میں سے ہے جوآپ کے ساتھ مکر(عیاری) کرتا ہے لہٰذا آپ جب بھی اپنے بستر پر تشریف لے جائیں تو آیت الکرسی پڑھ لیا کریں۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،ذکرمایعتصم بہ منہم،ص١٥٥)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دوفرشتے صبح تک حفاظت کریں گے:

حضرتِ سیِّدنا قتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے: ''جوشخص اپنے بستر پرٹیک لگاتے وقت آیت الکرسی پڑھ لے گا تو اس کے لئے دو فرشتے مقرر کردیئے جائیں گے جوصبح تک اس کی حفاظت کرتے رہیں گے۔''

(لقط المرجان فی احکام الجان،ذکرمایعتصم بہ منہم،ص١٥٦)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پھلوں کونقصان پہنچانے والے جنات:

حضرت سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک رات اپنے باغ کی طرف گئے تو وہاں شور وغل سنائی دیا۔آپ کی زبان سے بےساختہ نکلا: ''یہ کیا معاملہ ہے؟'' آپ کو ایک جن کی آواز سنائی دی جو کہہ رہا تھا: ''ہمیں دوطرفہ کلہاڑی نے تکلیف پہنچائی ہے لہٰذا میں نے ارادہ کیا کہ میں اس باغ کے پھلوں کونقصان پہنچاؤں، تم اس

باغ کو ہمارے لئے حلال کردو۔'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا یہ مطالبہ مان لیا۔ دوسری رات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوبارہ شور وغل سنا اور کہنے لگے: یہ کیا معاملہ ہے؟'' ایک جن نے جواب دیا: ''ہمیں دو طرفہ کلہاڑی نے تکلیف پہنچائی ہے، لہٰذا ہم نے ارادہ کیا کہ ہم تمہارے ان پھلوں کو نقصان پہنچائیں تم ان پھلوں کو ہمارے لئے حلال کردو۔'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے۔'' اور اس سے دریافت کیا: ''کیا تم ہمیں ایسی چیز کے بارے میں نہیں بتاؤ گے جو ہمیں تم سے نجات دے دے؟'' اس جن نے کہا: ''وہ آیۃ الکرسی ہے۔''

(کتاب العظمة ،ذکر الجن و خلقهم،الحدیث ۱۱۲۶، ص۴۲۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کھجوریں کھانے والے جن:

حضرتِ سیِّدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارا کھجوروں کا باغ تھا۔ میں ان کی دیکھ بھال کیا کرتا، مجھے ایسا لگا جیسے کھجوریں روز بروز کم ہو رہی ہوں۔ چنانچہ میں نے رات کے وقت اس پر پہرہ دینا شروع کر دیا۔ اسی دوران بالغ لڑکے سے مشابہ ایک چوپایہ مجھے نظر آیا۔ اس نے مجھے سلام کیا۔ میں نے اس کے سلام کا جواب دینے کے بعد پوچھا: ''تم کون ہو؟ جن ہو یا انسان؟'' میرے استفسار پر اس نے بتایا: ''میں جنوں میں سے ہوں۔'' میں نے کہا'': مجھے اپنا ہاتھ دکھاؤ۔'' جب اس نے مجھے اپنا ہاتھ دکھایا تو اس کا ہاتھ کتے کی طرح تھا جس پر بال اُگے ہوئے

تھے۔میں نے پوچھا: ''کیا جن ایسے ہوتے ہیں؟'' وہ کہنے لگا: جنات میں مجھ سے بھی طاقتور جن موجود ہیں۔ میں نے پوچھا: ''تم جو کچھ کررہے تھے اس کام پر تمہیں کس چیز نے ابھارا؟ وہ کہنے لگا: ''مجھے پتہ چلا کہ تمہیں صدقہ کرنا بہت پسند ہے، لہٰذا مجھے اچھا لگا کہ میں بھی تمہاری کھجوروں تک رسائی حاصل کروں۔'' میں نے اس سے دریافت کیا: ''وہ کون سی چیز ہے جو ہمیں تم سے بچاسکتی ہے؟'' اس نے کہا: ''آیت الکرسی۔''

آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ پھر میں نے اسے چھوڑ دیا اور صبح کے وقت جب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا (اور رات کا ماجرا سنایا) تو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''خبیث (شیطان) نے سچی بات کہی۔'' (کتاب العظمة،ذکر الجن و خلقهم ،الحدیث ۱۱۰۴، ص ۴۲۰)

صَلُّو اعَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شیطان احمق گدھے کی طرح بھاگ جائے گا:

حضرتِ سیِّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے کسی صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ایک جن سے مڈبھیڑ ہوئی تو انہوں نے اسے پچھاڑ دیا۔ جن نے ان سے فریاد کی کہ مجھے ایک موقع اور دو تو آپ نے اسے دوبارہ موقع دیا۔ دوبارہ مقابلہ ہوا تو آپ نے اسے پھر چاروں شانے چت کردیا اور فرمایا: ''میں تیری کمزوری اور چہرے کی اڑی ہوئی رنگت کو دیکھ رہا ہوں تیری دونوں کلائیاں کتے کی کلائیوں کی طرح ہیں تو مجھے جنوں میں سے لگتا ہے، کیا تو جن

ہی ہے؟''اس نے گھگھیا کر کہا: نہیں! اللہ عزوجل کی قسم! میں ان میں سے نہیں ہوں، میں تو مضبوط پسلیوں والا ہوں، لیکن آپ مجھے تیسری مرتبہ پھر موقع دیں، اگر آپ نے مجھے زمین پر گرا دیا تو میں آپ کو ایک مفید چیز سکھاؤں گا۔ اس کی درخواست پر آپ نے اسے دوبارہ موقع دیا اور حسبِ سابق پچھاڑ دیا۔ پھر فرمایا: ہاں! اب تُو مجھے وہ شے سکھا دے۔ اس نے کہا: کیا آپ'' آیۃ الکرسی ''پڑھتے ہیں؟ فرمایا: ''کیوں نہیں۔''اس نے کہا: ''آپ اس کو گھر میں پڑھیں تو شیطان احمق گدھے کی طرح اس گھر سے بھاگ جائے گا اور صبح تک اس میں داخل نہیں ہوگا۔''

لوگوں میں سے کسی نے حضرتِ سیِّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: ''وہ صحابی کون تھے؟''فرمایا: ''عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کون ہوسکتا ہے۔''

(المعجم الکبیر، الحدیث ٨٨٢٦، ج٩، ص١٦٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(٢) یٰسین شریف

تمام چراغ بجھ گئے:

حضرتِ سیِّدنا احمد بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد صاحب ایک مرتبہ ایسے راستے سے گزرے جہاں جن' بھوت کا بسیرا تھا حالانکہ وہ دوسروں کو اس راستے سے گزرنے سے روکا کرتے تھے۔ والد محترم کا بیان ہے: میں وہاں سے گزر رہا تھا کہ اچانک مجھے ایک عورت دکھائی دی جو پیلے رنگ کے کپڑے

پہنے ایک تخت پر بیٹھی تھی۔اس کے اردگرد چراغ جل رہے تھے۔اس عورت نے مجھے آواز دی۔ میں نے فوراً یٰسین شریف پڑھنا شروع کردی۔ جیسے ہی میں نے سورۂ یسین پڑھنا شروع کی تمام چراغ بجھ گئے۔وہ عورت مجھ سے کہنے لگی: ''اے اللہ کے بندے! یہ تم نے میرے ساتھ کیا کیا؟''اس طرح میں اس سے محفوظ رہا۔

(کتاب العظمة ،ذکر الجن و خلقهم،الحدیث ۱۱۰٦، ص ٤٢٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شیطان اندھا ہوگیا:

حضرتِ سیِّدنا ثعلبہ بن سہیل رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''ایک مرتبہ میں نے سحری میں پینے کے لئے کچھ پانی رکھا مگر جب میں سحری کے وقت پانی لینے کے لئے گیا تو وہاں کچھ نہ تھا۔دوسرے دن میں نے دوبارہ پانی رکھا اور اس پر یٰسین شریف پڑھی۔ جب سحری کا وقت ہوا تو میں نے دیکھا کہ پانی اسی طرح رکھا ہوا ہے جبکہ شیطان اندھا ہوکر گھر کے اردگرد چکر لگا رہا ہے۔''

(مکائد الشیطان لابن ابی الدنیا، رقم ۱۱،ج٤،ص ۵۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳) سورۂ مؤمنون کی آخری آیات

مرگی والے کا علاج:

حضرتِ سیِّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک

(مرگی والے) کے کان میں تلاوت کی تو اس کو افاقہ ہوگیا۔ رسول اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم نے اس کے کان میں کیا پڑھا ہے؟ میں نے عرض کی: ''میں نے ﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝﴾ (پ۱۸، المؤمنون:۱۱۵) آخر سورت تک (یعنی مکمل سورت) تلاوت کی۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر کوئی مؤمن شخص اس آیت کو کسی پہاڑ پر تلاوت کرے تو وہ بھی ٹل جائے۔''

(مسند ابی یعلی الموصلی، مسند عبداللہ بن مسعود، الحدیث ۵۰۲۳، ج ٤، ص ۳٤۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰى علٰى محمَّد

(۴) سورۂ مؤمن کی ابتدائی آیات

صبح تک حفاظت کی جائے گی:

حضرتِ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت سورۂ مؤمن کی آیات ﴿حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِي الطَّوْلِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ (پ۲۴، المومن:۱ تا ۳)﴾ اور آیۃ الکرسی کی تلاوت کرے گا اس کی شام تک ان کے ذریعہ حفاظت کی جائے گی اور جو ان دونوں کو شام کے وقت تلاوت کرے گا

اس کی ان کے ذریعے صبح تک حفاظت کی جائے گی۔

(جامع الترمذی، کتاب فضائل القران، باب ماجاء فی سورۃ البقرۃ وآیۃ الکرسی، الحدیث ۲۸۸۸، ج ٤، ص ٤٠٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۵) سورۃ البقرۃ کی قراءت

(1) حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ، بیشک شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورہ البقرہ پڑھی جائے۔''

(صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب صلاۃ النافلۃ ...الخ، الحدیث ۷۸۰، ص ۳۹۳)

(2) حضرت سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ امامُ الْعابِدین، سلطانُ السّاجِدین، سیّدُ الصّالِحین، سیّدُ المرسلین، جنابِ رحمۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جس نے رات کو سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیتیں پڑھیں تو وہ اسے کفایت کریں گی۔''

(صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل الفاتحہ و خواتیم...الخ، الحدیث ۸۰۷، ص ٤٠٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(3) اور حضرت سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''بیشک اللہ

تعالٰی نے آسمان وزمین بنانے سے دوہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی اوراس میں سے دوآیتیں اتاریں جن سے سورۃ البقرۃ کوختم کیا تو جس گھر میں یہ دونوں آیتیں تین راتیں پڑھی جائیں وہاں شیطان نہیں رہتا۔''

(سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن،باب ما جاء فی آخر سورۃ البقرۃ،الحدیث ۲۸۹۱،ج٤،ص٤٠٤)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(4) حضرتِ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص سورۂ بقرہ کی ابتدائی چارآیتیں اورآیۃ الکرسی اوراس کے بعدکی دوآیتیں اورسورۂ بقرہ کی آخری تین آیتیں پڑھے گاتواس دن نہ اسکے قریب شیطان آئے گانہ اس کے اہل خانہ کے پاس آئے گا اوراس کے گھروالوں میں کوئی تکلیف دہ چیز ظاہر نہ ہوگی اوراگرانہی آیتوں کوکسی مجنون پر پڑھاجائے (یعنی دم کیاجائے) تواس کوجنون سے افاقہ ہوجائے گا۔(سنن الدارمی، کتاب فضائل القراٰن،الحدیث ۳۳۸۳،ج۲،ص ٥٤١)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(5) حضرتِ سیّدنا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ،قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ،فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ارشادفرماتے ہیں:شریرجن کیلئے سورۂ بقرہ کی ان دوآیتوں سے زیادہ سخت اورکوئی آیت نہیں ہے:

وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ اِنَّ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِىْ تَجْرِىْ فِى الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ (پ۲، البقرۃ: ۱۶۳، ۱۶۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان۔ بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات و دن کا بدلتے آنا اور کشتی کہ دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور وہ جو اللہ نے آسمان سے پانی اتار کر مردہ زمین کو اس سے جلا دیا اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہواؤں کی گردش اور وہ بادل کہ آسمان و زمین کے بیچ میں حکم کا باندھا ہے ان سب میں عقلمندوں کے لئے ضرور نشانیاں ہیں۔

(۶) سورۂ اٰل عمران

جان بچ گئی:

حضرت سیدنا حمزہ زیات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ ایک رات میں کوفہ جانے کے ارادے سے نکلا۔ رات کی تاریکی نے مجھے ایک ویران عمارت میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا۔ ابھی میں وہیں تھا کہ دو خبیث جن میرے پاس آئے۔ ان میں سے

ایک نے اپنے رفیق سے کہا: ''یہ حمزہ زیات ہے جو کوفہ کے لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے۔'' یہ سن کر وہ کہنے لگا: اچھا، اللہ عزوجل کی قسم! میں اسے ضرور قتل کروں گا۔'' جب میں نے اس کے خطرناک ارادے دیکھے تو میں نے سورۂ اٰل عمران کی یہ آیت پڑھی:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا ۢ بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (پ۳، اٰل عمران ۱۸)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا

اور کہا: ''میں اس پر گواہ ہوں۔'' یہ سن کر وہ دوسرے جن سے کہنے لگا: ''تیرا ناس ہو، اب ذلیل وخوار ہو کر صبح تک اس کی حفاظت کرو۔''

(کتاب العظمۃ ،ذکر الجن و خلقھم ،الحدیث ۱۱۰۷، ص ۴۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷) سورۃ الاعراف

حضرتِ سیِّدنا سعد بن اسحاق بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ جب سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 54 ﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ﴾ نازل ہوئی تو ایک بہت بڑی جماعت حاضر ہوئی جو نظر تو نہیں آتی تھی لیکن اتنا معلوم ہو رہا تھا کہ یہ عربی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم نے ان سے پوچھا: ''تم لوگ کون ہو؟'' انہوں کہ کہا: ''ہم جنات ہیں مدینہ منورہ سے نکل چکے ہیں

اور ہمیں یہاں سے اسی آیت نے نکالا ہے۔''

(لقط المرجان فی احکام الجان،ذکر مایعتصم بہ منہم،ص۱۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۸) سورۂ حشر کی آخری آیات

70ہزار فرشتے حفاظت کریں گے:

حضرتِ سیِّدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص تین مرتبہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے پھر سورۂ حشر کی آخری آیتیں تلاوت کرلے تو اللہ تعالٰی اس کے لیے ستر ہزار فرشتے بھیج دیتا ہے جو اس سے جن وانس کے شیطانوں کو دھکا دیتے رہیں گے اگر رات کو پڑھے گا تو صبح تک اور اگر دن کو پڑھے گا تو شام تک۔''

(لقط المرجان فی احکام الجان،ذکر مایعتصم بہ منہم،ص۱۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کھجوریں چُرانے والے جن:

حضرتِ سیِّدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے گھر میں کھجوریں خشک کرنے کے لئے ایک جگہ مخصوص کر رکھی تھی۔ آپ کو کھجوروں کی تعداد میں کچھ کمی محسوس ہوئی۔ جب رات کے وقت آپ نے اس کی نگرانی فرمائی تو اچانک آپ کو وہاں ایک شخص دکھائی دیا۔ آپ نے اس سے پوچھا: ''تم کون ہو؟'' وہ کہنے لگا: ''میں

جن ہوں، ہم نے ادھر کا رُخ اس لئے کیا کہ ہمارا توشہ ختم ہوگیا تھا، چنانچہ ہم نے آپ کی کچھ کھجوریں لے لیں۔ لیکن اگر اللہ عزوجل نے چاہا تو تمہیں کھجوریں کم نہیں پڑیں گی۔ آپ نے اس سے فرمایا: ''اگر تم (جن ہونے کے دعویٰ میں) سچے ہو تو مجھے اپنا ہاتھ دکھاؤ۔'' اس نے آپ کو اپنا ہاتھ دکھایا جس پر کتے کے بازوؤں کی طرح کے بال تھے۔ آپ نے استفسار فرمایا: ''تم ہماری جتنی کھجوریں لے چکے ہو وہ تم پر حلال ہیں، کیا تم مجھے اس افضل ترین عمل کے بارے میں نہیں بتاؤ گے جس کے ذریعہ انسان جنوں سے پناہ حاصل کرسکیں۔'' تو اس نے جواب دیا: ''وہ سورۂ حشر کی آخری آیات ہیں۔ (الدرالمنثور، ج۸، الحشر، تحت الآیۃ ۲۱، ص۱۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۹) سورۂ اخلاص دس مرتبہ پڑھ لیجئے

حضرتِ سیِّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ''جو شخص صبح کی نماز ادا کرے اور بات چیت نہ کرے یہاں تک کہ وہ سورۂ اخلاص دس مرتبہ پڑھ لے تو اس کو اس دن کوئی تکلیف اور نقصان نہ پہنچے گا اور شیطان سے بھی اس کی حفاظت ہوگی۔''

(لقط المرجان فی احکام الجان، ذکر مایعتصم بہ منھم، ص۱۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۰) معوذتان (یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس)

حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم جنوں اور انسان کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے حتی کہ معوذتان (یعنی سورہ الفلق اور الناس) نازل ہوئیں تو آپ نے انہیں لے کر باقی کو چھوڑ دیا۔

(سنن الترمذی، کتاب الطب، باب ما جاء فی الرقیة بالمعوذتین، الحدیث ۲۰۶۵، ج ٤، ص ۱۳)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

بسم اللہ شریف کی طاقت

حضرتِ سیّدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف فرما تھے اور آپس میں فضائل قرآن پر مذاکرہ کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک صحابی نے کہا: ''سورۂ توبہ کا آخری حصہ افضل ہے۔'' دوسرے صحابی نے کہا: ''سورۂ بنی اسرائیل کا آخری حصہ افضل ہے۔'' ایک تیسرے صحابی نے کہا: ''سورۂ کٓھٰیٰعٓصٓ اور طٰہٰ افضل ہیں۔'' اسی طرح سے ہر ایک نے اپنے اپنے علم کے مطابق مختلف اقوال بیان کئے اور ان حضرات میں حضرت عمرو بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا ''اے امیر المومنین! آپ لوگوں نے ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کے عجیب و غریب فضائل کو کیسے بھلا دیا، اللہ کی قسم ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کے عجائبات میں سے ایک بہت ہی عجیب چیز ہے۔'' حضرت

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدھے ہوکر بیٹھ گئے اور فرمایا: ''اے ابو ماثور! (یہ حضرتِ سیِّدنا عمرو بن معدی کرب کی کنیت ہے) ہم سے ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کے فضائل عجیبہ بیان کرو۔'' حضرتِ سیِّدنا عمرو بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کرنا شروع کیا: ''اے امیر المومنین! زمانہ جاہلیت میں ہم پر سخت قحط آپہنچا تو میں نے کچھ رزق کی تلاش کے لئے جنگل میں گھوڑا ڈال دیا۔ میں اسی حالت میں جارہا تھا کہ میرے سامنے ایک گھوڑا کچھ مویشی اور ایک خیمہ نظر آیا۔ جب میں خیمہ کے پاس پہنچا تو وہاں مجھے ایک خوبصورت عورت نظر آئی۔ خیمے کے سامنے ایک بوڑھا ٹیک لگائے ہوئے تھا۔ میں نے کہا: ''جو کچھ تو نے اپنے لئے مخصوص کیا ہے وہ سب مجھے دیدے تیری ماں تجھ پر روئے۔'' اس نے کہا: ''اے شخص! اگر تم مہمانی چاہتے ہو تو اتر آؤ اور اگر مدد چاہتے ہو تو ہم تمہاری مدد کریں گے۔'' میں نے پھر کہا: ''تیری ماں تجھ پر روئے، یہ سب مجھے دے دے۔'' تو وہ بوڑھا بمشکل تمام کھڑا ہوا اور **بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم** پڑھتے ہوئے میرے قریب ہوا۔ اس نے مجھے زمین پر گرا لیا اور میرے اوپر سوار ہوگیا اور مجھ سے کہنے لگا: ''میں تجھے قتل کردوں یا چھوڑ دوں؟'' میں نے کہا: ''چھوڑ دو۔'' تو وہ میرے اوپر سے اٹھ گیا۔

میں نے اپنے دل میں کہا: ''اے عمرو! تو عرب کا شہسوار ہے اس بوڑھے کمزور سے بھاگنے سے زیادہ بہتر مرجانا ہے۔'' چنانچہ میرے دل نے پھر مقابلہ کے لئے اکسایا اور بھڑکایا تو میں نے اس بوڑھے سے دوبارہ کہا: ''یہ سب مال مجھے دے دے تیری ماں تجھ پر روئے۔ وہ ایک بار پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہوئے میرے قریب ہوا اور مجھے ایسا کھینچا کہ میں اس کے نیچے آگیا اور وہ میرے سینے پر چڑھ کر بیٹھ

گیا اور پوچھا: ''کیا تجھے قتل کردوں یا چھوڑ دوں؟'' میں نے کہا: ''معاف کردے۔'' چنانچہ اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ نہ جانے میرے جی میں کیا آئی کہ میں نے اس کو مخاطب کرتے ہوئے تیسری مرتبہ کہا: ''اپنا سب مال مجھے دے دے تیری ماں تجھ پر روئے۔'' اب کی بار پھر وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہوئے پھر میرے قریب آیا تو مجھ پر رعب طاری ہوگیا اور اس نے مجھے ایسا کھینچا کہ میں اس کے نیچے آپڑا۔ میں نے اس سے درخواست کی: ''مجھے چھوڑ دو۔'' اس نے کہا: ''اب تیسری بار تو میں تجھے نہیں چھوڑوں گا۔'' پھر اس نے کنیز کو آواز دی: ''تیز دھار کی تلوار لے آ۔'' وہ اس کے پاس تلوار لے آئی تو اس بوڑھے نے میرے سر کا اگلا حصہ (یعنی چوٹی کو) کاٹ دیا اور میرے سینے سے اتر گیا۔

اے امیر المومنین! ہم عربوں میں یہ رواج ہے کہ جب ہماری چوٹی کاٹ دی جاتی ہے تو اسکے اُگنے سے پہلے ہمیں اپنے گھر لوٹ جانے میں حیا وشرم آتی تھی۔ چنانچہ میں ایک سال تک اس کی خدمت کرنے پر راضی ہوگیا۔ جب پورا سال گزر گیا تو اس نے مجھ سے کہا: ''اے عمرو! میں چاہتا ہوں کہ تم میرے ساتھ جنگل کی طرف چلو۔ میں اس کے ساتھ چل پڑا یہاں تک کہ ہم ایک وادی میں پہنچے۔ اس نے جنگل والوں کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر آواز لگائی تو تمام پرندے اپنے اپنے گھونسلے چھوڑ کر نکل گئے ایک پرندہ بھی باقی نہ رہا۔ پھر دوبارہ آواز لگائی تو تمام درندے اپنے احاطوں سے باہر چلے گئے۔ تیسری بار آواز لگائی تو ایک لمبے کھجور کے درخت کی طرح لمبا کالا آدمی نظر آیا جو اونی لباس پہنے ہوئے تھا۔ اسے دیکھ کر مجھ پر رعب طاری

ہوگیا۔ اس بوڑھے نے کہا: ''اے عمرو! گھبرامت اگرہم ہار گئے تو تم کہنا میرا ساتھی (یعنی بوڑھا) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی برکت سے اس پرغالب آجائے گالیکن مقابلہ میں وہ لمبا کالا آدمی غالب آگیا تو میں نے جھٹ سے کہا کہ میرا ساتھی لات وعزی کی وجہ سے غالب ہوگا تو اس بوڑھے نے مجھے ایک ایسا تھپڑ مارا کہ میرا سر اکھڑ جاتا۔ میں نے کہا: میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔ پھر جب ہم جیت گئے تو میں نے کہا میرا ساتھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی برکت سے غالب آگیا۔ اس بوڑھے نے اس کو اٹھا کر زمین میں اس طرح گاڑ دیا جس طرح گھاس کو گاڑا جاتا ہے پھر اسکے پیٹ کو پھاڑ کر اس سے سیاہ لالٹین کی طرح کوئی چیز نکالی اور مجھ سے کہا: ''اے عمرو! یہ اس کا دھوکہ اور کفر ہے۔'' میں نے کہا: ''آپ کا اور اس پلید کا کیا قصہ ہے؟'' اس نے کہا وہ لڑکی جس کو تم نے خیمہ میں دیکھا وہ فارعہ بنت مستورد ہے۔ ہر سال ایک جن میرے ساتھ جنگ لڑتا تھا تو اللہ تعالیٰ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی برکت سے مجھے ان پر فتح عطا فرماتا تھا۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،فی ذکر اخبار الجن...الخ ،ص ۲۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿3﴾ ذکرُ اللہ کی کثرت

حضرتِ سیّدنا حارث اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث میں یہ بھی ہے کہ ''میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ بیشک اس کی مثال اس آدمی کی ہے جس کے پیچھے دشمن لگا ہوا ہوتو وہ ایک قلعہ کے پاس آئے تو اس میں

اپنے آپ کو ان سے محفوظ کر لے۔ تو ایسے ہی بندہ اپنے آپ کو شیطان سے نہیں بچا سکتا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے۔''

(سنن الترمذی، کتاب الامثال، باب ما جاء مثل الصلاۃ...الخ، الحدیث ۲۸۷۲، ج ٤، ص ۳۹٤ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿4﴾ اذان دینا

حضرتِ سیِّدنا سہل بن ابو صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بنو حارثہ کی طرف بھیجا اور میرے ساتھ ہمارا غلام یا دوست تھا۔ باغ میں سے کسی نے اس کا نام لے کر پُکارا۔ اس نے دیوار کے اوپر سے جھانکا تو کچھ بھی نظر نہ آیا۔ میں نے اس بات کا اپنے والد سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تیرے ساتھ یہ معاملہ پیش آئے گا تو میں تجھے نہ بھیجتا لیکن جب آواز سنو تو نماز کی اذان دو کیونکہ میں نے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اکرم نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو شیطان منہ پھیر کر بھاگتا ہے اور اسکی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل الآذان وھرب...الخ، الحدیث ۳۸۹، ص ۲۰۵)

انسانوں کا شکار کرنے والے جنات

حضرتِ سیِّدنا مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدنا زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قبیلہ بنی سلیم کی کان (خزانہ) پر نگراں مقرر کیا گیا تھا اور یہ

کان ایسی تھی جس میں جنات انسانوں کا شکار کر لیتے تھے۔ جب حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے والی ہوئے تو لوگوں نے آپ سے شکایت کی۔ آپ نے ان کو بلند آواز سے اذان دینے کا حکم فرمایا۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا تو یہ مصیبت ٹل گئی۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،ذکر المصطفین من عباد الجن،ص ۲۴۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿5﴾ درج ذیل کلمہ کو پڑھنا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر (ترجمہ:"اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اور اسکا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف اور حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔)

(1) حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ بیشک نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: جو شخص ایک دن میں سو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر پڑھتا ہے اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے اور اسکے لئے سو نیکیاں لکھی جاتی اور سو برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور شام تک اسکے لئے شیطان سے حفاظت رہتی ہے۔ اور اس سے بہتر کوئی عمل نہیں کرتا حتّٰی کہ کوئی اس سے زیادہ کرے۔

(صحیح مسلم ،کتاب الذکر والدعاء...الخ،باب فضل التھلیل والتسبیح والدعاء،الحدیث ۲۶۹۱،ص ۱۴۴۵)

(2) حضرتِ سیّدنا عمارہ بن شبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے

ارشاد فرمایا: جوشخص "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر" نمازِ مغرب کے بعد دس بار پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے مسلح فرشتے (محافظ) بھیج دے گا جو اس کی صبح تک شیطانوں سے نگہبانی کریں گے۔(جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی عقد التسبیح بالید، الحدیث ۳۵۴۵، ج۵، ص۳۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿6﴾ جنات اور جادو سے حِفاظت کیلئے چند اوراد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

امیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ تحریر فرماتے ہیں: "معلوم ہوا کہ **جنّات** انسانوں کو اِغواء بھی کرجاتے ہیں اور یہ انتہائی تشویش کی بات ہے ان سے حِفاظت کیلئے دُنیوی اسلحہ بلکہ اِنسانی فوج بھی کارآمد نہیں۔ اِس کیلئے "**مَدَنی ہتھیار**" درکار ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے **مکتبۃ المدینہ** کی طرف سے شائع کردہ ۱۶ صَفحات پر مشتمل جَیبی سائز کے رسالے **40 رُوحانی علاج** میں سے چار "مَدَنی ہتھیار" حاضِر ہیں ﴿۱﴾ **یا مُھَیْمِنُ 29** بار (دن میں کسی بھی وَقت) روزانہ پڑھنے والا **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہر آفت و بلا سے محفوظ رہے ﴿۲﴾ **یا وَکِیْلُ** سات بار جو روزانہ عَصر کے وَقت پڑھ لیا کرے، **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہر آفت سے پناہ پائے گا۔ ﴿۳﴾ **یا مُمِیْتُ** سات بار روزانہ پڑھ کر جو اپنے اُوپر دم کرلیا کرے **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُس پر جادو اثر نہیں کرے گا۔ ﴿٤﴾ **یا قَادِرُ** جو وُضو

کے دَوران ہر عُضْو دھوتے ہوئے پڑھنے کا معمول بنالے **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دشمن (جنّ اور انسان) اِس کو اِغواء نہیں کر سکے گا۔ (وُضو میں ہر عُضْو دھوتے وَقْت دُرُود شریف بھی پڑھئے کہ مُستحب ہے اور **یا قادِرُ** بھی پڑھتے رہئے) اپنے اپنے پیرومرشد کی اجازت سے حفاظت کے اَوراد بھی پڑھتے رہئے۔

﴿7﴾ جنات سے حفاظت کے مختلف وظائف

(ا) جنات کے شر سے حفاظت

حضرتِ سیِّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بنی تمیم کا ایک آدمی بہت جرأت منداور بہادر تھا۔ ایک رات وہ سفر پر روانہ ہوا اور جنات کی زمین پر جا اترا۔ جب اس نے وحشت اور خوف سا محسوس کیا تو اس نے اپنی سواری کی ٹانگیں باندھیں اور اس کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا: میں اس وادی کے سردار سے اس کے رہنے والوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ تو جنات میں سے ایک بوڑھے نے اسے پناہ دے دی۔ اس کے قبیلے کا ایک جوان جو جنات کا سردار بھی تھا، انتہائی غضبناک ہوا۔ اس نے زہر میں بجھا ہوا اپنا نیزہ اٹھایا اور اس آدمی کی اونٹنی مارنے کے ارادے سے آگے بڑھا۔ مگر اس بوڑھے نے اسے اٹھا کر اونٹنی کے قریب پٹخ دیا اور اسے کچھ اس طرح سمجھایا:

''اے مالک بن مہلہل! رک جاؤ، یہ شخص میری جائے حفاظت اور میری پناہ میں ہے، اس کی اونٹنی کو کچھ نہ کہو اور تم مجھ سے نیل گائیں لے لینا۔'' اے ابو یقطاری!

اگر حیا نہ ہوتی کہ تیرے گھر والے میرے پڑوسی ہیں تو میں تجھے اپنے ناخنوں سے چیر پھاڑ دیتا۔''

جواباً اس نوجوان نے کہا ''اے ابوالعیزار! کیا تو چاہتا ہے کہ تو بلند ہو اور ہمارا ذکر بغیر کسی عیب کے پست کر دے، تُو یہاں سے چلتا بن کیونکہ شرف و بزرگی ان کے لئے ہے، جو گزرے ہوے زمانہ میں سردار تھے، بلاشبہ افضل و اعلیٰ وہی ہیں جو اعلیٰ لوگوں کی اولاد ہیں۔ اے دوبارہ حملہ کرنے والے! اپنے ارادے میں اعتدال پیدا کر۔ بیشک پناہ دینے والا مُہلہل بن وبار ہے۔''

تو بوڑھے نے کہا: تو نے سچ کہا ہے۔ تیرا باپ ہمارا سردار اور ہم سے افضل و اعلیٰ تھا۔ تو اس آدمی کو چھوڑ دے میں اسکے بعد کسی کے بارے میں تجھ سے تنازع اور جھگڑا نہیں کروں گا تو اس نوجوان نے اسے چھوڑ دیا۔

پھر وہ آدمی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو سارا قصہ سنایا تو اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو وحشت ہو اور خوف پہنچے یا جنات کی زمین میں کوئی پڑاؤ کرے تو اسے چاہیے کہ یہ کلمات کہے:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ، وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا، وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرِجُ فِیْهَا وَمِنْ فِتَنِ الَّیْلِ، وَمِنْ طَوَارِقِ النَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ یعنی میں اللہ تعالیٰ کے ان مکمل کلمات کے ساتھ جنہیں کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کر سکتا جو زمین میں

داخل ہوتا ہے اور جو اس سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے نازل ہوتا ہے اور جو آسمان کی طرف چڑھتا ہے اور رات کے فتنہ سے اور دن کے حوادث سے پناہ مانگتا ہوں بجز اس حادثہ کے جو بھلائی کے ساتھ آئے ۔ (الدرالمنثور، ج۸، الجن، تحت الآیۃ ۶ ص ۲۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲) نظرِ بد سے حفاظت کا نسخہ

حضرتِ سیِّدنا عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اپنے گھر میں پڑھے گا تو اس دن اس کو نہ تو کسی انسان کی نظرِ بد لگے گی اور نہ کسی جن کی۔''

(لقط المرجان فی احکام الجان، ذکر مایعتصم به منهم، ص ۱۵۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳) جن کے فریب سے بچنے کا نسخہ

حضرتِ سیِّدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم! جنوں میں سے ایک مکار مجھے فریب دیتا ہے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ کلمات پڑھ لو۔ اَعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ اللَّاتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّمَا ذَرَأَ فِی الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَخْرُجُ مِنْھَا وَمِنْ شَرِّ مَا یَعْرُجُ فِی السَّمَاءِ وَّمِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنْھَا وَ مِنْ شَرِّ کُلِّ طَارِقٍ اِلَّا

طَـارِقـاً یَّـطُـرُقُ بِـخَـیۡرٍ یَّـا رَحۡمٰنُ۔ ترجمہ: اللہ کے ان کامل کلمات کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں جن سے کوئی نیک اور کوئی برا تجاوز وسبقت نہیں کرسکتا اس شر سے جو زمین میں داخل ہوا اور اس شر سے جو زمین سے خارج ہوا اور اس شر سے جو آسمان سے اترتے ہیں اور جو آسمان میں چڑھتے ہیں اور ہر قسم کے شر سے مگر بھلائی لانے والے کی بھلائی سے اے بڑی رحمت والے (اللہ)۔

(دلائل النبوۃ للبیھقی، باب ما جاء فی تحرز النبی صلی اللہ علیہ وسلم....الخ، ج۷، ص۹۶)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴) حفاظت کا ایک وظیفہ

حضرتِ سیِّدنا ابن زید بن اسلم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کہتے ہیں کہ اشجع قبیلے کے دو آدمی کسی شادی میں شرکت کے لئے جارہے تھے کہ اچانک ایک عورت ان کے سامنے آگئی اور پوچھنے لگی: ''کہاں کا ارادہ ہے؟'' انہوں نے کہا: ''ایک شادی ہے، ہمیں اس میں جہیز دینا ہے۔'' اس نے دعویٰ کیا: مجھے ان تمام باتوں کا خوب علم ہے، جب تمہیں وقت ملے تو میرے پاس آجانا۔ جب وہ فارغ ہوگئے تو اس کے پاس پہنچے۔ وہ کہنے لگی: ''میں تم دونوں کے ساتھ چلتی ہوں۔'' چنانچہ انہوں نے اسے ایک اونٹ پر سوار کیا اور دوسرے اونٹ پر خود سوار ہوگئے اور اس کے پیچھے پیچھے چلنا شروع کردیا۔

جب وہ ریت کے ایک ٹیلے کے پاس پہنچے تو وہ کہنے لگی مجھے کچھ حاجت ہے۔ انہوں نے وہیں اونٹ بٹھا دیئے اور اس کا انتظار کرنے لگے۔ جب اس عورت

نے لوٹنے میں بہت تاخیر کردی تو ان میں سے ایک اس کے پیچھے گیا۔ کافی وقت گزر گیا مگر وہ بھی واپس نہ آیا تو دوسرا شخص بھی ان دونوں کو برا بھلا کہتے ہوئے انہیں ڈھونڈنے نکلا۔

اس نے دیکھا کہ ایک جگہ وہ عورت اس شخص کے پیٹ پر بیٹھی اس کا جگر کھا رہی ہے۔ جب اس نے یہ خونی منظر دیکھا تو الٹے قدموں واپس ہولیا اور اپنی سواری پر سوار ہوکر جلدی سے بھاگ نکلنے کی کوشش کرنے لگا۔ مگر وہ عورت اس کی راہ میں حائل ہوگئی اور کہنے لگی تُو تو بہت جلدی چلدیا۔ وہ کہنے لگا میں نے دیکھا کہ تو نے بہت دیر کردی ہے، لہٰذا میں چلا آیا۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ وہ اس سے جان چھڑانے کی کوشش کررہا ہے تو کہنے لگی: تمہیں اتنی جلدی کیوں ہے؟ میں نے گھبرا کر کہا ہمارے سامنے ایک ظالم شیطان ہے۔ وہ کہنے لگی: کیا میں تمہیں ایسی دعا نہ بتاؤں کہ جس سے تم اسے ہلاک کرسکو اور اس سے اپنا حق لے سکو؟ میں نے پوچھا: ''وہ کونسی دعا ہے؟'' وہ کہنے لگی:

یَا رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا اَذَرَّتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ، تَاْخُذُ لِلْمَظْلُوْمِ مِنَ الظَّالِمِ حَقَّهٗ، خُذْلِیْ حَقِّیْ مِنْ فُلَانٍ فَاِنَّهٗ ظَلَمَنِیْ (ترجمہ: اے اللہ (عزوجل) آسمانوں اور ان چیزوں کے رب جن پر آسمانوں نے سایہ کیا، زمینوں اور ان کے رب جن کو زمینوں نے اٹھا رکھا ہے اور ہواؤں کے

رب اوران کے جن کوہواؤں نے اڑادیا ہے شیطانوں اوران چیزوں کے رب جن کوشیطان نے گمراہ کیا،تو احسان فرمانے والا ہے،آسمانوں اور زمین کوایجاد کرنے والا ہے،جلال اور بزرگی والے اے اللہ! تو ظالم سے مظلوم کا حق دلاتا ہے، میرا حق بھی فلاں سے دلا دے کیونکہ اس نے مجھ پرظلم کیا ہے۔)

میں نے اس عورت سے کہا: ایک مرتبہ پھر پڑھو۔اس نے وہ دعا میرے سامنے دہرادی۔ میں نے اسی وقت وہ دعا مانگی اور کہا:''اے اللہ عزوجل! اس عورت نے مجھ پرظلم کیااورمیرے بھائی کوکھالیا۔'' اتنا کہنا تھا کہ آسمان سے ایک آگ آئی اور اس کے کپڑوں کوجلانا شروع کردیااوراسے دوحصوں میں چیردیا،ایک حصہ ایک طرف اوردوسرادوسری طرف گرگیا۔وہ ان جنوں میں سے ایک چڑیل تھی جولوگوں کا گوشت کھاتے ہیں۔(کتاب العظمة ،ذکر الجن و خلقھم ،الحدیث ١١٢٤، ص٤٢٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۵) جنات سے حفاظت کا نسخہ

حضرتِ سیِّدنا احمد بن نصر بن مالک خزاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عجمی کنیز کوکوئی (جن) ایسی اذیت دیتا کہ وہ تکلیف کے مارے زمین پرگر جاتی۔ میں نے اس (جن) سے کہا:''اے مخلوق خدا! تم اس کنیز کونہیں بلکہ درحقیقت ہمیں اذیت دیتے ہو۔'' (اس پر) کنیز نے (عجمی ہونے کے باوجود) فصیح عربی زبان میں گفتگوشروع کی اور کہنے لگی:''اے احمد بن نصر! ٹھیک ہے میں چلا جاتا ہوں اور کبھی

لوٹ کر نہیں آؤں گا لیکن حضرت جب آپ رات کو نماز کیلئے اٹھتے ہیں اور وضو کرتے ہیں تو اپنا ہاتھ دیوار پر نہ رکھا کریں کیونکہ آپ کا ہاتھ ہمارے جن بھائیوں پر جا پڑتا ہے جس سے ہمیں تکلیف پہنچتی ہے نیز اپنی بیٹی سے کہئے کہ رات کے وقت اپنے بال نہ کھولا کرے۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا: ''تم نے ہمیں بھلائی کی باتیں بتائیں، اب کوئی ایسا طریقہ بھی بتاؤ جس کے ذریعے ہم تم سے چھٹکارا حاصل کرسکیں؟'' اُس جن نے کاغذ قلم لانے کا مطالبہ کیا۔ جب یہ دونوں چیزیں فراہم کردی گئیں تو اس نے کہا: لکھئے

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ وَوَضَعَ الْاَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ وَاَجْرٰی الْبِحَارَ، وَاَظْلَمَ اللَّیْلَ وَاَضَاءَ النَّھَارَ وَخَلَقَ مَایُرٰی وَمَالَا یُرٰی لَمْ یَحْتَجْ فِیْہِ اِلٰی عَوْنِ اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِہٖ وَفَرَّقَ الْاَدْیَانَ فَجَعَلَ اَخَصَّ الْاَدْیَانِ الْاِسْلَامَ، فَسُبْحَانَکَ مَا اَعْظَمَ شَاْنَکَ لِمَنْ تَفَکَّرَ فِیْ قُدْرَتِکَ عَلَوْتَ بِعُلُوِّکَ وَدَنَوْتَ بِدُنُوِّیْ، وَقَھَرْتَ خَلْقَکَ بِسُلْطَانِکَ فَالْمَعَادِیْ لَکَ مِنْھُمْ فِی النَّارِ وَالْمُذَلِّلُ لَکَ نَفْسَہٗ مِنْھُمْ فِی الْجَنَّۃِ، اَمَرْتَ بِالدُّعَاءِ وَضَمِنْتَ الْاِجَابَۃَ اَنْتَ الْقَوِیُّ فَلَا اَحَدٌ اَقْوٰی مِنْکَ، وَاَنْتَ الرَّحِیْمُ فَلَیْسَ اَحَدٌ اَرْحَمَ مِنْکَ وَرَحِمْتَ یُوْسُفَ فَنَجَّیْتَہٗ مِنَ الْجُبِّ وَرَحِمْتَ یَعْقُوْبَ فَرَدَدْتَ عَلَیْہِ بَصَرَہٗ وَرَحِمْتَ اَیُّوْبَ فَکَشَفْتَ عَنْہُ بَلَاءَہٗ وَرَحِمْتَ یُوْنُسَ فَنَجَّیْتَہٗ مِنْ بَطْنِ الْحُوْتِ اَسْئَالُکَ وَاَرْغَبُ اِلَیْکَ فَاِنَّکَ مَسْؤُوْلٌ لَمْ یُسْاَلْ مِثْلُکَ، یَا قَاصِمَ الْجَبَابِرَۃِ وَ یَادَیَّانَ

الـدِّینِ الَّذِیْ یُحْیِی الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ وَیَا مُجِیْبَ الْمُضْطَرِیْنَ قَضْیَۃٌ لِخَلْقِکَ عَـلٰی اَنْ یَّـمُرُّوْ ا عَلٰی اَدَقَّ مِنَ الشَّعْرِ وَاَحَدَّ مِنَ السَّیْفِ عَلٰی وَادِیْ جَھَنَّمَ ، فَاَنْقَذْتَ مَنْ شِئْتَ وَاَغْرَقْتَ مَنْ شِئْتَ مِنْھُمْ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ اَنْتَ ابْتَلَیْتَ فُلَانَ ابْنَ فُلَانَۃِ بِھٰذِہِ الْاَوْجَاعِ وَالْاَسْقَامِ وَالرِّیَاحِ وَاَنْتَ الْقَادِرُ عَلَی الذِّھَابِ بِہٖ فَاذْھَبْ بِہٖ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

(ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ عزوجل کیلئے ہیں جس نے آسمان کو بلند کیا اور زمین کو بچھایا، پہاڑوں کو کھڑا کیا، سمندروں کو رواں کیا، رات کو تاریک اور دن کو روشن کیا، ہر نظر آنے والی اور نہ نظر آنے والی چیز کو تخلیق کیا، وہ ان کاموں میں مخلوق میں سے کسی کا محتاج نہیں، جس نے ادیان میں فرق کیا اوران میں سب سے خاص دین، دینِ اسلام کو بنایا، اے اللہ عزوجل! تو ہر عیب سے پاک ہے، تیری قدرت کے بارے میں تفکر کرنے والا تجھے بڑی عظمت وشان والا پاتا ہے، تو اپنی بلند شان کی وجہ سے ہر ایک پر غالب ہے اور تو میرے قریب بھی ہے، تو اپنی مخلوق پر اپنی بادشاہی کی وجہ سے قاہر ہے، تیری مخلوق میں سے تیرے ساتھ دشمنی کرنے والا جہنمی ہے اور تیری بارگاہ میں جھک جانے والا جنتی ہے،، تو نے دعا مانگنے کا حکم ارشاد فرمایا اور ساتھ ہی قبولیت کی ضمانت بھی دی۔ تجھ سے بڑھ کر کوئی قوت والا نہیں ہے، تو سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے، تو نے حضرت یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام پر رحمت نازل کی اور انہیں گہرے کنویں سے نجات دلائی، تو نے حضرت یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام پر رحمت فرمائی تو انہیں ان کی بصارت لوٹا دی، تو نے حضرت ایوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام پر رحمت کی تو انہیں مصائب وآلام سے چھٹکارا دلایا، تو نے حضرت یونس عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام پر رحم فرمایا تو انہیں مچھلی کے پیٹ سے نجات عطا فرمائی، اے اللہ عزوجل میں بھی تجھ سے سوالی ہوں اور تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ تو ایسا مسئول (جس سے مانگا جائے) ہے کہ تجھ سے بڑھ کر کسی اور سے نہیں مانگا جاتا۔ اے مغرور اور سرکش

لوگوں کا غرور خاک میں ملا دینے والے! اے بروزِ محشر حساب کتاب لینے والے جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کردے گا۔ اے پریشان حالوں کی پکار کو سننے والے، تو نے اپنی مخلوق پر لازم کیا ہے کہ وہ جہنم کی وادی پر بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز (پل صراط) پر سے گزرے۔ اب تو جسے چاہے بچالے اور جسے چاہے جہنم کی آگ میں غرق کردے۔ اے اللہ عزوجل! تو نے فلاں بن فلانہ کو ان مصائب و آلام اور بیماریوں میں مبتلا کیا ہے۔ اے اللہ عزوجل! تو ان مصائب و آلام کو ختم کرنے پر قادر ہے۔ یاارحم الراحمین! اس شخص کی ان تمام تکالیف کو دور فرما۔)

پھر اُس نے ہمیں کچھ آیات بتائیں اور کہا: یہ آیات پڑھنے کے بعد لوہے کے ایک برتن میں پانی لیجئے اور اس پر دم کرنے کے بعد اُس شخص کو ایک یا دو گھونٹ پلادیں جسے **نظر** لگی ہو یا **جنون** ہو یا اسے کوئی **جن** وغیرہ نقصان پہنچاتے ہوں۔ پانی کے چند چھینٹے اس کے منہ پر بھی ماریئے، اللہ عزوجل کے حکم سے وہ ٹھیک ہو جائے گا۔

(کتاب العظمة، ذکر الجن و خلقهم، الحديث ١١٥٩، ص٤٣٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

صبح شام پڑھے جانے والے کلمات

ایک شخص رات کے درمیانی حصہ میں کوفہ کے نواح کی طرف نکلا تو اچانک اس نے ایک خیمہ نما چیز دیکھی جسے ایک مجمع نے گھیرا ہوا تھا۔ وہ شخص انہیں چھپ کر دیکھتا رہا اتنے میں کوئی آیا اور اس خیمہ کے اوپر بیٹھ گیا۔ کہتے ہیں کہ وہ شخص سنتا رہا۔ تو مجمع میں سے ایک شخص نے اٹھ کر کہا: ''یہ میں کروں گا۔'' اس نے کہا: ''ابھی میرے پاس (لاؤ)۔'' تو وہ مدینہ کی طرف چل پڑا۔ تھوڑی دیر کے بعد واپس آکر سامنے کھڑا ہو گیا اور کہا: ''میں عروۃ پر قابو نہیں پا سکتا۔'' خیمہ پر بیٹھے ہوئے شخص نے اسے ملامت

کی تو وہ شخص کہنے لگا کہ وہ صبح وشام ایسا کلام پڑھتا ہے (جس کی وجہ سے) اس پر کوئی قابو نہیں پا سکتا۔ مجمع برخاست ہو گیا اور وہ شخص اپنے گھر کی طرف چل پڑا۔ دوسرے دن صبح سویرے وہ کناس گیا اور اونٹ خرید کر مدینہ کی جانب چل دیا۔ مدینہ میں حضرت عروہ بن مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مل کر اس کلام کے متعلق سوال کیا جو وہ صبح شام پڑھتے تھے اور انہیں یہ قصہ بھی بیان کیا آپ نے فرمایا: ''میں صبح شام یہ کلمات تین مرتبہ پڑھتا ہوں۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔ ترجمہ! یعنی میں ایک اللہ (عزوجل) پر ایمان لایا بت، کاہن اور جادوگر اور غیر اللہ کا انکار کیا اور مضبوط رسی (اسلام) کو تھام لیا جو ٹوٹنے والی نہیں اور اللہ تعالیٰ سنتا جانتا ہے۔''

(کتاب الھواتف لابن ابی الدنیا، رقم ۱۵۴، ج ۲، ص ۵۱۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(8) چکنائی والی چیزیں جلد دھو ڈالئے

حضرتِ سیِّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اس حال میں رات بسر کرتا ہے کہ اس کے ہاتھ میں (چکنائی کی) بو ہو (اور بغیر ہاتھ دھوئے سو جائے) اور اسے اس سے کچھ تکلیف پہنچ جائے تو وہ خود اپنے ہی کو ملامت کرے۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الاطعمۃ، باب فی غسل الید من الطعام، الحدیث ۳۸۵۲، ج۳، ص۵۱۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿9﴾ گھر میں لیموں رکھئے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنی مشہورِ زمانہ تالیف ''**فیضانِ سنّت**'' جلد اول کے صفحہ 333 پر لکھتے ہیں:

قاضی علی بن حَسَن خلعی کی ''**سوانحِ حیات**'' میں ہے کہ جِنّات ان کے پاس آتے رَہتے تھے۔ ایک مرتبہ عرصۂ دراز تک نہیں آئے تو قاضی صاحِب نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو جِنّوں نے بتایا کہ **آپ کے گھر میں لیموں تھا اور ہم ایسے گھر میں نہیں آتے جس میں لیموں ہوتا ہے۔**

(لقط المرجان فی احکام الجان ،ص٤٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿10﴾ گھر میں سفید مُرغا رکھ لیجئے

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنی مشہورِ زمانہ تالیف ''**فیضانِ سنّت**'' جلد اوّل کے صفحہ 333 پر لکھتے ہیں:

دو فرامین مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿۱﴾ سفید مُرغ رکھا کرو اس لئے کہ جس گھر میں سفید مرغ ہو تو نہ شیطان اس گھر کے قریب ہوگا اور نہ جادوگر ان گھروں کے قریب ہوگا جو اس گھر کے اردگرد ہیں۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَطُ ،الحدیث٦٧٧ ج ١ ص ٢٠١) ﴿۲﴾ **سفید مرغ کو بُرا بھلا مت کہو اس لئے کہ یہ میرا دوست ہے اور میں**

اس کا دوست ہوں اور اس کا دشمن میرا دشمن ہے جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے یہ جنّات کو دَفع کرتا ہے۔(کِتَابُ الْعَظَمَةِ،ذکر ساعات اللیل والنهار...الخ، الحدیث ۱۲۶۹، ص ۴۵۹) (لقط المَرجان فی احکام الجان ص ۱۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنات سے نجات کی حکایات

(1) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے خط کی برکت

حضرتِ سیِّدنا ابودجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہنشاہِ مدینہ،قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم! میں اپنے بستر پر سوتا ہوں تو اپنے گھر میں چکی چلنے کی آواز جیسی آواز سنتا ہوں اور شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ جیسی بھنبھناہٹ سنتا ہوں اور بجلی کی چمک جیسی چمک دیکھتا ہوں۔ پھر جب میں گھبرا کر اور مرعوب ہو کر سر اٹھاتا ہوں تو مجھے ایک (کالا) سایہ نظر آتا ہے جو بلند ہو کر میرے گھر کے صحن میں پھیل جاتا ہے۔ پھر میں اس کی طرف مائل ہوتا ہوں اور اس کی جلد چھوتا ہوں تو اس کی جلد سیہی (ایک جانور ہے جس کے بدن پر کانٹے ہوتے ہیں) کی جلد کی طرح معلوم ہوتی ہے۔ وہ میری طرف آگ کے شعلے پھینکتا ہے میرا گمان ہوتا ہے کہ وہ مجھے بھی جلا دے گا اور میرے گھر کو بھی ۔تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے

ابودجانہ! تمہارے گھر میں رہنے والا برا (جن) ہے رب کعبہ کی قسم! اے ابودجانہ! کیا تم جیسے کو بھی کوئی ایذا دینے والا ہے؟'' پھر فرمایا: ''تم میرے پاس دوات اور کاغذ لے آؤ۔'' جب یہ دونوں چیزیں لائی گئیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان کو حضرتِ سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دیا اور فرمایا: ''اے ابوالحسن! جو میں کہتا ہوں لکھو۔'' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ''کیا لکھوں؟'' حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اِلٰى مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ وَالصَّالِحِیْنَ ٥ اِلَّا طَارِقًا یَطْرُقُ بِخَیْرٍ یَا رَحْمٰنُ اَمَّا بَعْدُ ٥ فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِی الْحَقِّ سَعَةً فَاِنْ تَكُ عَاشِقًا مُوْلِعًا ٥ اَوْ فَاجِرًا مُقْتَحِمًا ٥ اَوْ رَاغِبًا حَقًّا ٥ اَوْ مُبْطِلًا ٥ هٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى یَنْطِقُ عَلَیْنَا وَعَلَیْكُمْ بِالْحَقِّ ٥ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ٥ وَرُسُلُنَا یَكْتُبُوْنَ مَاتَمْكُرُوْنَ ٥ اُتْرُكُوْا صَاحِبَ كِتَابِیْ هٰذَا ٥ وَانْطَلِقُوْا اِلٰى عَبَدَةِ الْاَصْنَامِ ٥ وَاِلٰى مَنْ یَّزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ٥ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ٥ یُغْلَبُوْنَ حٰمٓ لَا یُنْصَرُوْنَ ٥ حٰمٓ عٓسٓقٓ ٥ تَفَرَّقَ اَعْدَاءُ اللّٰهِ ٥ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ ٥ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ٥ **ترجمہ:** اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

یہ خط تمام جہانوں کے پروردگار کے رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف سے گھروں کے دروازہ کھٹکھٹانے والوں یعنی عمارتوں میں رہنے والے جنات، کثرت سے آنے جانے والوں اور صالحین مگر بھلائی لانے والوں کی طرف ہے، اس کے بعد! بے شک ہمارے اور تمہارے لئے حق بات میں وسعت ہے لہذا اگر تو بہت گرویدہ ہونے والا عاشق ہے یا مشقت میں ڈالنے والا بدکار ہے یا حق کی طرف راغب ہے یا فساد پیدا کرنے والا ہے تو یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہم پر اور تم پر حق بولنے والی کتاب ہے بے شک ہم ختم کردیتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو اور ہماری (بھیجی) جماعت لکھتی ہے جو کچھ تم فریب دیتے ہو میری اس کتاب والے کو تم لوگ چھوڑ دو اور بتوں کی پوجا اور اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو شریک ٹھہرانے والے کی طرف بھاگ جاؤ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کی ذات کے سوا ہر چیز فانی ہے، اسی کا حکم ہے اور اس کی طرف پھیرے جاؤ گے، مغلوب ہو جاؤ گے، تمہاری مدد نہیں کی جائے گی، اللہ کے دشمن جدا ہو جائیں گے اور اللہ کی دلیل پہنچ گئی۔ اور گناہ سے بچنے کی طاقت نہیں اور نہ نیکی کی قوت مگر اللہ کی توفیق سے۔'' پھر یہ آیت لکھی: ''تو اے محبوب عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کفایت کرے گا اور وہی سنتا جانتا ہے۔''

حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے اس خط کو لیا اور لپیٹ لیا اور اپنے گھر لے گیا اور اپنے سر کے نیچے رکھ کر رات اپنے گھر میں گزاری تو ایک چیخنے والے کی چیخ سے ہی میں بیدار ہوا جو یہ کہہ رہا تھا: ''اے ابو دجانہ! لات وعزی کی

قسم ان کلمات نے ہمیں جلا ڈالا تمہیں تمہارے نبی کا واسطہ اگر تم یہ خط مبارک یہاں سے اٹھالو تو ہم تیرے گھر میں کبھی نہیں آئیں گے۔'' اور ایک روایت میں ہے کہ ہم نہ تمہیں ایذا دیں گے نہ تمہارے پڑوسیوں کو اور نہ اس جگہ پر جہاں یہ خط مبارک ہوگا۔ حضرت ابودجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے جواب دیا مجھے میرے محبوب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے واسطہ کی قسم میں اس خط کو یہاں سے اس وقت تک نہیں اٹھاؤں گا جب تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے اس کی اجازت نہ حاصل کرلوں ۔ حضرت ابودجانہ فرماتے ہیں رات بھر جنوں کی چیخ وپکار اور رونا دھونا جاری رہا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے نماز فجر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے ساتھ ادا کی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو اس بات کی اطلاع دی جو میں نے رات میں جنوں سے سنی تھی اور جو میں نے جنوں کو جواب دیا تھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''اے ابودجانہ! (وہ خط اب تم) جنوں سے اٹھالو قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا وہ جن قیامت تک عذاب کی تکلیف پاتے رہیں گے۔'' (دلائل النبوۃ، کتاب جماع ابواب نزول الوحی...الخ، ج۷،ص۱۱۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(2) قتل کی دھمکی دینے پر جن بھاگ گیا

حضرتِ سیِّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے گھر کے صحن میں تھا کہ اچانک میرے پاس میری بیوی کی طرف سے بُلاوا آیا۔ میں نے گھر

جاکراس سے پوچھا: ''کیا بات ہے؟'' میری بیوی نے کہا: ''یہ سانپ ہے جب میں گھر سے باہر جنگل میں قضائے حاجت کیلئے گئی تو اس کو دیکھا تھا پھر میں کچھ دیر ٹھہری رہی لیکن مجھے یہ نظر نہیں آیا، اب میں اس کو دیکھ رہی ہوں یہ وہی سانپ ہے میں اس کو پہچانتی ہوں۔'' حضرتِ سیِّدنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا: ''تو نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے اور میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں اگر میں نے اس کے بعد تجھ کو دیکھا تو یقیناً تجھے قتل کرڈالوں گا۔'' تو وہ سانپ نکلا اور گھر کے دروازہ سے چلا گیا یہاں تک کہ وہ سانپ مسجد نبوی میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے منبر کے پاس آیا اور اس پر چڑھ کر آسمان کی طرف چلا گیا اور غائب ہوگیا۔ (یہ ایک جن تھا جو سانپ کی شکل میں حضرتِ سیِّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی کے سامنے ظاہر ہوا تھا۔) (کتاب الھواتف لابن ابی الدنیا، رقم ۱۳۲، ج ۲، ص۵۰۸)

اگر جن سانپ کی حالت میں مل جائے تو کیا کیا جائے؟

اگر کبھی سانپ دکھائی دے اور اس پر جن ہونے کا شک گزرے تو اسے اس طرح سے تنبیہ کی جائے،

ایک: یہ کہ یوں کہا جائے میں تم کو قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے لیا کہ ہمیں ایذا مت دو اور ہمارے سامنے ظاہر مت ہو۔

دوسرے: یہ کہ اس طرح کہا جائے ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں بوسیلۂ عہد نوح وعہد سلیمان ابن داؤد علیہم السلام کے کہ ہمیں ایذا مت دے،

تیسرے: یہ کہ میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے نوح علیہ السلام نے لیا میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے سلیمان علیہ السلام نے لیا کہ ایذا مت دو۔

چوتھے: یہ کہ لوٹ جا خدا کے حکم سے۔

پانچویں: یہ کہ مسلمان کی راہ چھوڑ دے۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج۲۴، ۶۵۱)

﴿3﴾ اللہ تعالیٰ کی طرف حفاظت کا رقعہ

(1) حضرتِ سیِّدنا حسن بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدتنا ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کچھ سوال کئے تو انہوں نے فرمایا: ''میں اپنی نشست پر بیٹھی تھی کہ گھر کی چھت پھٹی اور اونٹ کی طرح یا گدھے کے مثل کالا کوئی جانور میرے اوپر گرا۔ میں نے اس جیسا کالا اور خلقت اور گھبراہٹ کے اعتبار سے کوئی جانور نہیں دیکھا۔ پھر وہ میرے قریب ہوا وہ مجھے پکڑنا چاہتا تھا لیکن اس کے پیچھے ایک چھوٹا سا کاغذ کا رقعہ آیا جب اس کو اس (جن جانور) نے کھولا اور پڑھا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا:

''مِنْ رَبِّ عَکَبٍ اِلٰی عَکَبٍ اَمَّا بَعْدُ فَلَا سَبِیْلَ لَکَ عَلَی الْمَرْأَۃِ الصَّالِحَۃِ بِنْتِ الصَّالِحِیْنَ یعنی یہ رقعہ ربِّ عکب کی جانب سے عکب کی طرف ہے اس کے بعد تمہیں حکم ہے کہ تمہیں نیک والدین کی نیک بیٹی پر (شرارت کی) کوئی

اجازت نہیں ہے۔'' حضرتِ سیّدتنا ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی کہ اس کے بعد وہ جہاں سے آیا تھا وہیں واپس چلا گیا اور میں اس کا واپس ہونا دیکھ رہی تھی۔ حضرتِ سیّدنا حسن بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں پھر انہوں نے مجھے وہ رقعہ دکھایا جو ان کے پاس ابھی تک موجود تھا۔(آکام المرجان فی احکام الجان،الباب الثانی والثلاثون ،ص ٧٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(2) حضرت یحیٰی بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کا وقت آیا تو ان کی خدمت میں بہت سے تابعین کرام جمع ہوئے۔ ان میں حضرت عروہ بن زبیر، حضرت قاسم بن محمد اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی تھے۔ یہ حضرات ان کے پاس ہی تھے کہ حضرت عمروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر غشی طاری ہوگئی۔ ان حضرات نے چھت پھٹنے کی آواز سنی پھر ایک کالا سانپ (اژدھا) گرا جو کھجور کے بڑے تنے کی مثل (موٹا اور لمبا) تھا۔ وہ اس خاتون کی طرف لپکنے لگا تو اچانک ایک سفید رقعہ گرا جس میں یہ لکھا ہوا تھا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ مِنْ رَّبِ عَکْبٍ اِلٰی عَکْبٍ ٥ لَیْسَ لَکَ عَلٰی بَنَاتِ الصَّالِحِیْنَ سَبِیْلٌ ٥ یعنی اللہ کے نام سے شروع جو مہربان نہایت رحم والا ربِّ کعب کی طرف سے کعب کی طرف، تمہیں نیک لوگوں کی بیٹیوں پر ہاتھ بڑھانے کی اجازت نہیں ہے۔

جب اس اژدھے نے یہ سفید کاغذ دیکھا تو اوپر چڑھا اور جہاں سے اترا تھا

وہیں سے نکل گیا۔

(دلائل النبوۃ، کتاب جماع ابواب نزول الوحی...الخ، باب ماذکر فی حرزالربیع...الخ، ج۷، ص۱۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(3) حضرتِ سیِّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدنا عوف بن عفرا رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صاحبزادی اپنے بستر پر لیٹی ہوئی تھیں۔ان کو علم بھی نہ ہوا کہ ایک حبشی (سیاہ فام آدمی) انکے سینہ پر چڑھ گیا اور اس نے اپنا ہاتھ ان کے حلق میں ڈال دیا تو اچانک پیلے رنگ کا ایک کاغذ آسمان کی طرف سے گر رہا تھا یہاں تک کہ ان کے سینے پر آگرا تو اس (کالے آدمی) نے اس رقعہ کو لے لیا اور پڑھا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا:

مِنْ رَّبِّ لَکِیْنٍ اِلٰی لَکِیْنٍ: اِجْتَنِبِ ابْنَۃَ الْعَبْدِ الصَّالِحِ o فَاِنَّ لَاسَبِیْلَ لَکَ عَلَیْھَا o یعنی یہ حکم نامہ لکین کے رب کی جانب سے لکین کی طرف ہے کہ نیک انسان کی بیٹی سے دور ہو اس لئے کہ تمہارا اس پر کوئی حق نہیں ہے۔

وہ فرماتی ہیں کہ وہ سیاہ فام آدمی اٹھا اور اپنا ہاتھ میرے حلق سے ہٹایا اور اپنا ہاتھ میرے گھٹنے پر مارا۔میرا گھٹنا بکری کے سر کی طرح (سوج) گیا۔پھر میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ واقعہ ان سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا: ''اے میرے بھائی کی بیٹی ! جب تو حیض میں ہو تو اپنے کپڑوں کو سمیٹ کر رکھا کر تو ان شآءاللہ عزوجل یہ تمہیں ہرگز کبھی تکلیف نہیں دے گا۔'' حضرتِ سیِّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالٰی نے اس لڑکی کی

اس کے والد کی وجہ سے حفاظت فرمائی کیوں کہ وہ جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے۔

(دلائل النبوۃ، کتاب جماع ابواب نزول الوحی...الخ، باب ماذکر فی حرزالربیع...الخ، ج۷، ص۱۱۶)

(آکام المرجان فی احکام الجان، الباب الثانی و الثلاثون، ص۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(4) جن کو پچھاڑ دیا

امیر المومنین حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کی قسم! ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے زمانہ اقدس میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ایک جن کے ساتھ لڑائی ہوگئی۔ عرض کی گئی: ''انسان کی لڑائی تو انسان سے ہوتی ہے جن سے لڑائی کس طرح ہوئی؟'' تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے تفصیل بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ ہم حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کی ہمراہی میں ایک سفر پر تھے تو آقائے رحمت صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالٰی عنہ کو پینے کیلئے پانی لانے کو کہا۔ چنانچہ وہ پانی لینے کے لئے چل دیئے۔ اسی دوران شیطان لعین ایک سیاہ فام غلام کی شکل میں آیا اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اور پانی کے درمیان رکاوٹ بن کر بیٹھ گیا۔ حضرت عمار رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اسے پچھاڑ دیا۔ وہ کہنے لگا: میری جان بخشی کر دیجئے میں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اور پانی کے درمیان رکاوٹ نہیں بنوں گا۔ حضرت عمار رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اسے چھوڑ دیا لیکن اس نے پھر اپنا وعدہ پورا نہ کیا اور پھر سے آپ اور پانی کے درمیان حائل ہوگیا۔ دوسری مرتبہ آپ نے اسے پھر پچھاڑ دیا، اس نے پھر امان چاہی اور چلے جانے کا وعدہ کیا چنانچہ آپ نے اسے دوسری

مرتبہ چھوڑ دیا۔ تیسری مرتبہ بھی یہی ماجرا ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک مرتبہ پھر اسے زمین پر دے مارا۔ اس ملعون نے ایک مرتبہ پھر وہی وعدہ کیا البتہ اس بار اس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔

دوسری جانب اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے (اپنے صحابہ کرام علیھم الرضوان سے) ارشاد فرمایا کہ شیطان ایک سیاہ غلام کی صورت میں عمار رضی اللہ تعالٰی عنہ اور پانی کے درمیان حائل ہو گیا تھا، اللہ عزوجل نے عمار رضی اللہ تعالٰی عنہ کو شیطان پر فتح عطا فرما دی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ (جب حضرت عمار رضی اللہ تعالٰی عنہ پانی لے کر واپس ہوئے تو) ہم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالٰی عنہ کا استقبال یہ کہتے ہوئے کیا: اے ابو یقظان! آپ کامیاب ہو گئے، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے ہمیں اس اس طرح بیان فرمایا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمار رضی اللہ تعالٰی عنہ کہنے لگے: اللہ عزوجل کی قسم! اگر مجھے معلوم ہوتا کہ وہ شیطان ہے تو میں اسے قتل کر دیتا۔

(کتاب العظمة ،ذکر الجن و خلقهم،الحدیث ۱۱۰۲، ص۴۱۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(5) امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے جن نکالا

امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں متوکل (بادشاہ) نے اپنا ایک وزیر اس پیغام کے ساتھ بھیجا کہ اس کی شہزادی کو مرگی ہو گئی ہے اور اس کی صحت وعافیت کے لیے دعا کی درخواست کی۔ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالٰی عنہ نے وضو کرنے

کیلئے کھجور کے پتے کا تسمہ لگا ہوا لکڑی کا جوتا (جس کا پٹا کھجور کے پتے کا تھا) نکالا اور اس وزیر سے فرمایا: ''امیر المومنین کے گھر جاؤ اس لڑکی کے سر کے پاس بیٹھو اور اس جن کو میری طرف سے کہو کہ تمہیں کیا پسند ہے؟ آیا اس لڑکی سے نکل جانا پسند کرتے ہو یا میرے جوتے سے 70 جوتے کھانا پسند کرتے ہو؟'' وہ وزیر اس جن کے پاس گیا اور اسے یہ پیغام پہنچادیا۔ اس سرکش جن نے لڑکی کی زبان سے کہا ہم سنیں گے اور اطاعت کریں گے، اگر امام احمد ہمیں عراق میں نہ رہنے کا حکم فرمائیں گے تو ہم عراق میں بھی نہیں رکیں گے وہ تو اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار بندے ہیں اور جو اللہ کی فرماں برداری کرتا ہے ساری کائنات اس کی فرماں بردار ہوتی ہے۔

یہ کہہ کر وہ جن اس لڑکی سے نکل گیا۔ وہ لڑکی تندرست ہوگئی اور اس کی شادی کردی گئی اسکے یہاں اولاد بھی ہوئی۔ جب امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوگیا تو وہ سرکش جن اس لڑکی پر دوبارہ آگیا۔ متوکل بادشاہ نے اپنے وزیر کو امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد حضرت ابوبکر مروزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھیجا تو اس نے پورے واقعہ سے مطلع کیا چنانچہ حضرت ابوبکر مروزی نے جوتا لیا اور اس لڑکی کے پاس گئے تو اس سرکش جن نے اس لڑکی کی زبان سے گفتگو کی اور کہا: ''میں اس لڑکی سے نہیں نکلوں گا اور میں تمہاری اطاعت نہیں کروں گا اور تمہاری بات نہ مانوں گا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار بندے تھے اس لئے انہوں نے ہمیں اپنی اطاعت کا حکم دیا (یعنی ہم نے ان کی فرمانبرداری کی وجہ سے ان کی اطاعت کی۔)

(لقط المرجان فی احکام الجان، طرد الامام احمد للجن...الخ، ص ۱۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(6) مرگی کی بیماری بغداد سے بھاگ گئی

ایک شخص حضرت سیدنا محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں آیا اور عرض کرنے لگا کہ ''میں اصبہان کا رہنے والا ہوں میری ایک بیوی ہے جس کو اکثر مرگی کا دورہ رہتا ہے اور اس پر کسی تعویذ کا اثر نہیں ہوتا۔'' حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی، قطب ربانی، غوث صمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ''یہ ایک جن ہے جو وادی سراندیپ کا رہنے والا ہے، اُس کا نام خانس ہے اور جب تیری بیوی پر مرگی آئے تو اس کے کان میں یہ کہنا کہ ''اے خانس! تمہارے لئے شیخ عبدالقادر (جو بغداد میں رہتے ہیں) کا پیغام ہے کہ ''آج کے بعد پھر نہ آنا ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔'' تو وہ شخص چلا گیا اور دس سال تک غائب رہا پھر وہ آیا اور ہم نے اس سے دریافت کیا تو اس نے کہا کہ ''میں نے شیخ کے حکم پر عمل کیا پھر اب تک اس پر مرگی کا اثر نہیں ہوا۔'' (بہجۃ الاسرار، ص ۱۴۰)

فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٍ سے ہوا ظاہر
تصرف انس وجن سب پر ہے آقا غوث اعظم کا
ہوئی اک دیو سے لڑکی رہا اس نام لیوا کی
پڑھا جنگل میں جب اس نے وظیفہ غوث اعظم کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿7﴾ شیاطین سے مقابلہ

شیخ عثمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے شہنشاہِ بغداد، حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبانِ مبارک سے سنا کہ ''میں شب و روز بیابانوں اور ویران جنگلوں میں رہا کرتا تھا میرے پاس شیاطین مسلح ہو کر ہیبت ناک شکلوں میں قطار در قطار آتے اور مجھ سے مقابلہ کرتے، مجھ پر آگ پھینکتے مگر میں اپنے دل میں بہت زیادہ ہمت اور طاقت محسوس کرتا اور غیب سے کوئی مجھے پکار کر کہتا: '' اے عبدالقادر! اُٹھو ان کی طرف بڑھو، مقابلہ میں ہم تمہیں ثابت قدم رکھیں گے اور تمہاری مدد کریں گے۔'' پھر جب میں ان کی طرف بڑھتا تو وہ دائیں بائیں یا جدھر سے آتے اسی طرف بھاگ جاتے، ان میں سے میرے پاس صرف ایک ہی شخص آتا اور ڈراتا اور مجھے کہتا کہ ''یہاں سے چلے جاؤ۔'' تو میں اسے ایک طمانچہ مارتا تو وہ بھاگتا نظر آتا پھر میں لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھتا تو وہ جل کر خاک ہو جاتا۔'' (بھجۃالاسرار، ذکر طریقہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص ۱۶۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿8﴾ شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ کی برکت

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک مَدَنی اسلامی بھائی (دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ کے سند یافتہ عالم مَدَنی کہلاتے ہیں) نے بتایا کہ مریم مسجد میں **مَدَنی قافِلہ**

ٹھہرا ہوا تھا۔ شرکاءِ قافلہ میں سے ایک اسلامی بھائی عرصۂ دراز سے آسیب زدہ تھے۔ وہ جِنّ انہیں تنگ کرنے لگا۔ ان کی طبیعت خراب ہونے کی بِنا پر سارا **مَدَنی قافِلہ** پریشان ہورہا تھا۔ اس مَدَنی اسلامی بھائی نے بُلند آواز سے جُونہی **منظوم شَجَرۂ عالیّہ قادِرِیّہ رَضَوِیّہ عطّارِیّہ** پڑھنا شروع کیا تو جس اسلامی بھائی پر **جِنّ** تھا وہ چیخنے لگے اور اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارنے لگے۔ مگر پڑھنے والے نے **شَجرۂ عالِیہ** پڑھنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اس کی بَرَکت سے ان کی حالت بہتر ہونے لگی۔ شَجرۂ عالِیہ پڑھنے والے مَدَنی اسلامی بھائی کا حَلَفِیہ بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ قبلہ شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنت** دامت بَرَکاتُہم العالیہ کے ہاتھ مبارک میں **''عصا''** ہے اور آپ کے آگے آگے ایک عجیبُ الخلقت شخص یعنی ستانے والا **جِنّ** بدحواسی کے عالم میں بھاگ رہا ہے۔ یہاں تک کہ وہ **جِنّ** مسجد سے باہَر نکل کر بھاگ گیا اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُس اسلامی بھائی کی طبیعت سنبھل گئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(9) قبرستان کی چُڑیل

حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بتایا کہ ہمارا گھر **قبرِستان** کے اتنا قریب ہے کہ اگر کوئی اس کی چھت سے **قبرِستان** میں اترنا چاہے تو اتر سکتا ہے۔ میرے چھوٹے بھائی (عمر تقریباً 22 برس) کے ساتھ عجیب معاملہ پیش آیا، اسی کا بیان کا خلاصہ ہے کہ

''**شدید** گرمی کا موسم تھا، جس کی وجہ سے گھر والے چھت پر سویا کرتے تھے۔ ایک رات تقریباً **2:00** بجے میری آنکھ کھل گئی۔ ہر طرف خوفناک سناٹا چھایا ہوا تھا۔ ہوا کی سرسراہٹ، درختوں کے پتوں کی کھڑکھڑاہٹ اور کہیں دور سے آنے والی کتوں کے بھونکنے کی آوازیں ماحول کو مزید وحشتناک بنا رہی تھیں۔ اچانک میری نظر **قبرِستان** کی دیوار کے قریب ایک **دَرَخت** پر پڑی تو مجھے وہاں کسی کی **موجودگی** کا احساس ہوا، میں ہڑبڑا کر اُٹھ بیٹھا۔ جب میں نے ہمت کر کے درخت کی طرف غور سے دیکھا تو مجھے سفید کپڑوں میں ملبوس ایک حسین وجمیل لڑکی ایک شاخ پر بیٹھی دکھائی دی جو میری جانب دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ میں نے ایسی حسین لڑکی زندگی میں پہلی بار دیکھی تھی۔ میں اُس کے حُسن میں ایسا گم ہوا کہ مجھے کسی چیز کا ہوش نہ رہا۔ میں اسی کیفیت میں اُٹھا اور چھت پر چلتے ہوئے اس **دَرَخت** کی طرف بڑھنے لگا۔ جونہی میں اس کے قریب پہنچا، یکایک وہ پُراَسرار لڑکی **غائب** ہوگئی۔ اُس کے اِس طرح اچانک غائب ہوجانے کی وجہ سے میں ہکابکا رہ گیا اور ڈر کے مارے **تھر تھر کانپنے لگا**، بالآخر بے ہوش ہوگیا۔

جب صبح ہوئی تو گھر والوں نے مجھے سنبھالا اور علاج کی ترکیب بنائی۔ اس کے بعد میری حالت عجیب ہوگئی۔ مجھے تو اپنے آپ کا ہوش نہ تھا مگر میرے گھر والوں کا کہنا ہے: ''میں بہکی بہکی باتیں کرتا، گھنٹوں چھت پر بیٹھا رہتا، گھر سے بھاگنے کی بھی کوشِش کرتا، ڈاکٹر نیند کی دوا دیتے تو کچھ دیر کے لئے سو جاتا جب بیدار ہوتا تو پھر وہی کیفیت طاری ہوجاتی۔'' سارے گھر والے پریشان تھے کہ آخر اچانک مجھے کیا

ہو گیا ہے؟ اسی حالت میں کم و بیش 15 دن گزر گئے۔

میری خوش نصیبی کہ ایک دن کسی اسلامی بھائی نے پھول کی ایک پتّی میرے بڑے بھائی کو دی اور کہا کہ یہ اُس ہار کے **پھول کی پتّی** ہے جو **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیَہ کو ربیع النور شریف کے **جلوسِ میلاد** میں پہنایا گیا تھا، آپ اپنے آسیب زدہ بھائی کو کھلا دیں **اِن شآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ سب بہتر ہو جائے گا۔ **اَلحَمدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ میں نے جیسے ہی **پھول کی پتّی** کھائی، مجھے ایسا لگا جیسے میرے جسم سے کوئی چیز نکل کر بھاگی ہو۔ وہ دن اور آج کا دن، تقریباً ایک سال ہونے والا ہے **اَلحَمدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ میری طبیعت دوبارہ خراب نہیں ہوئی۔''

(اُن کے بڑے بھائی کے تأثرات کچھ یوں ہیں کہ) **اللہ** عزوجل کے **ولی** سے نسبت رکھنے والے **پھول کی پتی** کی بَرَکت سے نہ صرف میرے بھائی کو **''قبرستان کی چڑیل''** سے نَجات ملی، بلکہ میرے بھائی کے احساسِ ذمہ داری اور ذہانت میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہو گیا۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(10) عاشقِ ناشاد جنّ

محمود آباد (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بتایا کہ میرے بچوں کی امّی (یعنی میری اہلیہ) پر جِنّ کا اثر ہو گیا جس کی وجہ سے بارہا اس کی طبیعت اچانک بگڑ جاتی تھی۔ وہ جنّ صرف اہلیہ کو نظر آتا اور اسے دھمکی دیتا: اپنے شوہر

کو چھوڑ کر مجھ سے شادی کرلو، تمہیں دنیا کی دولت سے مالا مال کر دوں گا ورنہ تمہیں، تمہارے بچوں اور شوہر کو ختم کر دوں گا۔ اس کے علاوہ بھی طرح طرح کی دھمکیاں دیتا۔ مگر کوئی غیبی طاقت اسے اہلیہ کے قریب نہ آنے دیتی تھی، چنانچہ وہ یہ سب کچھ دُور دُور سے کہتا۔

ایک رات اہلیہ کی طبیعت زیادہ خراب ہوئی تو میں نے گھبرا کر منظوم شَجَرۂ عالِیہ قادِریّہ رَضَویہ عطّارِیّہ پڑھنا شروع کر دیا اور اپنے پیرو مرشِد **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ کی بارگاہ میں اِستِغاثہ پیش کیا اور خوب فریادیں کیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کچھ ہی دیر بعد طبیعت سنبھل گئی اور ساری رات امن رہا۔ صبح اہلیہ کو وہ جِنّ نظر آیا، اُس کا منہ سُوجا ہوا تھا۔ اُس نے کَراہتے ہوئے بمشکلِ تمام کہا: آج آخری بار آیا ہوں، تمہارے **پیر** نے مجھے بہت مارا ہے، رات بھر زخمی حالت میں چھت پر پڑا رہا ہوں، میرے **''جِنّ نانا''** نے بھی سمجھایا ہے کہ بیٹا باز آجا، یہ لوگ بُہت طاقتور ہیں، جان کی سلامتی چاہتا ہے تو دوبارہ مت جانا۔'' یہ کہکر وہ جن غائب ہو گیا اور آج تک دوبارہ نظر نہیں آیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(11) زوجہ جنات کے اثر سے محفوظ ہوگئی

اندرونِ سندھ کے ایک شہر پیر جو گوٹھ کے ایک اسلامی بھائی کا تحریری بیان کچھ اس طرح سے ہے: میری شادی کے تھوڑے ہی عرصے بعد میری اہلیہ میں

ایک **جنّ** ظاہر ہوا اور ہمیں طرح طرح سے تنگ کرنے لگا۔ اس صورت حال کو دیکھ کر میں بے حد پریشان ہوا اور جگہ جگہ علاج کیلئے پہنچا مگر کسی عامل کے علاج سے کوئی افاقہ نہ ہوا۔ میری زوجہ کی حالت دن بدن بگڑتی چلی گئی، وہ اُمیّد سے ہوتیں مگر کچھ دن بعد ہی سلسلہ ختم ہو جاتا۔ اسی پریشانی میں ایک طویل عرصہ گزر گیا۔

اسی دوران بابُ المدینہ (کراچی) بھی جانا ہوا۔ وہاں میں نے شیخِ طریقت **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیَہ کی بارگاہ میں حاضری کیلئے بھی بہت کوشش کی مگر ناکام رہا۔ اسی دوران نواب شاہ (باب الاسلام سندھ) میں اجتماع ذکر ونعت منعقد ہوا، **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیَہ بھی اس اجتماعِ ذکر ونعت میں شریک ہوئے۔ میں وہاں بھی ملاقات کرنے سے محروم رہا۔

میں بہت پریشان تھا مگر اُمید کی کوئی کرن دکھائی نہ دیتی تھی۔ اسی پریشانی کے عالم میں ایک دن میں اپنے پیرومرشد کو یاد کر کے بہت رویا اور ان کی بارگاہ میں استِغاثہ کرتے کرتے سو گیا۔ الحمدللہ عزوجل! مجھے خواب میں شیخِ طریقت **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیَہ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے فرمایا: "کیوں پریشان ہو! اُٹھ کر دیکھو! اَلحَمدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپکی زوجہ ٹھیک ہو چکی ہیں۔" یہ سُن کر میری آنکھ کھل گئی۔

نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد میں نے جب بغور اپنی زوجہ کو دیکھا تو مجھے تبدیلی کے آثار محسوس ہوئے اور ایسا لگا کہ وہ واقعی ٹھیک ہو چکی ہیں۔ میں نے جب یہ خوشخبری

اپنی والدہ کو سنائی تو وہ بولیں: ''بیٹا تمہیں معلوم ہے کہ اس کی حالت کتنی خراب رہتی ہے، دیکھنا کچھ دیر بعد پھر خراب ہو جائے گی۔'' شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ عرصہ دراز تک علاج کرانے کے باوُجود آج تک ہم نے اسے مکمّل تندرست حالت میں ایک بار بھی نہیں دیکھا تھا۔ مگر میری والدہ کے شکوک وشبہات غلط ثابت ہوئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ اہلیہ کی طبیعت ٹھیک ہوگئی اور یوں ہمیں **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیَہ کی توجّہ اور کرم سے اس **جن** سے نَجات حاصل ہوئی اور آج میں ایک پیارے سے مدنی منّے کا باپ ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(12) چڑیلوں سے جان چھوٹ گئی

صوبہ پنجاب (پاکستان) اٹک کے مقیم اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ 2003ء میں مجھ پر جنات کے اثرات ہوگئے۔ ایک چڑیل آکر مجھے پریشان کیا کرتی تھی۔ میں نے باب المدینہ (کراچی) حاضر ہو کر اپنے پیرو مرشد امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں تحریری رقعہ لکھ کر حالات پیش کر دیئے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے رقعہ پر کچھ لکھا اور تسلی دی۔ اس دن سے میری طبیعت بہتر ہونا شروع ہوگئی۔ کم وبیش 2 سال بعد 2005ء میں تربیتی کورس میں شرکت کیلئے مظفر آباد (کشمیر) پہنچا۔ 10 مئی 2005ء بروز منگل انتہائی سیاہ رنگ کی ایک بدصورت عورت جس کے سر کے بال کُھلے ہوئے تھے میرے سامنے آکر کھڑی ہوگئی۔ وہ انتہائی غصے کے

عالم میں کہنے لگی: ''میری دوست چڑیل کوتمہارے کراچی والے پیر نے پکڑلیا ہے اب میں تمہیں اور تمام تربیتی کورس والوں کو ماردوں گی۔'' یہ سن کر میں خوف کے مارے زور زور سے چیخیں مارنے لگا۔

اسلامی بھائیوں نے میری حالت دیکھ کرشجرہ عالیہ پڑھنا شروع کیا۔جب تک وہ شجرہ شریف پڑھتے رہتے تو طبیعت سنبھل جاتی مگر جب رک جاتے تو پھر ویسی حالت ہو جاتی۔نمازِ عشاء کے بعد طبیعت زیادہ خراب ہوگئی تو سب نے مل کر اپنے پیرو مرشد امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں استغاثہ پیش کرنا شروع کردیا،''یا عطار پیر ہر بلا چیر'' تو اچانک اسلامی بھائیوں نے دیکھا کہ کمرے کی کھڑکیاں ہوا کے زور سے کھل گئیں اور دیوار گیر گھڑی زور زور سے ہلنے لگی۔ہم گھبرا گئے کہ نہ جانے یہ جنّات اب ہمارا کیا حشر کریں گے۔یکا یک دروازے سے قبلہ امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ مسکراتے ہوئے تشریف لے آئے۔وہ چڑیل روہانسی ہوکر کہنے لگی: ''مجھے معاف کردو میں چلی جاؤنگی۔'' امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اسے کمرے سے باہر نکال دیا۔میری طبیعت بھی سنبھل گئی مگر دوسرے دن کچھ اور چڑیلیں پہنچ گئیں اور دھمکی دینے لگیں: ''تم 80 طلباء ہو اگر 80,000 بھی ہوں تو میرا کچھ نہیں کرسکتے،تمہارے فیضان مدینہ کے کچھ عطاری جن ہیں جن کے باعث ہم مجبور ہیں ورنہ ہم تم سب کا گلا دبادیتے۔'' ہم نے پھر سے شجرہ عالیہ پڑھنا شروع کیا تو سب چڑیلوں نے یہ کہتے ہوئے بھاگنا شروع کردیا کہ ہم صرف تمہارے کراچی والے پیر عطار سے ڈرتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(13) 500 سالہ عامِل جن کی بدحواسی

بابُ الاسلام سندھ کے مشہور شہر (حیدرآباد) کے مقیم اسلامی بھائی کی حلفیہ تحریر کچھ اس طرح سے ہے:

میرے دو بھائیوں کی شادی **2001ء** میں اپنے تایا جان کی بیٹیوں اور ہماری اکلوتی بہن کی شادی تایا کے بیٹے سے طے کر دی گئی۔ دونوں طرف سے شادی کی تیاریاں شروع کر دی گئیں۔ لیکن شادی سے تقریباً 3 ماہ قبل تایا کی دونوں بیٹیوں نے اچانک بغیر کوئی وجہ بتائے شادی سے انکار کر دیا۔ اُن کے اس طرح انکار کرنے پر سب دم بخود رہ گئے۔ بہر حال ہم نے دعائیں کرنے اور **شجرہ عطاریہ** سے وظائف وغیرہ پڑھنے کا سلسلہ جاری رکھا اور مختلف ذرائع سے روحانی علاج بھی کرایا۔ بالآخر وہ دونوں شادی کیلئے خود ہی راضی بھی ہو گئیں۔

شادی والے دن میری بھابھی (یعنی میری تایازاد بہن) کے ہاتھ پاؤں مُڑ گئے اور وہ بے ہوش ہو گئی۔ جیسے تیسے اسے ہوش میں لایا گیا اور رخصتی کر دی گئی۔ شادی کے تیسرے دن میرے تایازاد بھائی (یعنی بہنوئی) کا ولیمہ تھا۔ اس دن بھی دونوں دلہنیں (یعنی میری بھابھی اور بہن) بے ہوش ہو گئیں، بڑی مشکل سے ان کو ہوش میں لایا گیا۔

یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا۔ بعض اوقات تو ان کی حالت ایسی ہو جاتی کہ آٹھ آٹھ افراد سے بھی نہیں سنبھل پاتیں۔ ہم نے ان کا مختلف عاملوں سے علاج بھی کروایا مگر کافی رقم خرچ کرنے کے باوُجود فائدہ ہونے کے بجائے ان کی حالت مزید

خراب ہوتی چلی گئی۔ اکثر عامل تو علاج کرنے سے ہی منع کر دیتے کہ (علاج کرنے کی صورت میں) ہماری **جان کو خطرہ** ہے، ہم تو حیران ہیں کہ تم لوگ اب تک کیسے بچے ہوئے ہو؟ لگتا ہے، **تم کسی پیرِ کامل سے مُرید ہو** جس کی نظر نے تمہیں اب تک بچا رکھا ہے۔

پھر ہمارا رابطہ **مجلسِ مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ** کے اسلامی بھائی سے ہوا۔ انہوں نے تعویذاتِ عطّاریہ کے ذریعے علاج شروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تعویذاتِ عطّاریہ کی برکت سے دونوں (یعنی میری بھابھی اور بہن) کی طبیعت سنبھل گئی۔ تقریباً **4 سال** یونہی بیت گئے۔

ایک دن دونوں کی طبیعت ایسی بگڑی کہ انہوں نے کھانا پینا اور بولنا بند کر دیا۔ تقریباً اسی حالت میں **72 گھنٹے** گزر گئے۔ سارے گھر والے انتہائی پریشان تھے۔ صحت یابی کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی تھی ۔ ہماری خوش قسمتی کہ **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیَہ کے بڑے شہزادے الحاج مولانا ابو اُسَیْد **عبید رضا العطاری المدنی** مدظلہ العالی سے فون پر رابطہ ہو گیا۔ آپ مدظلہ العالی نے فرمایا کہ **26 منٹ** بعد پانی پلانا اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پی لیں گی۔ ہماری نظریں گھڑی پر جم گئیں۔ ہم نے ایک ایک منٹ گن کر گزارا۔ ٹھیک **26 منٹ** بعد دونوں کو ہوش آ گیا اور انہوں نے پانی مانگا پھر کھانا بھی کھایا۔ اس کے بعد انہوں نے بتایا کہ ہمیں دو **خوفناک بلائیں** ہنس ہنس کر اذیت دے رہی تھیں۔ مگر توجہ مرشد کی بَرَکت سے

ٹھیک **26 منٹ** بعد ان کے جِسْم گلنے سڑنے لگے اور ان سے پیپ بہنے لگی۔ ان میں سے ایک **بَلا** نے (جس کے لمبے لمبے کالے کالے خوفناک بال اور بڑے بڑے پیلے دانت اور لمبے لمبے ناخن تھے) اپنے گندے ہاتھوں سے ہمارے دلوں کو پکڑ رکھا تھا، گھبرا کر کمرے سے باہر نکل بھاگی۔ دوسری بَلا نے بھی بھاگنے کی کوشش کی لیکن وہ گر گئی۔ وہ بڑی بے بسی کے عالم میں التجائیں کر رہی تھی کہ مجھے چھوڑ دو میں اب نہیں آؤں گی۔ یوں ہماری طبیعت بہتر ہوگئی۔

اس گفتگو کو تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ کوئی اور بَلا ان دونوں پر ظاہر ہوگئی۔ ہم نے دوبارہ **شہزادہ عطار** الحاج مولانا ابوُاسید عبید الرضا العطاری المدنی مدظلہ العالی سے فون پر رابطہ کیا۔ سارا ماجرا سننے کے بعد آپ نے فرمایا **363** مرتبہ **"قَلَّتْ حِيلَتِي اَنْتَ وَسِيلَتِي اَدْرِكْنِي يَارَسُوْلَ اللّٰه** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پڑھئے اور اس عمل کو **12** دن تک جاری رکھئے۔ ہم نے ان کی ہدایت پر عمل کیا **اَلْحَمْدُ لِلّٰه** عَزَّوَجَلَّ اس سے کافی اِفاقہ ہوا لیکن بلاؤں سے مکمل طور پر جان نہ چھوٹی۔ وہ اب بھی مختلف خوفناک شکلوں میں ان دونوں کے سامنے آتیں۔ ایسا لگتا تھا کہ کوئی مسلسل عملیات کے ذریعے یہ سارا معاملہ کر رہا ہے۔ کچھ دن بعد پھر ان دونوں کی طبیعت بگڑی اور بگڑتی ہی چلی گئی۔

میری بہن کی تو ایسی حالت تھی کہ مغرب کے بعد اس کو **خوفناک شکل والی بَلائیں** نظر آتیں اور ڈرانا شروع کر دیتیں۔ اس صورتِ حال سے مجبور ہو کر ہم

ایک دن باب المدینہ (کراچی) **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہمُ العالِیہ کی بارگاہ میں حاضری کیلئے روانہ ہوئے۔ جب ہم گھر سے روانہ ہونے لگے تو بہن اور بھابھی کی طبیعت مزید بگڑنا شروع ہوگئی۔ میری بہن اصرار کرنے لگی کہ آپ **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہمُ العالِیہ سے ملاقات کیلئے مت جائیے۔ مگر ہم سنی ان سنی کرتے ہوئے **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہمُ العالِیہ کی بارگاہ میں حاضری کیلئے باب المدینہ پہنچ گئے۔

(بعدِ صحت بہن نے بتایا کہ جس وقت آپ لوگ **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہمُ العالِیہ سے ملاقات کیلئے نکل رہے تھے اس وقت وہ **عامل جنّ** جو اِن تمام **شیطانی قوّتوں کا سردار** تھا (جو وقتاً فوقتاً ہمیں تنگ کر رہی تھیں) خود ظاہر ہوا اور شدید پریشانی کے عالم میں کہنے لگا اپنے بھائیوں کو روکو، ہم سب چلے جائیں گے۔ نیز یہ بھی بتایا کہ اسکی عمر تقریباً 500 سال ہے اور وہ زبردست عامل ہے۔)

جب ہم **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہمُ العالِیہ سے **ملاقات کیلئے قِطار میں لگے تو** حیدرآباد سے موبائل فون پر گھر والوں نے بتایا کہ دونوں کی حالت انتہائی تشویش ناک ہو چکی ہے، ایسا لگتا ہے کہ اب یہ زندہ نہیں بچیں گی۔ دونوں برابر یہی مطالبہ کر رہی ہیں کہ **انہیں واپس بلالو**۔ یہ جان کر ہم پریشان تو بہت ہوئے مگر ہمت کر کے ملاقات کیلئے آگے بڑھتے رہے۔ اس دوران بار بار فون پر ان کی طبیعت خراب سے خراب تر ہونے کی اطلاع دی جاتی رہی۔

(بعد میں بہن نے بتایا کہ اُس وقت ہمیں آپ تمام قطار میں نظر آرہے تھے اور وہ **500 سالہ عامل جنّ** اپنے تمام قبیلے کے ساتھ موجود تھا۔ وہ سب انتہائی پریشان اور گھبرائے ہوئے تھے اور ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے۔ ''بھاگ چلو ورنہ ہم سب مارے جائیں گے ہم نے غلط جگہ ہاتھ ڈال دیا ہے۔'')

امیرِ اَہلسنّت دَامت بَرَکاتُہمُ العالِیہ سے **ملاقات** ہونے پر ہم نے ان سے اپنی

پریشانی بیان کی تو آپ دامت برکاتہم العالیہ نے بڑی شفقت دی اور فرمایا کہ حوصلہ رکھئے **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کچھ نہیں ہوگا گھبرایئے نہیں۔ پھر ہم نے ایک تھیلی میں **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُمُ العَالِیہ سے دَم کرواکراُس کا منہ دھاگے سے باندھ دیا۔

جب ہم دم کی ہوئی تھیلی لے کر بابُ المدینہ (کراچی) سے حیدرآباد روانہ ہورہے تھے تو (فون پر بتایا گیا کہ) حیدرآباد میں دونوں مریضائیں بہت گھبرا رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں کہ ان کو روکو اور یہاں مت آنے دینا **وَرنہ یہ خوفناک جِنّات ہمیں ماردیں گے۔**

جب ہم گھر پہنچے اور تھیلی کھول کر آدھی پھونک ایک مریضہ اور آدھی دوسری مریضہ پَر چھوڑی تو دونوں مریضاؤں کا کہنا ہے کہ ہمارا دماغ ایک لمحہ کیلئے سُن ہوگیا اور ایک **خوشگوار خوشبو** پھیلی جس کا سُرُور دل میں بھی مَحسوس ہوا۔ اس کے بعد دونوں مریضاؤں کو دَم کیا ہوا پانی پلاتے رہے اور **تعویذاتِ عطاریہ** بھی استعمال کراتے رہے۔ **بالآخر** ہمارا وہ مسئلہ جس کے حل کے لئے تمام عاملوں نے معذرت کرلی تھی اور ہم تقریباً مایوس ہوچکے تھے، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ زمانے کے ولی شیخِ طریقت **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُمُ العَالِیہ کی نگاہِ کرم کی بَرَکت سے حل ہوگیا اور ہمیں اس آفت سے نَجات مل گئی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ اب ان دونوں کی طبیعت بالکل صحیح ہے۔ (تادمِ تحریر اس واقعے کو کم وبیش دوسال ہوچکے ہیں)۔

ہمارے ایک عزیز جو خود بھی عامل ہیں۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ آپ نے

جن بُزُرگ سے علاج کرایا ہے **وہ روحانی طور پَر بہت طاقتور ہیں** اور جس عامل نے آپ کے خلاف کام کیا تھا وہ غیر مسلم تھا جو اپنی شیطانی قوت، جادو اور کالے علم وغیرہ کی مہارت میں **بینَ الاقوامی شہرت** رکھتا ہے۔ اُس کے گھر کے باہر گاہکوں کی کاروں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ آپ کے **پیرو مرشِد** کے طفیل اب اس **عامل کی گندے عمل کرنے کی شیطانی طاقت چِھن چکی ہے** اور وہ شدید بیمار ہو چکا ہے۔ اس کے پاس **تین** گندی طاقت ور چیزیں تھیں جو اس سے چِھن چکی ہیں۔ وہ عامل اب سخت پریشان ہے، اس کا کہنا ہے کہ **مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ کن لوگوں کا معاملہ ہے ورنہ میں کبھی اس کام میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(14) بدصُورت بَلا

مکتبۃ المدینہ (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی نے بتایا کہ ایک روز میں اپنے کمرے میں لیٹا ہوا تھا کہ کسی نے باہَر سے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا: ''کون؟'' مگر کوئی جواب نہ ملا، میں نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔ میری نگاہوں کے سامنے ایک دل ہلا دینے والا منظر تھا اور وہ یہ کہ **ایک عجیب و غریب اور انتہائی کَرِیہ الصورت شخص کھڑا تھا جس کے چہرے اور جسم سے خون اور پیپ بہہ رہا تھا اور کہیں کہیں کیڑے بھی کُلبُلا رہے تھے۔** یکا یک اس نے ہاتھ بڑھا کر میرا گلا دبانا چاہا تو بے ساختہ میرے منہ سے نِکلا: **یا عطار پیر!** اسے ایک دم جھٹکا

لگا اور وہ دھڑام سے پیچھے کی طرف گرا۔ میں نے فوراً دروازہ بند کرلیا۔ میرے حواس گم تھے، کافی دیر تک جاگتا رہا پھر آنکھ لگ گئی۔ رات کم و بیش 3:00 بجے کسی انجانے خوف کے سبب دوبارہ میری آنکھ کھل گئی اور میں اُٹھ بیٹھا۔ اِتنے میں سامنے بند دروازے سے اسی **بدوضع شخص** کو اپنی طرف بڑھتے ہوئے پایا۔ خوف کے مارے میری گھگّی بندھ گئی اور ہلنے جُلنے کی قوت گویا سَلْب ہوگئی۔ اُس نے قریب آ کر جیسے ہی مجھے دبوچنے کیلئے میری طرف ہاتھ بڑھائے دوبارہ میرے منہ سے **یا عطّار پیر** نکلا۔ حیرت انگیز طور پر وہ **بدصورت انسان نما بلا** مُضطرِبانہ عالم میں اُلٹے قدم پلٹی اور بند دروازے سے باہَر نکل گئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(15) عقیدت مند جن

مَدَنی تربیتی کورس کے ذمہ دار اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ مجھے عارف والا (پنجاب) میں جمعرات کے دن ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور بیان کرنے کی سعادت ملی۔ دورانِ ذکر ایک اسلامی بھائی کی عجیب وغریب آوازیں آنا شروع ہوگئیں لیکن ہم نے خاص توجہ نہ دی۔ اجتماع کے بعد وہاں کے ذمہ داروں سے مشورہ تھا۔ دورانِ مشورہ تربیتی کورس کے ایک استاذ ایک اسلامی بھائی کو لائے جو لنگڑا کر چل رہا تھا اور اسکو تقریباً 3 اسلامی بھائیوں نے سہارا دیا ہوا تھا۔ اسے

بٹھانے کے بعد اسلامی بھائی کہنے لگے کہ یہ عجیب وغریب حرکتیں کر رہا ہے اور مسلسل چیخ رہا ہے۔ قافلہ کورس کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی اس کے قریب گئے اور اس کو غور سے دیکھا تو اسکی آنکھیں گھومی ہوئی تھیں اور ہاتھ پاؤں ٹیڑھے تھے۔ اتنے میں اس نے غرا کر کہا: ''ہٹ جاؤ۔'' میں نے ذمہ دار اسلامی بھائی کو مشورہ دیا کہ اس کے سامنے شجرہ عطاریہ پڑھو، شاید یہ چلا جائے۔

ابھی انہوں نے شجرہ عطاریہ نکالا ہی تھا کہ وہ جن ان کو گھورنے لگا۔ اسلامی بھائی نے اس سے پوچھا: تم کون ہو اور اسے کیوں تنگ کر رہے ہو۔ اس جن نے چلّا کر کہا: ''میں اس کا دوست ہوں اور اس سے ملنے آیا ہوں اور میں بھی عطاری ہوں۔ اسلامی بھائی نے اس سے کہا: ''عطاری ہو کر اپنے پیر بھائی کو تنگ کرتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آتی، میں ابھی شہزادہ عطّار مدظلہ العالی کو فون کرتا ہوں۔ اس نے کہا: ''نہیں! میں چلا جاؤں گا۔'' میں نے اسلامی بھائی کو آواز دی: ''امیر اہلسنّت مدظلہ العالی کا بال مبارک اس کے سامنے کرو، شاید یہ چلا جائے۔ جیسے ہی اس اسلامی بھائی نے اپنی جیب سے امیر اہلسنّت کا بال نکالا اس جن نے شور کرنا شروع کر دیا: ''مجھے دیدو مجھے دیدو۔'' اسلامی بھائی نے اس سے پوچھا: ''کیا تمہارے پاس یہ نہیں ہے؟'' اس نے کہا: ''میرے پاس بھی ہے۔'' اسلامی بھائی نے اس سے مطالبہ کیا: ''تو دکھاؤ۔'' اس جن نے گردن جھکائی اور مٹھی بند کر لی جب اس نے مٹھی کھولی تو اس میں بال مبارک نظر آ رہا تھا۔ اس اسلامی بھائی نے وہ بال مبارک اس کے ہاتھ سے اٹھا لیا تھا۔ اس

نے چیخنا شروع کردیا: ”مجھے دیدو مجھے دیدو۔“ اسلامی بھائی نے کہا: ”ایک شرط پر دونگا اگر تم واپس چلے جاؤ گے۔“ وہ جن ہار مانتے ہوئے بولا: ”ٹھیک ہے۔“ جیسے ہی اسکو بال دیا گیا تو جن کے زیرِ اثر اسلامی بھائی بیٹھے بیٹھے سر کے بل زمین پر گر گیا۔ جب اسے اٹھایا گیا تو نارمل لوگوں کی طرح باتیں کرنا شروع ہوگیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

[16] جن سے خلاصی ہوگئی

نواب شاہ (باب الاسلام سندھ) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میری بیٹی دعوت اسلامی کے جامعۃ المدینہ (للبنات) میں درس نظامی کرنے کی سعادت حاصل کررہی ہے۔ ایک روز اس پر کوئی خبیث جن قابض ہوگیا اور اسے روزانہ تنگ کرنے لگا۔ وہ کبھی اسکا ہاتھ مروڑ دیتا تو کبھی اسے بے ہوش کردیتا۔ سر میں شدید درد کے باعث وہ چیخیں مارتی۔ سارا گھر پریشان تھا۔ مختلف طریقے سے علاج کی کوشش کی مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔ یوں کم و بیش ۱۵ دن گزر گئے ۲ شعبان المعظم ۱۴۲۸ (16-08-2007) بروز جمعرات وہ جن بیٹی کو سخت تکلیف دینے لگا۔ ہمارا سارا گھر چونکہ زمانے کے ولی شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے مرید ہے اس لئے میری بیٹی جس پر جن قابض تھا، بلند آواز سے **المدد یا عطار، المدد یا عطار** پکارنے لگی۔ کچھ ہی دیر بعد اسکی طبیعت میں افاقہ ہوا اور وہ ٹھیک ہوگئی۔ الحمد للہ عزوجل اب تک اس کی طبیعت دوبارہ خراب نہیں ہوئی۔ میری بیٹی نے بتایا: ”جب میں نے

المدد یا عطار، المدد یا عطار کہنا شروع کیا تو مجھے ایک آواز سنائی دی: ''بیٹی گھبراؤ مت میں نے انہیں بھگا دیا ان شآء اللہ عزوجل یہ اب تمہیں تنگ نہیں کریں گے۔'' یوں اس **جن** سے میری جان چھوٹ گئی ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(17) 4 جنّات کی حکایات

صوبہ پنجاب کے ایک اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے کہ ایک روز میں کسی عزیز کی تدفین کے سلسلے میں قبرستان گیا۔ دورانِ تدفین ایک اجنبی شخص میرے قریب آیا اور بڑے ہی پُراسرار انداز میں کہنے لگا: ''مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔'' یہ کہہ کر وہ مجھے لوگوں سے الگ لے گیا اور کہنے لگا: ''میری طبیعت خراب ہو رہی ہے، مجھ پر دم کر دو۔'' میں نے جیسے ہی اُن پر دم کیا تو یکا یک مجھے یوں لگا جیسے کئی من وزن میرے اوپر لاد دیا گیا ہو۔ میں جب واپس گھر لوٹا تو سارا جسم درد سے ٹوٹ رہا تھا۔ گھر آ کر میں لیٹ گیا یہاں تک کہ اذانِ مغرب ہونا شروع ہوئی۔ میں باجماعت نماز ادا کرنے کی نیّت سے ہمت کر کے جیسے تیسے اُٹھا اور عمامہ باندھ کر جیسے ہی باہر جانے کیلئے کمرے کے دروازے کے قریب پہنچا تو اچانک مجھے کسی ان دیکھے وُجود نے پکڑا اور اٹھا کر کمرے کی دیوار پر دے مارا۔ میرا سر چکرا گیا۔ میرے حواس بحال ہوئے تو میں نے اپنے سامنے **4 خوفناک جنّات** کو پایا۔ وہ بڑی بڑی سرخ آنکھوں سے مجھے گھور رہے تھے۔ ان کے سر کے بال زمین تک لٹک رہے تھے۔ ان

میں سے ایک نے میرے دونوں ہاتھ پکڑ لئے اور دوسرے نے دونوں پاؤں جکڑ لئے، تیسرے نے میری زبان پر قابو پالیا اور چوتھا جن میرے جسم میں داخل ہو گیا۔

وہ مجھے سخت تکلیف دے رہے تھے اور میں چیخ و پکار کر رہا تھا۔ میری چیخ و پکار سن کر دوسرے کمرے سے گھر والے اور چند محلے کے لوگ آ گئے۔ مجھے لگ رہا تھا کہ یہ **جنات** مجھے جان سے مار دیں گے۔ بے اختیار میں نے **غوثِ پاک** رضی اللہ عنہ اور اپنے پیرو مرشد **شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں مدد کیلئے استغاثہ پیش کرنا شروع کر دیا۔ خدا کی قسم! میں نے بیداری کے عالم میں دیکھا کہ یکا یک کمرے کے دروازے سے **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ انتہائی جلال کے عالم میں کمرے میں داخل ہوئے اور جس **جن** نے میرے پاؤں جکڑ رکھے تھے اسے ٹھوکر ماری تو اس **جن** کے جسم پر آگ بھڑک اٹھی۔ وہ بُری طرح چیخ رہا تھا۔ دوسرے کو آپ دامت برکاتہم العالیہ نے اُٹھا کر زمین پر پٹخ دیا۔ یہ دیکھ کر جو **جن** جسم میں داخل تھا وہ جان بچا کر بھاگ نکلا۔ چوتھا جس نے میری زبان کو قابو کیا ہوا تھا وہ **جن** بھی الٹے قدموں واپس بھاگ گیا۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے مجھے سینے سے لگا لیا اور تسلی دیتے ہوئے فرمایا: ''بیٹا مت گھبراؤ، **الحمد للہ** عَزَّوَجَلَّ ان سے تمہاری جان چھوٹ گئی ہے۔'' یہ فرما کر آپ جانے لگے تو میں رونے لگا اور عرض کی: آپ دامت برکاتہم العالیہ کے جانے کے بعد یہ دوبارہ آ کر مجھے قتل نہ کر دیں۔ آپ نے مجھے دلاسہ دیا اور فرمایا: ''ان شآء اللہ عَزَّوَجَلَّ اب یہ دوبارہ نہیں آئیں گے۔ گھبراتے کیوں ہو، میں جو ہوں۔ مجھے بلا لینا ان شآء اللہ عَزَّوَجَلَّ میں آجاؤں گا۔'' یوں کرم فرمانے کے بعد

آپ دامت برکاتہم العالیہ واپس لوٹ گئے۔ الحمدُ للہ عَزَّوَجَلَّ آج اس بات کو ایک سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے میری طبیعت بالکل صحیح ہے ان جنّات نے دوبارہ آنے کی جرأت نہیں کی۔

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(18) بدصورت بڑھیا

صوبہ پنجاب کے ایک اسلامی بھائی کی حلفیہ تحریر کا خلاصہ ہے کہ میں شام کے وقت سو رہا تھا۔ میری آنکھ کھلی تو ساڑھے پانچ بجے کا وقت تھا۔ سورج غروب ہونے میں تقریباً آٹھ سے دس منٹ باقی تھے۔ میں نے جونہی بستر سے اُٹھنا چاہا سامنے بند دروازے سے ایک نہایت **بدصورت بڑھیا** داخل ہوئی۔ اس نے آناً فاناً میرے گُردوں میں اُنگلیاں ڈال کر مجھے اُوپر اُٹھالیا۔ اب میرا آدھا جسم اوپر تھا اور آدھا نیچے۔ میں اتنا خوفزدہ تھا کہ آیۃ الکرسی اور لاحول شریف وغیرہ پڑھنا بھی بھول گیا۔ میں نے اپنے ماں باپ اور دادی جان کو (جنھوں نے مجھے بچپن سے پالا تھا) مدد کے لئے پکارا۔ لیکن ان میں سے کسی نے میری پکار نہ سُنی۔ اتنے میں اس بڑھیا نے میرے ہونٹوں کو ناخن مار کر چیر دیا۔ میں شدید تکلیف میں تھا اور بری طرح چیخ رہا تھا، مگر لگتا تھا کہ میری چیخ و پکار کسی کو سنائی نہیں دے رہی تھی۔ اسی وقت میرے دل میں اپنے پیرو مرشد حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطّار** قادری دَامَت بَرَکَاتُہم العالیہ کا خیال آیا۔ میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ میرے **پیرومرشد** بنفسِ نفیس تشریف لے

آئے۔ جیسے ہی اُس بڑھیا نے **امیرِ اہلسنّت** دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کو آتے دیکھا تو مجھے چھوڑ کر فوراً بھاگ گئی۔ یوں مجھے اس بدصورت بڑھیا سے نجات ملی۔ پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ زخم بھی صحیح ہوگئے اور تکلیف بھی ختم ہوگئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(19) لمبے بالوں والا جن

بابُ المدینہ (کراچی) علاقہ نیا آباد کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ مکتبۃ المدینہ (کراچی) کے اجیر اسلامی بھائی ایک روز ڈیوٹی پر آئے تو ان کو بخار تھا۔ ذمہ دار کے دریافت کرنے پر انہوں نے جو کچھ بتایا اس کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے:

''کل رات جب میں گھر جانے کے لئے اپنے اسکوٹر پر بیٹھ کر روانہ ہوا تو گارڈن چورنگی پر مجھے کسی نے لفٹ کا اشارہ کیا۔ میں نے اسکوٹر روک کر انہیں بٹھا لیا۔ جب گاڑی تین ہٹی کے پل پر پہنچی تو مجھے محسوس ہوا کہ میرے پیچھے کوئی لمبی لمبی سانسیں لے رہا ہے۔ میں نے گھبرا کر گاڑی روک دی اور جیسے ہی مڑ کر دیکھا تو میری چیخ نکل گئی۔ پیچھے بیٹھے ہوئے شخص کی شکل بدل چکی تھی۔ لمبے لمبے بال، بڑی بڑی سرخ آنکھیں، چوڑے دانت اور انتہائی خوفناک سیاہ چہرہ۔ وہ سخت غصے میں لگ رہا تھا اور اس کی سانس بہت تیز چل رہی تھی۔ وہ کچھ دیر مجھے گھورتا رہا پھر سامنے فٹ پاتھ پر جا بیٹھا۔ میں بھی مارے دہشت کے وہیں کھڑا کھڑا اُسے دیکھ رہا تھا۔ اچانک وہ اٹھا اور غصے کے عالم میں میری جانب لپکا۔ میں پیچھے ہٹا۔ اس نے دونوں ہاتھ بڑھا کر میری

گردن پکڑنا چاہی تو بے اختیار میرے منہ سے ’’**یا عطار پیر**‘‘ نکلا۔ حیرت انگیز طور پر اس خوفناک بلا کو جھٹکا لگا اور وہ یوں لرزتے ہوئے پیچھے ہوتے ہوئے فٹ پاتھ پر جا پڑا جیسے اسے کرنٹ لگ گیا ہو۔ میں نے گھبراہٹ کے عالم میں اسکوٹر اِسٹارٹ کی اور وہاں سے بھاگ نکلا۔ گھر پہنچ کر مارے خوف کے مجھے بخار چڑھ گیا۔ جب سے طبیعت کچھ ناساز ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(20) بھگوڑا جن

مرکزُالاولیاء (لاہور پاکستان) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے بھائی کے یہاں پہلا بچہ پیدا ہوا تو اس کے سر کے بالائی حصے پر جِلْد نہیں تھی۔ جس کی وجہ سے اس کا مغز بالکل صاف دکھائی دے رہا تھا۔ ڈاکٹر حیران تھے کہ اس نوعیت کا کیس ہم نے پہلی بار دیکھا ہے۔ بچہ تقریباً 3 دن زندہ رہا پھر **انتقال** کرگیا۔ کچھ عرصے بعد ایک اور بیٹے کی ولادت ہوئی تو اس کے سر کے بالائی حصے کی کھال غائب تھی اور مغز نظر آرہا تھا۔ یہ بھی چند گھنٹے بعد **انتقال** کرگیا۔

میری بھابھی بھی **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُم العالیہ سے ہی بیعت تھیں اور اپنے **پیرومرشد** سے بڑی عقیدت رکھتی تھیں۔ ایک رات انہوں نے تصور ہی تصور میں اپنے پیرومرشد **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کی بارگاہ میں استغاثہ پیش کیا۔ پھر وہ سوگئیں۔ ان کا کہنا ہے کہ رات اچانک میری آنکھ کھلی تو میں نے دونورانی

چہروں والے بزرگوں کو دیکھا جنہوں نے **سبز عمامہ شریف** سر پر سجایا ہوا تھا۔وہ کمرے میں کسی کو تلاش کر رہے ہیں ۔ کچھ ہی دیر میں کمرے کے کونے سے ایک **خوفناک جن** گھبرایا ہوا ظاہر ہوا اور باہر کی طرف بھاگا۔ وہ دونوں بزرگ بھی اس کے پیچھے دوڑے۔ وہ جن مختلف کمروں سے ہوتا ہوا وہاں سے بھاگ نکلا۔پھر وہ **بزرگ** میرے پاس تشریف لائے اور تسلی دیتے ہوئے فرمانے لگے کہ بیٹی گھبراؤ مت ہم نے اسے اس گھر سے **بھگا** دیا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب وہ **دوبارہ** نہیں آئے گا۔''

یہ سب عالمِ بیداری کی بات ہے۔صبح جب بھابھی نے یہ بات گھر میں بتائی تو میری بہن نے بھی اس کی تصدیق کرتے ہوئے کہا: ''رات میری بھی شور کی وجہ سے آنکھ کھلی تو **میں نے بھی دو سبز عمامے والے بزرگوں کو گھر میں آتے دیکھا تھا**۔'' اس بات کو کم و بیش 10 سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔اس کے بعد میری بھابھی کے یہاں **صحیح سلامت اولاد** پیدا ہوئی۔کم و بیش 6 ماہ قبل جب بھابھی نے کسی طرح **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کی زیارت کی تو چونک اُٹھی اور کہنے لگی: '' جن دو بزرگوں نے بیداری کے عالم میں تشریف لا کر خوفناک جنّات کو بھگایا تھا ان میں سے ایک شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی دامت بَرَکاتُہُم العالیہ تھے۔''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(21) سینگوں والی دلہن

بابُ الاسلام (سندھ) کے ایک گھر میں شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں۔ بیٹی کو بیاہنے کا ارمان پورا ہونے کو تھا۔ صبح بارات آنی تھی، بہنیں خوشی سے پھولے نہیں سمارہی تھیں۔ گھر کو برقی قُمقُموں سے دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ آج ''رَت جگا'' کی رَسْم تھی۔ دُلْہن کیلئے اس رات کیلئے بیش قیمت جوڑا تیار کیا گیا تھا۔ دُلْہن کو تیار کرکے سہیلیاں جُھرمَٹ میں لئے شور شرابے میں مصروف تھیں کہ اچانک دُلْہن نے دوپٹا سَر سے اُتار ڈالا۔ کمرے میں موجود عورتوں کی چیخیں نکل گئیں۔ دُلْہن کا چہرہ تبدیل ہو رہا تھا۔ بڑی بڑی سُرخ آنکھیں اِدھر اُدھر گھوم رہی تھیں اور گلے سے غُراہٹ کی سی آواز آرہی تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے دُلْہن کے بال آپس میں سختی سے مل کر خوفناک **سینگوں** کی صورت اختیار کرگئے۔ شاید یہ کسی سرکش جِنّ کی شرارت تھی۔ شادی کی خوشیاں منانے والوں کے چہروں پر خوف وغم کے آثار دکھائی دینے لگے۔ صبح بارات آنے والی ہے، پورا گھر مہمانوں سے بھرا ہوا ہے۔ وقتی طور پر بات کو دبا دیا گیا۔ دلہن کی ماں اور بہنیں زار وقطار رو رہی تھیں کہ اب کیا ہوگا؟ دلہن کے بھائی کو کسی نے مشورہ دیا کہ فیضانِ مدینہ میں امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے تعویذات مفت دیئے جاتے ہیں، وہ لے لیجئے۔ انہوں نے فوراً **مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ** کے مکتب سے رابطہ کیا۔ جنہوں نے تعویذاتِ عطاریہ دینے کے ساتھ کاٹ والا عمل بھی کیا۔ گھر آکر جب تعویذاتِ عطاریہ دُلْہن کو پہنایا گیا اور کاٹ والا پانی پلانے کے بعد کچھ بالوں پر بھی چھڑکا گیا تو **الحمدللہ** عزوجل حیرت انگیز طور

پر دُلہن کی طبیعت سنبھلنے لگی اور سر کے بال جو خوفناک سینگوں کی صورت اختیار کر چکے تھے، دُرُست ہوگئے۔ پورے گھر نے سُکون کا سانس لیا اور دعائیں دینے لگے۔ دوسرے دن دلہن کو بخیر وعافیت رخصت کر دیا گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آسان ترین علاج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

بچوں یا بڑوں کو تعویذ پہننا بالکل جائز ہے جبکہ وہ تعویذ آیاتِ قرآنیہ یا اسمائے الٰہیہ یا دعاؤں پر مشتمل ہو۔ بعض احادیث میں تعویذ کی جو ممانعت آئی ہے اس سے مراد وہ تعویذات ہیں جو ناجائز الفاظ پر مشتمل ہوں جیسا کہ زمانۂ جاہلیت کے تعویذات ہوتے تھے۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۵۲: ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ج ۹، ص ۶۰۰)

تعویذات اسمائے الٰہی وکلامِ الٰہی وذکرِ الٰہی سے ہوتے ہیں، ان میں اثر نہ ماننے کا جواب وہی بہتر ہے جو حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہ العزیز نے ایک ملحد (یعنی بے دین) کو دیا، جس نے تعویذات کے اثر میں کلام کیا۔ حضرت قدس سرہ نے فرمایا، ''تو عجیب گدھا ہے۔'' وہ دنیوی طور پر بڑا معزز بنتا تھا یہ لفظ سنتے ہی اس کا چہرہ سرخ ہوگیا اور گردن کی رگیں پھول گئیں اور بدن غیظ سے کانپنے لگا اور حضرت سے اس فرمانے کا شاکی ہوا، فرمایا میں نے تو تمہارے سوال کا جواب دیا ہے،

گدھے کے نام کا اثر تم نے مشاہدہ کرلیا کہ تمہارے اتنے بڑے جسم کی کیا حالت کر دی لیکن مولیٰ عزوجل کے نام پاک سے منکر ہو۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص ۲۰۷ ملخصًا)

الحمدللہ عزوجل تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کی **مجلسِ مکتوبات وتعویذات عطاریہ** کے تحت دکھیارے مسلمانوں کا شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ **مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری** مدظلہ العالی کے عطا کردہ تعویذات کے ذَرِیعے فی سبیل اللہ عِلاج کیا جاتا ہے نیز استخارہ کرنے کا سلسلہ بھی ہے۔ روزانہ ہزاروں مسلمان اس سے مستفیض ہوتے ہیں۔ الحمدللہ عزوجل اس وقت مجلس کی طرف سے بلامبالغہ لاکھوں تعویذات اور تعزیت، عیادت اور تسلی نامے بھیجے جاچکے ہیں اور تادمِ تحریر (۲۲ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ) ایک اندازے کے مطابق مجلس کی طرف سے **ماہانہ سوا دو لاکھ** اور سالانہ کم وبیش **26 لاکھ سے زائد** ''تعویذات'' و''اَوراد'' دیئے اور کم وبیش **20 سے 25 ہزار مکتوبات** بھیجے جاتے ہیں ان میں **E-mail** کے جوابات بھی شامل ہیں۔ الحمدللہ عزوجل **ماہانہ 2500 سے زائد آن لائن استخارہ** کی ترکیب بھی ہوتی ہے۔ تعویذاتِ عطاریہ کی متعدد بہاریں ہیں جو مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ **''خوفناک بلا''، ''پراسرار کتا''** اور **''سینگوں والی دلہن''** نامی رسائل میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ تعویذات لینے والے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمائیں اور وہاں تعویذاتِ عطاریہ کے بستے (اسٹال) سے تعویذ حاصل کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿22﴾ عامِل جن سے خَلاصی

ایک شخص نے بتایا کہ ایک **خطرناک جن** میری بچی کے پیچھے پڑ گیا۔ کبھی کبھی میرے سامنے بھی ظاہر ہوجاتا اور مطالبہ کرتا: ''اپنی بیٹی کی شادی میرے ساتھ کردو اور جتنا چاہو مال لے لو۔'' میں بے حد خوفزدہ اور پریشان تھا، کئی عاملین سے رُجوع کیا۔ پیشہ ور عاملین میرے گھر آتے، پڑھائی وغیرہ کرتے مگر وہ جن بھی غالبًا عامل تھا اپنے عملیات سے عاملوں کو اُلٹا لٹکا دیتا۔ میں ہزاروں روپے خرچ کر چکا تھا اور سخت مایوسی کے عالم میں تھا کہ کسی نے بتایا **فیضان مدینہ** چلے جاؤ وہاں تعویذاتِ عطاریہ ملتے ہیں۔ میں نے وہاں جا کر اپنا مسئلہ بیان کیا۔ انہوں نے مجھے لٹکانے اور پہننے کیلئے **تعویذات** دیئے۔

الحمدللہ عزوجل میں نے تعویذاتِ عطاریہ مجلس کے مشورے کے مطابق استعمال کئے۔ چند دنوں بعد جب دوبارہ جنّ ظاہر ہوا تو تعویذاتِ عطاریہ کی برکت سے قریب نہیں آیا بلکہ دور ہی سے کہنے لگا، ''**یہ تعویذ اتاردو، تم یہ تعویذ کہاں سے لائے ہو؟**'' اور وہیں کھڑے کھڑے میرے باندھے ہوئے تعویذ کی طرف اشارہ کرکے تعویذات اتارنے یا اس کا اثر زائل کرنے کیلئے کچھ پڑھتا بھی رہا۔ مگر **الحمدللہ** عزوجل وہ ناکام رہا اور **تعویذ** نہ اتار سکا، کچھ روز وہ خطرناک جنّ اسی طرح ظاہر ہوتا رہا پھر آخر تھک ہار کر **تعویذاتِ عطاریہ کی** بَرَکت سے غائب ہوگیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(23) خوفناک بلا

ایک اسلامی بھائی کا حلفیہ بیان کچھ یوں ہے کہ ایک رات میں اپنی گاڑی پر قدرے سنسان علاقے سے گزر رہا تھا۔ ایک چھوٹے سے پل پر سے گزرتے ہوئے اچانک ایسا لگا جیسے کوئی بہت زیادہ وزنی چیز گاڑی پر لاد دی گئی ہو۔ فل اسپیڈ دینے کے باوجود گاڑی بہت آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ کسی نہ کسی طرح گھر پہنچ کر جیسے ہی گاڑی سے اترا تو مجھے اپنے کندھوں پر کسی ان دیکھی شئے کا وزن محسوس ہوا۔ جیسے تیسے میں نے کمرے میں پہنچ کر دروازہ بند کیا اور بستر پر جا گرا۔ رات کے کم وبیش 1:30 بجے کا وقت تھا کہ میری آنکھ کھلی۔ مجھ پر ایک عجیب خوف طاری تھا۔ بہر حال میں ہمت کر کے واش روم جانے کیلئے اٹھا، تو کسی نادیدہ قوت نے میرا ہاتھ موڑ کر کمر پر لگا دیا۔ میری چیخ نکل گئی۔ اس ان دیکھی شے نے ساری رات مجھے اذیت میں مبتلا رکھا۔ کبھی میری ٹانگ موڑ دی جاتی تو کبھی اٹھا کر پٹخ دیا جاتا۔ میں خوف و تکلیف میں چلاتا اور گھر والوں کو بلاتا رہا مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ گھر والوں کو میری آواز نہیں پہنچ رہی تھی۔ اذانِ فجر ہونے پر وہ نادیدہ قوت چلی گئی۔ میرا پورا جسم پھوڑے کی طرح دکھ رہا تھا۔

صبح اس خیال سے گھر میں کچھ نہ بتایا کہ خوامخواہ پریشان ہوں گے۔ گلی میں رہنے والے ایک باریش نمازی (جو دم وغیرہ کرتے تھے) کے پاس پہنچا۔ انہوں نے استخارہ کر کے بتایا کہ سخت جان لیوا چیز تمھارے ساتھ ہے۔ لگتا ہے کہ تم کسی کامل

پیر کے مرید ہو اس لئے جان بچ گئی۔ اس کا علاج میرے بس میں نہیں ہے۔ دوسری رات پھر اسی طرح 2:00 بجے کے قریب کسی نادیدہ قوت نے نیند کی حالت میں بستر سے اٹھا کر نیچے پھینک دیا اور ساری رات مجھے اذیت دی جاتی رہی۔ مدد کیلئے پکارتا رہا مگر بے سُود۔

دن کے وقت میں نے قریبی مزار پر حاضری دی اور آنکھیں بند کر کے عرض کی: ''حضور! میرے مرشد کا واسطہ! کم از کم اتنا تو ہو کہ جو نادیدہ قوت مجھے تکلیف دیتی ہے نظر آئے۔'' یہ عرض کر کے جیسے ہی آنکھیں کھولیں تو برابر میں بھیانک چہرے والی ایک خوفناک بلا کھڑی دکھائی دی۔ جس کے دانت سینے تک نکلے ہوئے تھے اور سر چھت کو چھو رہا تھا۔ اس کا چہرہ بے حد سیاہ تھا۔ دو بڑی بڑی سرخ آنکھیں مجھے گھور رہی تھیں۔ میں گھبرا کر وہاں سے چل دیا تو وہ بلا بھی میرے ساتھ ہو لی۔ باہر آ کر جب میں نے مزار کے احاطے میں نگاہ دوڑائی تو مجھے عجیب الخلقت مخلوق دکھائی دی جن میں بچے بھی تھے اور لمبے قد والے مرد بھی جن کے بال گھٹنوں تک اور چہرے انسانوں سے مختلف تھے۔ اب چونکہ وہ نادیدہ قوت ظاہر ہو چکی تھی۔ لہٰذا سامنے آ کر میری پٹائی کیا کرتی۔

ایک صبح میں نے سبز عمامہ باندھے ہوئے اسلامی بھائی کو یہ تمام معاملہ بتایا تو انہوں نے پوچھا: ''تم اپنے پیر و مرشد شیخ طریقت امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ شجرہ شریف میں سے اوراد و وظائف پڑھتے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''پڑھنا

تو دور کی بات، میرے پاس تو شجرہ بھی نہیں ہے۔'' انہوں نے مجھے شجرہ عطاریہ دیا اور تاکید کی کہ اسے اپنے پاس رکھئے اور اس میں دیئے گئے اوراد و وظائف پڑھنے کا معمول بھی بنا لیجئے اور فیضان مدینہ سے **مجلس مکتوبات وتعویذات عطاریہ** کے مکتب سے **تعویذات** بھی لو، اِن شاءَاللہ عزوجل اس خوفناک بلا سے نجات مل جائے گی۔

اس رات جب میں سویا تو **شجرہ عطاریہ** میری جیب میں تھا۔ عجیب قسم کی پُراَسرار آواز سے میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ وہ بھیانک بلا کمرے میں کھڑی ہے۔ میں چونکہ اب عادی ہو چکا تھا، لہٰذا خوف میں کمی آ گئی تھی۔ میں نے محسوس کیا آج وہ مجھ سے دور دور ہے اور قریب آنے سے کترا رہی ہے۔ وہ بلا دور سے ہی بھیانک آواز میں کہنے لگی: ''تمہاری جیب میں کیا ہے؟ اسکو نکال دو میں تجھے کچھ نہیں کہوں گی۔'' اب مجھ پر انکشاف ہوا کہ میری جیب میں **شجرہ عطاریہ** ہے اور اسی کی وجہ سے اس بلا کو میرے قریب آنے کی ہمت نہیں ہو رہی۔ ساری رات وہ بلا دور دور کمرے میں ٹہلتی رہی اور جیب سے شجرہ عطاریہ نکالنے کا مشورہ دیتی رہی۔ رات میں سو تو نہ سکا مگر اس کی اذیت سے بہر حال محفوظ رہا۔

دوسرے دن فیضان مدینہ میں **مجلس مکتوبات وتعویذات عطاریہ** کے مکتب سے تعویذات لئے اور لا کر ایک تعویذ کمرے میں لٹکا دیا۔ الحمدللہ عزوجل تعویذ لٹکانے کی برکت سے اس بھیانک بلا کا کمرے میں داخلہ بھی بند ہو گیا۔ چند دن مختلف روپ میں آ کر باہر دالان سے کبھی کھڑکی سے، آواز دیتی رہی: تعویذ ہٹا دے...... تیرے

بہت کام آ ؤنگی...... مجھ سے دوستی کرلے...... تجھے اب نہیں ماروں گی ۔وغیرہ وغیرہ“ اس کے بعد میں نے باہر بھی تعویذات لٹکا دیئے اور خود بھی تعویذ پہن لیا کاٹ کا پانی بھی پیتا رہا۔الحمدللہ عزوجل کچھ ہی عرصے میں **تعویذاتِ عطاریہ** کی برکت سے اس خوفناک بلا سے نجات مل گئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(24) جنات سے نجات

ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ میرے ماموں کی بیٹی تقریباً اڑھائی سال سے بیمار تھی بہت علاج کروایا لیکن کسی کو اصل مرض کا پتا نہیں چل رہا تھا۔ ڈاکٹروں کی دی ہوئی طرح طرح کی دوائیاں بھی کھلائی گئیں اور روحانی علاج کے لئے مختلف عاملوں کے پاس بھی لے کر گئے مگر کوئی خاص فرق نہ پڑا۔ایک دن اچانک ایک جن نے اس کی زبان سے بولنا شروع کر دیا جو طرح طرح کی خرافات بک رہا تھا، اس نے گھر بھر میں طوفانِ بدتمیزی برپا کر دیا۔گھر والے بہت زیادہ گھبرا گئے۔ میں نے ان کو مشورہ دیا کہ آپ کہیں اور نہ جائیں بلکہ ہمارے پیارے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ تعویذات لے کر استعمال کریں۔میرے ماموں اگرچہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کے بارے میں غلط فہمی میں مبتلا تھے مگر ان پر ایسا مشکل وقت آن پڑا تھا کہ مانتے ہی بنی۔

چنانچہ وہ میرے ساتھ مجلسِ مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ کے ذمہ دار اسلامی

بھائی کے پاس گئے اور ان سے اپنا مسئلہ بیان کیا۔ اس اسلامی بھائی نے تعویذ دیا جسے پلاسٹک لیمنیشن کروا کر دروازے پر لٹکانا تھا۔ ہم تعویذ لے کر گھر واپس آئے اور جیسے ہی تعویذ لٹکانے لگے تو جن دوبارہ حاضر ہوگیا۔ اس نے رونا شروع کر دیا اور ہاتھ جوڑ کر منتیں کرنے لگا: ''خدا کیلئے مجھ پر یہ ظلم نہ کرنا، الیاس قادری (دامت برکاتہم العالیہ) نے تو میرا بیڑا غرق کر دیا ہے۔'' وہ اسی طرح کافی دیر تک معافیاں مانگتا رہا۔ لیکن ماموں نے تعویذ لٹکا دیا اور وہ جن وہاں سے ٹل گیا۔ دوسرے دن جب میں ماموں کے ہاں گیا اور صورتِ حال دریافت کی تو ماموں کہنے لگے: ''اب تک تو سب ٹھیک ہے۔'' مجھے ماموں کے گھر آئے ہوئے چند منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ وہ جن دوبارہ ظاہر ہوگیا۔ اور کہنے لگا کہ آپ نے اس لڑکی کو الیاس قادری (دامت برکاتہم العالیہ) کی حفاظت میں دے کر ہم پر بڑا ظلم کیا ہے، اس کے علاوہ بھی وہ بہت کچھ کہتا رہا۔ پھر وہ وہاں سے رخصت ہوگیا۔ الحمدللہ عزوجل میرے ماموں کی بیٹی جسکی عمر اب تقریباً 17 سال ہے، بالکل ٹھیک ہو چکی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(25) T.V دیکھنے سے انکار

کشمیر (پاکستان) کے مقیم اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ ایک رات میں اپنے کمرے میں سو رہا تھا۔ رات تقریباً بارہ بجے کسی آہٹ کی وجہ سے میری آنکھ کھلی تو مجھے کمرے کی کھڑکی میں ایک بوڑھی عورت کا چہرہ دکھائی دیا۔ وہ مجھ سے کہنے

لگی: ''تو T.V نہیں دیکھتا، چل میں ٹی وی آن کرتی ہوں اور مل کر ٹی وی دیکھتے ہیں۔'' میں ایک دم گھبرا گیا کہ نہ جانے یہ کون ہے اور ڈر کے مارے اپنے چھوٹے بھائی کو آواز دی تو وہ غائب ہوگئی۔

اس واقعے کے کچھ دن بعد مجھے سینے میں درد شروع ہوا اور طبیعت خراب رہنے لگی۔ میرے ڈویژنل نگران نے مجھے تعویذاتِ عطاریہ استعمال کرنے کا مشورہ دیا۔ میں نے **مجلسِ مکتوبات وتعویذات** کے بستے سے **تعویذات عطاریہ** حاصل کرکے استعمال کیئے۔ الحمدللہ عزوجل چند ہی دنوں کے بعد میں بالکل ٹھیک ہوگیا۔ کچھ دن کے بعد وہ آسیب نما عورت پھر ظاہر ہوئی۔ میں نے **شجرہ عطاریہ** بھی جیب میں رکھنا شروع کردیا تھا۔ لٰہذا! وہ دُور ہی سے بولی: ''یہ جو تم نے جیب میں رکھا ہوا ہے اسے نکال دے۔'' میں نے کہا: ''ہرگز نہیں۔'' اُس نے دو تین مرتبہ شجرہ شریف نکالنے پر اصرار کیا مگر میں منع کرتا رہا۔ تنگ آکر اس نے کہا: ''اگر تم نہیں نکالتے تو میں جارہی ہوں۔'' الحمدللہ عزوجل وہ دن اور آج کا دن اس نے دوبارہ مجھے تنگ نہیں کیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{26} جن کا پاگل پن

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میرے بڑے بھائی کے ہاں بچہ پیدا ہوتا اور کچھ ہی عرصہ بعد اچانک انتقال کرجاتا۔ ڈاکٹر بھی بہت پریشان تھے کہ بغیر کسی بیماری اور ظاہری سبب کے بالکل صحت مند بچے کیسے فوت ہوجاتے ہیں؟ گھر والے

الگ پریشان تھے۔ میری زوجہ کی گود ہری ہونے کے آثار نمودار ہوئے تو اسے بھی جنات مختلف شکلوں میں آکر ڈراتے تھے اور دھمکی دیتے تھے کہ تم بہت خوش ہو رہے ہو میں تمہارے بچے کو ماردوں گا۔ ہم نے **تعویذاتِ عطاریہ** حاصل کئے اور کاٹ والا عمل بھی کروایا۔

ایک رات وہ جن دوبارہ ظاہر ہوا، پہلے میری زوجہ کو نظر آتا تھا مگر اب کی بار میں نے بھی اس کو دیکھا۔ اس کی شکل بندر کی طرح تھی۔ وہ ہمیں دھمکانے لگا: ''میں تمہارے بچے کو مروادونگا، تم میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے میں 10 سال سے تمہارے پیچھے لگا ہوا ہوں۔'' دوسرے دن عصر کی نماز کے بعد میں نے **تعویذاتِ عطاریہ** کے ذمہ دار اسلامی بھائی سے رابطہ کیا۔ انہوں نے تسلی دیتے ہوئے مجھے تین نقش اور پہننے کے لئے تعویذات بھی دیئے۔ اس مرتبہ جب وہ جن ظاہر ہوا تو اس کی عجیب حالت تھی ۔ وہ پاگلوں کی طرح کبھی دیواروں پر سر مارتا تو کبھی گھر کی چیزیں اٹھا اٹھا کر پھینکنے لگتا۔ بالآخر وہ تھک ہار کر چلا گیا۔ دوسری رات وہ پھر آیا اور ہمیں تنگ کرنے لگا۔ میں نے جوشِ عقیدت میں اس جن سے کہا: ''تو میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا کیونکہ میرا پیر کامل ہے۔''

الحمدللہ عزوجل وہ دن اور آج کا دن ، ہمارے گھر میں دوبارہ کوئی جن وغیرہ نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیاری سی مَدَنی منی سے بھی نوازا جواَب تین ماہ کی ہوچکی ہے۔ میرے بھائی کے یہاں بیٹا پیدا ہوا ہے جو ماشاءاللہ عزوجل خوب صحت مند ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(27) جنوں کی دُنیا

بابُ الاسلام (سندھ) لطیف آباد نمبر 07 حیدرآباد کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا لبِّ لباب ہے کہ میرا 16 سالہ بیٹا قراٰن پاک حفظ کررہا تھا۔ اس نے 26 پارے حفظ کرلئے تھے مگر بقیہ پارے حفظ کرنے میں شدید دشواری پیش آرہی تھی۔ وہ کسی نہ کسی بہانے مدرسے سے چھٹی کرلیتا۔ ایک صبح جب گھر والے جاگے تو دیکھا کہ میرا بیٹا گھر میں موجود نہیں ہے۔ اس کے اس طرح اچانک غائب ہونے پر گھر والے شدید پریشان تھے۔ ہر کوئی اس کی تلاش میں لگ گیا لیکن وہ نہیں ملا۔ دوپہر تقریباً ایک بجے وہ گھر میں داخل ہوا۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ کہاں گئے تھے؟ لاکھ جتن کے باوجود اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

دوسری صبح پھر وہ غائب تھا۔ گھر میں کہرام مچ گیا۔ میری بیٹی نے انکشاف کرتے ہوئے بتایا: ''بھائی مجھے کہہ رہا تھا کہ میں **جِنّوں کی دنیا** میں جاتا ہوں، وہاں جِنّوں کے بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوں، وہ مجھے ناشتہ بھی کراتے ہیں اور کھانا بھی کِھلاتے ہیں، وہاں پر بڑے بڑے خوبصورت تالاب ہیں، جن میں بَہُت ہی پیاری رنگ برنگ کی مچھلیاں ہوتی ہیں۔ وہاں دیگر **جنات** بھی میرا دِل بہلاتے ہیں۔''

بہرحال اس مرتبہ بھی وہ خود ہی گھر لوٹ آیا۔ اب تو اس کا معمول بن گیا کہ رات کے کسی حصے میں غائب ہوجاتا اور پھر دن میں کسی وقت لوٹ آتا، کچھ پتا نہیں چلتا تھا کہ وہ کہاں جاتا ہے؟ ہم نے گھر کے دروازے پر تالا بھی ڈالا مگر کوئی فائدہ نہ

ہوا۔ایک رات میں جاگ کر انتظار کرتا رہا کہ دیکھوں تو سہی یہ کس طرح غائب ہوتا ہے۔ رات کے کم و بیش 2:00 بجے وہ ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھا جیسے کسی انجانے وُجود نے بیدار کیا ہو۔ وہ اپنے بستر سے اٹھا اور پُراسرار انداز میں اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے دھیمے قدموں کے ساتھ کھڑکی کی طرف بڑھا۔ کھڑکی کے پاس پہنچ کر وہ ایک دم رک گیا اور خوفزدہ نگاہوں سے کھڑکی کو دیکھنے لگا۔ میں نے اس کے قریب ہوتے ہوئے پوچھا: ''رُک کیوں گئے۔'' جواباً اس نے مجھے عجیب نظروں سے دیکھا اور میرے سوال کا جواب دیئے بغیر سر جھکا کر اپنے بستر کی طرف چل دیا۔

میں اُس کی رکاوٹ کا معاملہ سمجھ گیا کہ کھڑکی پر حیدر آباد کے مشہور بُزُرگ حضرت سیِّدُنا عبدالوہاب المعروف سخی سلطان علیہ الرحمۃ المنان کے مزارِ مبارک کی چادر شریف لگی ہوئی تھی، شاید اِسی سبب جنّات اپنے ساتھ لے جانے سے قاصِر رہے۔ اس سے اگلی رات کم و بیش ساڑھے تین بجے جب میری آنکھ کھلی تو وہ پھر غائب تھا۔ میں اسی وقت اُسکی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ اور مختلف جگہوں پر تلاش کرتا ہوا، لطیف آباد نمبر 4 کے ایک گوٹھ کے قریب پہنچا جس کے لئے مشہور ہے کہ یہاں ایک پُرانے بَڑ کے درخت پر **جِنّات کا بسیرا** ہے۔ میں بیٹے کی فکر میں اس ویران جگہ پہنچ تو گیا مگر اب مجھے بے حد خوف محسوس ہو رہا تھا۔ میری حالت ایسی تھی کہ پتہ کھڑکے دل دھڑکے مگر بیٹے کی محبت نے مجھے روک رکھا تھا۔ میں مایوس ہو کر لوٹنا ہی چاہتا تھا کہ کچھ فاصلے پر مجھے میرا بیٹا دکھائی دیا۔ وہ سر جھکائے خاموش کھڑا تھا۔ میں

اُسے لیکر گھر پہنچا۔

ہم نے مختلف عاملین سے علاج کروایا مگر کوئی پائیدار حل نہ نکل سکا۔ایک دن میری ملاقات **مدرسۃ المدینہ** کے ناظم صاحب سے ہوئی۔ میں نے انہیں اپنی پریشانی کے بارے میں آگاہ کیا تو انہوں نے **مجلسِ مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ کے بستے** سے رابطے کا مشورہ دیا۔

میں فیضان مدینہ آفندی ٹاؤن (حیدرآباد) پہنچا اور بستے کے ذمہ داران کو سارا مُعاملہ بتایا۔انہوں نے **تعویذاتِ عطاریہ** دینے کے ساتھ کاٹ کی ترکیب بھی بنائی اور پلیٹیں بھی لکھ کر دیں۔الحمدللہ عزوجل تعویذاتِ عطاریہ کی برکت سے میرا بیٹا اُس دن کے بعد سے گھر سے غائب نہیں ہوا اور اس نے باقاعدگی سے مدرسے جانا بھی شروع کر دیا۔اور قرآن پاک حفظ کرنے کے بعد **جامعۃ المدینہ** حیدرآباد میں عالم کورس کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(28) خوفناک دانت والا بچہ

باب المدینہ کے ایک اسلامی بھائی **مجلس مکتوبات وتعویذات عطاریہ** کے بستے پر اپنے ایک 14 سالہ بیٹے کے ساتھ تشریف لائے اور کچھ اس طرح بتایا کہ میرا یہ بیٹا کچھ عرصہ پہلے رات کم وبیش اڑھائی بجے ایک شادی میں شرکت کے بعد گھر والوں کے ساتھ واپس آرہا تھا۔ایک ویران گلی میں درخت کے قریب سے گزرتے

ہوئے یہ ایک دم گھبرا گیا اور بے حد خوفزدہ دکھائی دے رہا تھا۔ جب اس سے خوف کا سبب پوچھا گیا تو کوئی جواب دینے کے بجائے خاموشی سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے چلنے لگا۔ گھر پہنچ کر سب سو گئے۔ تھوڑی ہی دیر بعد ایک پُراسرار چیخ کی آواز سے سب کی آنکھ کھل گئی۔

کسی فوری خیال کے تحت میں نے بیٹے کے بستر کی طرف دیکھا تو وہ وہاں نہیں تھا۔ سارے گھر میں دیکھ لیا مگر وہ نہ ملا۔ بچے کی امی (یعنی میری زوجہ) نے رونا شروع کر دیا۔ اچانک کسی نے توجہ دلائی کہ چھت پر تو دیکھو۔ اوپر پہنچے تو میرا بیٹا دیوار کی منڈیر پر سر جھکائے بیٹھا تھا۔ میں نے فوراً اسے سنبھالا۔ وہ گم صم میرے ساتھ نیچے چلا آیا اور سو گیا۔ بعد میں اس نے بتایا کہ میرے پاس **جن** آتا ہے جو اپنے ساتھ چلنے کا کہتا ہے۔ وہ اکثر **چھت** پر چلا جاتا، کھانا پینا بھی کم کر دیا اور زیادہ تر خاموش رہتا۔ ہم نے ڈاکٹروں کے علاوہ کئی عاملین کو بھی دکھایا مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔

ایک روز وہ سویا ہوا تھا کہ اچانک اس کی آنکھ کھلی، اس کی سانس بہت تیز چل رہی تھی، وہ غصے کے عالم میں اِدھر اُدھر گھومنے لگا۔ گھر والوں نے سنبھالنے کی کوشش کی تو اس نے ہر ایک کو **اٹھا اٹھا کر پھینکنا** شروع کر دیا۔ نہ جانے اس میں اتنی طاقت کہاں سے آ گئی تھی۔ خود مجھے اس نے صرف ایک جھٹکے میں گرا دیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کا چہرہ انتہائی **خوفناک** ہو گیا اور اوپر کے دو دانت باہر نکل آئے جو انتہائی نوکیلے اور بھیانک تھے۔ یہ منظر دیکھ کر سارے گھر والوں کی چیخیں نکل گئیں کہ یہ کیا

اُفتاد آن پڑی۔ میں بھی انتہائی پریشان تھا مگر کیا کرتا۔ جیسے تیسے رات گزری۔ صبح جب اذانِ فجر ہوئی تو اس کی آواز پر اس کے **خوفناک دانت** اندر ہو گئے اور وہ پرسکون ہو گیا پھر سو گیا۔ **اب** تو یہ روز کا معمول بن گیا ہے کہ رات اسکے دو خوفناک دانت نکل آتے ہیں اور ایک انجانی طاقت اس میں آجاتی ہے۔

اس اسلامی بھائی نے اپنے بیٹے کے نیچے کے ہونٹوں پر کالے کالے نشانات بھی دکھائے جو بار بار دانت نکلنے کے باعث بن چکے تھے۔ ''ہر جگہ سے مایوس ہو کر بڑی امید کے ساتھ آپ کے پاس حاضر ہوئے ہیں۔'' یہ کہتے ہوئے اس کے والد کی آواز بھرا گئی۔ مجلس کے ذمہ دار اسلامی بھائی نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا **اللہ عَزَّوَجَلَّ شفا دینے والا ہے**، گھبرایئے نہیں۔ اور پہننے کے لئے **تعویذاتِ عطاریہ** دینے کے ساتھ کچھ تعویذات لٹکانے کے لئے بھی دیئے اور کاٹ کی بھی ترکیب بتائی۔

الحمدللہ عزوجل چند دنوں بعد اس اسلامی بھائی نے آکر بتایا کہ نہ صرف میرے بیٹے کے دانت باہر نکلنا بند ہو گئے ہیں بلکہ طبیعت بھی اب تک خراب نہیں ہوئی ہے۔ (سبحان اللہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(29) پر اسرار بچی

باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا حلفیہ بیان کچھ یوں ہے

کہ میرے گھر والے ایک شادی میں شرکت کے بعد رات تقریباً 2 بجے گھر واپس آرہے تھے۔ جب وہ ایک ویران جگہ سے گزر رہے تھے تو میری بہن نے وہاں موجود کچرے کے ڈھیر سے ایک **پُراسرار بچی** کو نکل کر اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ میری بہن خوفزدہ ہوکر پیچھے ہٹی مگر وہ **پراسرار بچی** قریب آکر بہن سے ٹکرائی اور غائب ہوگئی۔ گھر آتے ہی بہن کی حالت خراب ہونا شروع ہوگئی اور وہ بدلی ہوئی آواز میں عجیب عجیب باتیں کرنے لگی۔ بقول اس کے اسے **سینکڑوں جنات** نظر آتے۔ کئی عاملین سے علاج کروایا گیا مگر طبیعت بگڑتی ہی چلی گئی۔ پریشان ہوکر سسرال والے بہن کو میرے گھر چھوڑ گئے۔ میں نے بھی جگہ جگہ علاج کیلئے عاملین سے رابطہ کیا مگر بہن کی طبیعت صحیح ہونا تو ایک طرف رہا خود میری اہلیہ بھی اس کی لپیٹ میں آگئی۔ میں انتہائی پریشان تھا کہ کیا کروں۔

ایک دن میری ساس ملنے کیلئے آئی اور اپنی بیٹی کے ساتھ کمرے میں سوگئی۔ صبح جب میں جاگا تو اہلیہ کی طبیعت خراب تھی اور وہ بار بار ہنس رہی تھی۔ گھر والے جب میری ساس کو بیدار کرنے کے لئے کمرے میں پہنچے تو وہ **دم توڑ چکی تھی**۔ اس واقعے کے بعد میں نے **مجلس مکتوبات وتعویذات عطاریہ** کے بستے سے رابطہ کرکے کافی عرصہ علاج کروایا اور شجرہ عالیہ عطاریہ پڑھنے کا بھی معمول رکھا۔ الحمدللہ عزوجل اسکی برکت سے ان آفتوں اور بلاؤں سے ہمیں نجات مل گئی اور اب گھر میں سکون ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(30) خوفناک بچی

بابُ الاسلام (سندھ) کے مشہور شہر حیدرآباد کے علاقہ دولت آباد کے 17 سالہ مقیم اسلامی بھائی کے حلفیہ بیان کا خلاصہ ہے کہ میرا دودھ سپلائی کا کام تھا۔ میں ایک روز صبح صادق سے کچھ دیر قبل بھینسوں کے باڑے سے موٹر سائیکل پر دودھ لے کر نکلا۔ میں سڑک پر جارہا تھا کہ ایک گلی کے کونے پر سرخ لباس میں ملبوس ایک **بچی** کو روتے ہوئے دیکھا۔ میں نے موٹر سائیکل روک لی مگر آگے بڑھنے میں کچھ خوف محسوس ہوا۔اس گلی میں پُرانے زمانے کا ایک مَسان (یعنی غیر مسلموں کے مردے جلانے کی جگہ) تھی۔

خیر میں ہمت کرکے بچی کے قریب پہنچا۔وہ بڑی پیاری بچی تھی۔اسکے لمبے لمبے بال کھلے ہوئے تھےاور ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا۔میں اُسے سنبھالنے کیلئے جیسے ہی موٹر سائیکل سے اُتر کر اسکی طرف بڑھا تو اچانک اس بچی کے سر کے لمبے لمبے بال **کھڑے** ہوگئے۔اس کا چہرہ انتہائی **خوفناک** ہوگیا۔اس کے ہونٹ **غائب** ہوگئے اور دانت دکھائی دینے لگے۔وہ **بھیانک** انداز میں منہ کھولے، خوفناک آوازیں نکالتی ہوئی اور شعلے برساتی آنکھوں سے مجھے گھورنے لگی۔اسے اس حالت میں دیکھ کر میری چیخیں نکل گئیں۔ جیسے تیسے میں نے موٹر سائیکل اسٹارٹ کی اور وہاں سے **بھاگ** نکلا۔جب میں اپنے محلے میں پہنچا تو بے ہوش ہوکر گر گیا۔لوگوں نے مجھے اٹھا

کر گھر پہنچایا۔اس دن سے میں بیمار اور خوف زدہ رہنے لگا۔خواب میں **خوفناک جنات** آ کر مجھے ڈراتے۔

اسی دوران میں **شیخ طریقت امیر اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے مرید ہو کر عطاری بن گیا۔اس نسبت کی برکت سے **دعوتِ اسلامی** کا مدنی ماحول بھی نصیب ہوگیا۔میرے جینے کا ڈھنگ بدل گیا۔چہرے پر سنّت کے مطابق **داڑھی** اور سر پر سبز **عمامہ شریف** کا تاج سج گیا۔میں **فرائض وواجبات** کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ **سُنَن ونوافل** کا پابند بننے کی بھی کوشش کرنے لگا۔میری طبیعت بھی قدرے بہتر ہوگئی۔

میرے والد کسی اور فرقے سے تعلق رکھتے تھے اور کراماتِ اولیاء کے منکرین میں سے تھے۔انہیں میرا مدنی ماحول میں آنا جانا پسند نہ تھا۔لیکن وہ میری سابقہ بے راہ روی سے پریشان تھے اس لئے میری بدلی ہوئی زندگی دیکھ کر خاموش تھے۔میں پہلے والدین کی بات سننے کے بجائے ان سے نہ صرف **زبان درازی** کرتا بلکہ (معاذ اللہ عزوجل) **گالیاں** تک بک دیا کرتا تھا اور اب اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اپنے **پیرومرشد** کی تربیت کی برکت سے انکے ڈانٹنے پر خاموش رہتا۔

ایک دن میری حالت **پہلے کی طرح** ہوگئی اور میں **خوف زدہ** رہنے لگا۔

کھانا پینا بند ہوگیا۔ جو کھاتا فوراً قے آجاتی۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ اسے معدہ میں زخم ہو چکے ہیں جو خطرناک ہو سکتے ہیں۔ ڈاکٹروں نے تقریباً جواب دے دیا تھا۔ ہومیو پیتھک کا علاج جاری تھا۔ روزانہ 100 روپے کی دوا آتی۔ غربت کے باعث والد صاحب نے کسی سے قرض لیا تھا۔ پندرہ دن اسی طرح گزر گئے۔ اب میں چلنے کے قابل بھی نہ رہا۔ اس حالت میں دیکھ کر **دعوتِ اسلامی** کے ایک ذمہ دار نے **تعویذاتِ عطاریہ** کے بستے سے رابطہ کرنے کا مشورہ دیا۔ میں نے بڑی مشکل سے والد صاحب کو **فیضانِ مدینہ** چلنے کیلئے تیار کیا کیونکہ وہ تعویذات وغیرہ پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ جب میں نے **تعویذاتِ عطاریہ** استعمال کئے اور کاٹ کا پانی استعمال کیا تو حیرت انگیز طور پر دو دن بعد ہی میں نے **کھانا** شروع کر دیا اور معدے کی تکلیف بھی **دُور** ہوگئی۔ جس پر تمام گھر والے بالخصوص والد صاحب انتہائی متأثر ہوئے۔

ہمارے گھر میں تنگدستی تھی۔ بہنوں کی شادی کے کوئی اسباب نظر نہیں آرہے تھے۔ ایک دن صبح جب گھر والے سو کر اٹھے تو والدہ نے بتایا کہ رات میں نے ایک **عجیب خواب** دیکھا۔ یہ سن کر والد صاحب بولے **خواب** تو رات میں نے بھی دیکھا ہے۔ والدہ نے کہا پہلے آپ اپنا خواب سنا دیں۔ والد صاحب نے بتایا کہ میں نے خواب میں ایک **نورانی چہرے والے بزرگ** کو دیکھا جن کے سر پر سبز **عمامہ** تھا

اور ان کی **نگاہیں** جھکی ہوئی تھیں۔ اور بھی لوگ حاضر تھے۔ کسی نے تعارف کراتے ہوئے کہا کہ یہ زمانے کے ولی امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار** قادری دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔ ان سے **دعا** کروالیں، ان سے **مرید** بھی ہوجایئے اور **دعوتِ اسلامی** کے **مدنی ماحول** سے وابستہ ہوجائیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **پریشانیاں** دور ہونے کے ساتھ **دنیا و آخرت** کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہونگی۔

والد صاحب کے خاموش ہونے سے پہلے ہی والدہ بول اُٹھیں: ''بالکل یہی سب کچھ تو میں نے بھی خواب میں دیکھا ہے۔'' پھر والد صاحب نے مجھے ارشاد فرمایا کہ تمام گھر والوں کو **امیر اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا مرید بنوادو۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ ہمارے گھر میں تمام افراد بُرے عقیدوں سے توبہ کر کے **عطاری** بن چکے ہیں۔ ربیع النور شریف میں والد صاحب نے (جو پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ولادت کے جشن کو شرک بتاتے تھے) خود اپنے ہاتھوں سے چوک پر **جشنِ ولادت** کی خوشی میں ایک بڑا پرچم لگانے کی ترکیب بنائی اور **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہوگئے۔ میری بہن نہ صرف مَدَنی برقع پہننے لگی ہیں بلکہ اپنے علاقہ کی ذمہ دارہ بھی ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{31} جامعہ کا جن

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ حیدرآباد (باب الاسلام سندھ) کے خادم کے

بیان کا خلاصہ ہے کہ ایک **مرتبہ** دوپہر تقریباً 11:00 بجے درسِ نظامی (عالم کورس) کے طلبہ دَرَجہ میں معمول کے مطابق پڑھائی میں مصروف تھے۔ اچانک ایک **17** سالہ طالب علم نے چیخ ماری اور **بے ہوش** ہوگیا۔ اس کے منہ سے عجیب عجیب آوازیں نکل رہی تھیں اور وہ اپنے ہاتھ پاؤں ادھر اُدھر پٹخ رہا تھا۔ دیگر طلبہ نے سنبھالنے کی بہت کوشش کی مگر وہ کسی کے قابو میں نہیں آ رہا تھا۔ خادمِ اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ میں نے **مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ** کے بستے سے اپنے بچے کیلئے **"نظرِ بد"** سے بچنے کا تعویذ لیا تھا جو اس وقت میری جیب میں موجود تھا۔ میں نے ایک طالب علم کو تعویذ دے کر کہا: "خاموشی سے اس کے جیب میں ڈال دو۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ طبیعت سنبھل جائے گی۔" اس نے آگے بڑھ کر جیسے ہی تعویذ بیمار طالب علم کی جیب میں ڈالنا چاہا، اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے روک دیا حالانکہ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ میں نے اشارہ کیا کہ تعویذ اس کے جسم یا ہاتھ پر مَس کر دو۔ جیسے ہی تعویذ اُس کے جسم سے مَس ہوا تو اُس نے چِلّانا شروع کر دیا: **"میں جا رہا ہوں، مجھے مت جلاؤ، مجھے چھوڑ دو۔ پھر زور زور سے چیخنے لگا۔ چھوڑ دے الیاس! چھوڑ دے الیاس!"** **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ کچھ ہی دیر میں طبیعت سنبھل گئی۔ اس بات کو نو دس ماہ ہو چکے ہیں، **الحمدللہ** عزوجل جنات نے کبھی دوبارہ آنے کی جرأت نہیں کی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پُراَسرار تتلی

دعوتِ اسلامی کی **مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ** کے ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ کسی نے **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہمُ العالِیَہ کے نام مکتوب بھیجا، جس میں کچھ یوں تحریر تھا: میری چند برس پہلے شادی ہوئی اوراللہ عزوجل نے مجھے ایک پیاری سی مدنی منّی سے نوازا جس کا نام ہم نے **''دُعا''** رکھا۔ یہ بچی ہماری محبتوں کا محورتھی، ہمارے گھر کی رونقیں اسی کے دم سے تھیں۔ایک روز مَدَنی مُنی نے اپنی امّی کا دودھ پیتے پیتے اچانک زور دار چیخ ماری اور دیکھتے ہی دیکھتے اپنی امّی کی گود میں دم توڑ دیا۔اس کی اچانک موت پرگھر کے درودیوار پراُداسی نے ڈیرے ڈال دیئے،اہلِ خانہ شدتِ غم سے نڈھال تھے۔سوگوار فضامیں ننھی سی بچی''دُعا''کوقبرمیں اتار دیا گیا۔

تدفین کے چند دنوں بعدمرحومہ **دُعا** کی امّی نے بتایا کہ صبح کم وبیش 10:00 بجے کا وقت تھا،میں اپنے کمرے میں اُداس بیٹھی تھی مجھے میری مَدَنی مُنّی **دُعا** بڑی شدّت سے یاد آرہی تھی جس کے نتیجے میں میری آنکھوں سے سیلِ اشک رواں ہوگیا۔اتنے میں میری نظرایک **خوبصورت تتلی** پرنظر پڑی، میں کچھ دیر یونہی اسے دیکھتی رہی پھرمیری زبان سے بے اختیار''دُعا'' کا نام نکل گیا!''دُعا'' کہتے ہی حیرت انگیزطور پروہ **پُراَسرارتتلی** میری طرف متوجّہ ہوئی اوراُڑتی ہوئی میرے قریب آگئی۔میں نے حیران ہوکر دوبارہ''دُعا!''پُکاراتووہ **پُراَسرارتتلی** میرے کندھے پر آبیٹھی۔اب تو گھر میں ایک عجیب تماشہ بن گیا!سبھی حیران تھے کیونکہ کبھی وہ **پُراَسرارتتلی** مرحومہ مَدَنی مُنّی''**دُعا**'' کے کپڑوں پر جا کربیٹھتی تو کبھی اُس کے جُھولے پرمنڈلانے لگتی۔پورادن اسی طرح گزرا۔نمازِ مغرب کے وقت وہ **پُراَسرار تتلی** اڑتے ہوئے جیسے ہی ٹیوب لائٹ کی طرف بڑھی تو ایک **چھپکلی** نے اس پرحملہ

کیا اور **پُر اَسرار تتلی** زخمی ہو کر نیچے آگری اور کچھ دیر تڑپ کر ٹھنڈی ہو گئی۔ ہم بہت پریشان اور تشویش میں ہیں کہ آخر یہ کیا ماجرا ہے؟ **وہ پُر اَسرار تتلی کون تھی؟**

مجلس کے اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ ہم نے وہ مکتوب **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہمُ العَالِیَہ کی بارگاہ میں پیش کیا تا کہ آپ اس کا کوئی جواب تجویز فرمائیں۔ اتفاق سے اُس وقت دعوتِ اسلامی کے ماحول سے وابستہ چند مفتیانِ کرام بھی ساتھ تشریف فرما تھے۔ **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہمُ العَالِیَہ نے مکتوب دکھا کر ان حضرات سے وضاحت چاہی مگر انہوں نے فوری طور پر کوئی جواب دینے سے معذوری ظاہر کی۔

پھر **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہمُ العَالِیَہ نے اپنا عِنْدِیَہ بیان فرمایا جس کا لُبِّ لباب یہ ہے کہ **پُر اَسرار تتلی** کی حَرَکتوں سے **اندازہ** ہوتا ہے کہ وہ کوئی **ہندو جنّ** تھا۔ جو کہ مرحومہ مَدَنی مُنّی **دُعا** کے گھر والوں کو "**آواگون**" کا تأثُّر دے رہا تھا کہ میں آپ لوگوں کی فوت شدہ **بچّی** ہوں جس نے مَعاذَاللہ عزوجل **تتلی** کے روپ میں "دوبارہ جنم" لیا ہے اور یوں وہ مسلمانوں کا ایمان برباد کرنے کیلئے آیا تھا کیونکہ ہندو مذہب کا ایک کُفریہ عقیدہ "آواگون" بھی ہے، اِس کو "**تَناسُخ**" بھی بولتے ہیں۔ ان کا باطِل خیال ہے کہ مرنے کے بعد روح کسی انسان یا حیوان وغیرہ کے جسم میں مَعاذَاللہ بار بار جَنَم لیتی ہے۔ **تتلی** بن کر مرحومہ بیٹی کا نام لینے پر مذکورہ انداز اختیار کر کے وہ (ہندو جن مدنی منی کے والدین کو) یہ باور کروانا چاہتا تھا کہ یہ ان کی **مرحومہ بیٹی** ہی ہے جو **تتلی** کے روپ میں واپس آئی ہے۔ لیکن خوش نصیبی سے اُس گھر میں کوئی سُنّی صحیح العقیدہ مسلمان جِنّ بھی تھا، جس نے چھپکلی کے رُوپ میں آکر اس بد بخت کافِر جن کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔

واللہ تعالیٰ اعلمُ وَ رسولُہٗ اعلم عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صلّوا علَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

مَدَنی ماحول اپنا لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

گناہوں سے بچنے اور نیک بننے کے لئے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے۔ان شآءاللہ عزوجل! مدنی ماحول کی برکت سے اعلیٰ اخلاقی اوصاف غیرمحسوس طور پر آپ کے کردار کا حصہ بنتے چلے جائیں گے۔اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کیجئے۔ان مَدَ نی قافلوں میں سفرکرنے کی برکت سے اپنے سابقہ طرزِ زندگی پر غوروفکر کا موقع ملے گا اور دل حُسنِ عاقبت کے لئے بے چین ہوجائے گا جس کے نتیجے میں ارتکابِ گناہ کی کثرت پر ندامت محسوس ہوگی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔عاشقانِ رسول کی صحبت میں راہِ خدا عزوجل میں بار بار سفر کرنے کے نتیجے میں زبان پر فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ دُرُودِ پاک جاری ہوجائے گا، یہ تلاوتِ قرآن ،حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عادی بن جائے گی ، غُصیلہ پن رخصت ہوجائے گا اور اس کی جگہ نرمی لے لے گی ، بے صبری کی عادت ترک کرکے صابروشاکر رہنا نصیب ہوگا ، بدگمانی کی عادتِ بد نکل جائے گی اور حسنِ ظن کی عادت بنے گی ،تکبر سے جان چھوٹ جائے گی اور اِحترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا،دنیاوی مال ودولت کی لالچ سے پیچھا چھوٹے گا اور نیکیوں کی حرص ملے گی ،الغرض بار بار راہِ خدا

عزوجل میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہو جائے گا۔

آنکھیں روشن ہوگئیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنی مشہور زمانہ تالیف **''فیضانِ سنّت''** جلد اول کے صفحہ 66 پر لکھتے ہیں:

لیاقت کالونی حَیدَر آباد (بابُ الاسلام سندھ پاکستان) میں دعوتِ اسلامی کے مُبلِّغ نے ایک نوجوان کو **مَدَنی قافِلے** کی دعوت پیش کی جس پر وہ بَرہم ہو کر کہنے لگے ،آپ لوگ کسی کی پریشانی کا خیال بھی فرمایا کریں، میری والِدہ کی آنکھوں کا آپریشن ڈاکٹروں نے غلَط کر دیا جس کی بِناء پر اُن کی بینائی چلی گئی، ہمارے گھر میں صفِ ماتم بچھی ہے اور آپ کہتے ہیں، **مَدَنی قافِلے** میں سفر کرو۔ مُبلِّغ نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے ہمدردانہ انداز میں دعاء دیتے ہوئے کہا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کی والِدہ کو شِفاء عطا فرمائے۔ ڈاکٹر کیا کہہ رہے ہیں؟ وہ بولے، ڈاکٹرز کہتے ہیں، اب امریکہ لے جاؤ گے تب بھی عِلاج ممکن نہیں۔ یہ کہتے ہوئے اُس کی آواز بھرّا گئی۔ مُبلِّغ نے بڑی **مَحَبَّت** سے اسکی پیٹھ تھپکتے ہوئے تسلّی آمیز لہجے میں کہا، بھائی! ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہے اِس پر مایوس کیوں ہوتے ہیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ شفاء عطا فرمانے والا ہے، مُسافر کی دعاء **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قَبول فرماتا ہے آپ عاشِقانِ رسول کے ساتھ **مَدَنی قافِلے** میں سفر

کیجئے اور اِس دَوران والِدہ کے لئے دعاء بھی مانگئے۔

اُس مُبلّغ کی دِلجوئی بھری اِنفرادی کوشِش کے نتیجے میں غمزدہ نوجوان نے سُنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کیا، دورانِ سفر والِدہ کیلئے خوب دُعا مانگی۔ **جب گھر لوٹا تو یہ دیکھ کر اُس کی خوشی کی اِنتہا نہ رہی کہ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے اُس کی والدہ کی آنکھوں کا نُور واپَس آچکا تھا۔** اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ علیٰ اِحْسانِہٖ

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو　　سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو

چشمِ بینا ملے سُکھ سے جینا ملے　　پاؤ گئے راحتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(فیضانِ سنت (جلداوّل)، باب فیضانِ بسم اللہ، ص ۶۶)

مَدَنی انعامات

الحمدللہ عزوجل! سنّتوں بھری زندگی گزارنے کیلئے عبادات واخلاقیات کے تعلُّق سے امیر اہلِ سنت، شیخِ طریقت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طَلَبۂ علمِ دین کیلئے 92، دینی طالِبات کیلئے 83 اور مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کیلئے 40 **مَدَنی اِنعامات** سُوالات کی صورت میں مُرتّب کئے ہیں۔ ان مدنی انعامات کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل

وکرم سے بتدریج دور ہوجاتی ہیں اوراس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بنتا ہے۔ہم سب کو چاہیے کہ باکردار مسلمان بننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے مدنی انعامات کا کارڈ حاصل کریں اور روزانہ فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرتے ہوئے کارڈ پُر کریں اور ہر مدنی یعنی قمری ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے مدنی انعامات کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیں۔

روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا انعام:

ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مجھے **مَدَنی اِنعامات** سے پیار ہےاور روزانہ **فکرِ مدینہ** کرنے کا میرا معمول ہے۔ایک بار میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ صوبۂ بلوچستان (پاکستان) کے سفر پر تھا۔ اِسی دَوران مجھ گنہگار پر بابِ کرم کُھل گیا۔ ہوا یوں کہ رات کو جب سویا تو قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی، **جنابِ رسالت مآب** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم خواب میں تشریف لے آئے، ابھی جلووں میں گُم تھا کہ لب ہائے مبارَکہ کو جُنبِش ہوئی اور رَحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو مَدَنی قافِلے میں **روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں انہیں اپنے ساتھ جنّت میں لے جاؤں گا۔"**

شکریہ کیوں کر ادا ہو آپ کا یا مصطفٰے

کہ پڑوسی خُلد میں اپنا بنایا شکریہ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضانِ رمضان، فیضانِ لیلۃ القدر، ج۱،ص۹۳۱)

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہمیں عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے کی توفیق عطا فرما اور روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کرنے اور ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ** ! عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ** ! عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مَدَنی مشورہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم مسلمان ہیں اور ایک مسلمان کے لئے اس کی سب سے قیمتی شے اُس کا اِیمان ہے۔ اِس کی حفاظت کی فکر ہمیں دنیاوی اشیاء سے کہیں زیادہ ہونی چاہیے۔ امامِ اہلسنّت، عظیم البرکت، مجد دِ دین وملت **اعلیٰ حضرت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن** کا اِرشاد ہے: عُلَمائے **کرام** فرماتے ہیں جس کو (زندگی میں) سَلْبِ ایمان کا خوف نہیں ہوتا، نَزْع کے وقت اُس کا ایمان سلْب ہوجانے کا شدید خطرہ ہے۔ (الملفوظ حصہ ۴ص ۳۹۰ حامد اینڈ کمپنی مرکز الاولیاء لاہور)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک اعمال پر اِستقامت کے علاوہ اِیمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی **"مرشدِ کامل"** سے بیعت ہوجانا بھی ہے۔ **شیخ** طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادِری رَضَوی دامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعالِیَہ سلسلہ عالیہ قادِریہ رضویہ میں مُرید کرتے ہیں اور قادِری سلسلے کی عظمت کے تو کیا کہنے کہ اس کے **عظیم** پیشوا حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قیامت تک کے لئے (بفضل خدا عزوجل) اپنے مریدوں کے توبہ پر مرنے کے ضامن ہیں۔ (بھجۃ الاسرار، ص۱۹۱، مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت) **جو کسی کا مُرید نہ ہو** اُسکی **خدمت میں مَدَنی** مشورہ ہے! کہ **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے وُجودِ مسعود کو **غنیمت** جانتے ہوئے بِلا تاخیر ان کا مُرید ہوجائے۔ یقیناً مُرید ہونے میں نقصان کا کوئی پہلو ہی نہیں، دونوں جہاں میں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہی فائدہ ہے۔

مُرید بننے کا طریقہ

بہت سے اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں، اِس بات کا اِظہار کرتے رہتے ہیں کہ ہم **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مُرید یا طالِب ہونا چاہتے ہیں۔ مگر طریقہ کار معلوم نہیں، تو اگر آپ مُرید بننا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو **مُرید یا طالب** بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام، ایک صفحے پر ترتیب وار بمع ولدیت وعمر لکھ کر **عالمی مرکز فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی "مکتب مجلس مکتوبات وتعویذات عطاریہ"** کے پتے پر روانہ فرما دیں، تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی سلسلہ **قادِریہ رَضویہ عطّاریہ** میں داخل کرلیا جائے گا۔ (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E.Mail : Attar@dawateislami.net

ماٰخذ ومراجع

نمبر	کتاب	مصنف	مطبوعہ
(۱)	قران مجید	کلام باری تعالیٰ	ضیاء القران پبلی کیشنز لاہور
(۲)	کَنزُالْاِیمان فِیْ تَرجَمۃِالْقُرْان	اعلیحضرت امام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	ضیاء القران پبلی کیشنز لاہور
(۳)	اَلدُّرُّ الْمَنْثُور	امام عبدالرحمٰن جلال الدین السیوطی متوفّٰی ۹۱۱ھ	دارالفکر بیروت
(۴)	رُوحُ الْمَعَانِیْ	علامہ ابوالفضل شہاب الدین آلوسی متوفّٰی ۱۲۷۰ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت
(۵)	اَلتَّفسِیرُ الْکَبِیر	امام فخر الدین رازی متوفّٰی ۶۰۶ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت
(۶)	تَفْسِیرُ الطَّبَرِی	ابوجعفر محمد بن جریر طبری متوفّٰی ۳۱۰ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
(۷)	اَلْجَامِعُ لِاَحْکَامِ الْقُرَان	ابوعبداللہ محمد بن احمد الانصاری قرطبی متوفّٰی ۶۷۱ھ	دارالفکر بیروت
(۸)	تَفْسِیر عَزِیزِی	شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی متوفّٰی ۱۲۳۹ھ	
(۹)	صَحِیحُ الْبُخَارِی	امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفّٰی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
(۱۰)	صَحِیحُ مُسْلِم	امام مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری متوفّٰی ۲۶۱ھ	دارابن حزم بیروت
(۱۱)	سُنَنُ التِّرمِذِیْ	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی متوفّٰی ۲۸۹ھ	دارالفکر بیروت
(۱۲)	سُنَنُ اَبِی دَاوٗد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث متوفّٰی ۲۷۵ھ	داراحیاء التراث العربی
(۱۳)	سُنَنُ ابنُ مَاجَۃ	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینی متوفّٰی ۲۷۳ھ	دارالفکر بیروت
(۱۴)	اَلْمُسْنَدُ لِلاِمَامِ اَحْمَد بْنِ حنبل	امام احمد بن حنبل متوفّٰی ۲۴۱ھ	دارالفکر بیروت
(۱۵)	اَلْمُسْنَدُ اَبِی یَعْلَی الْمُوْصِلِی	شیخ الاسلام ابویعلیٰ احمد الموصلی متوفّٰی ۳۰۷ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۱۶)	المستدرک عَلَی الصَّحِیحَین	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ نیشاپوری متوفّٰی ۴۰۵ھ	دارالمعرفہ بیروت
(۱۷)	اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث العربی
(۱۸)	اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط	امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
(۱۹)	شُعَبُ الْاِیمَان	امام احمد بن حسین بیہقی متوفّٰی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
(۲۰)	مَجْمَعُ الزَّوَائِد	حافظ نورالدین علی بن ابوبکر ہیثمی متوفّٰی ۸۰۷ھ	دارالفکر بیروت
(۲۱)	فِرْدَوْسُ الْاَخْبَار	حافظ شیرویہ بن شہردار دیلمی متوفّٰی ۵۰۹ھ	دارالفکر بیروت
(۲۲)	اَلْبَحْر الزُّخَار مُسْنَدُ الْبَزَّار	امام ابوبکر احمد بن عمرو بن عدی متوفّٰی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ المنورہ
(۲۳)	اِبْنُ اَبِی الدُّنْیَا	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد القرشی متوفّٰی ۲۸۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۲۴)	حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاءِ	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی متوفّٰی ۴۳۰ھ	المکتبۃ العصریہ بیروت
(۲۵)	کَنْزُ الْعُمَّال	علامہ علاء الدین علی المتقی الھندی متوفّٰی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۲۶)	اَلْکَامِلُ فِی ضُعَفَاءِ الرِّجَال	امام ابواحمد بن عبداللہ بن عدی جرجانی متوفّٰی ۳۶۵ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۲۷)	مُسْنَدُ الدَّارِمِیْ	امام عبداللہ بن عبدالرحمٰن متوفّٰی ۲۵۵ھ	باب المدینہ کراچی
(۲۸)	اَلشَّمَائِلُ مُحَمَّدِیَّہ	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی متوفّٰی ۲۸۹ھ	داراحیاء التراث العربی
(۲۹)	عُمْدَۃُ الْقَارِی	امام بدرالدین ابی محمد محمود بن احمد العینی متوفّٰی ۸۵۵ھ	مدینۃ الاولیاء ملتان شریف
(۳۰)	نُزْھَۃُ الْقَارِی	حضرت شریف الحق امجدی متوفّٰی ۱۴۲۱ھ	فرید بک اسٹال لاہور
(۳۱)	فَتَاوٰی حدِیثِیَہ	شیخ الاسلام احمد بن محمد بن علی بن حجر متوفّٰی ۹۷۴ھ	باب المدینہ کراچی
(۳۲)	اَلْحدِیقَۃُ النَّدیۃ	علامہ عبدالغنی نابلسی متوفّٰی ۱۱۴۳ھ	پشاور

(۳۳)	بہارِ شریعت	صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
(۳۴)	فتاوٰی رَضَویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
(۳۵)	فتاوٰی افریقہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	
(۳۶)	بَحرُ الدُّموع	عبدالرحمٰن بن علی بن الجوزی متوفّٰی ۴۵۵ھ	مکتبۃ دار الفجر دمشق
(۳۷)	ملفوظات اعلحضرت	مولانا مصطفیٰ رضا خان متوفّٰی ۱۴۰۲ھ	فرید بک اسٹال لاہور
(۳۸)	دَلَائِلُ النُّبُوَّۃِ	ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(۳۹)	اَلْاِصَابَۃُ فِیْ تَمْیِیْزِ الصَّحَابَۃ	حافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی متوفّٰی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(۴۰)	تَذْکِرَۃُ الْاَوْلِیَاءِ	شیخ فرید الدین عطار متوفٰی ۶۰۶/۶۱۶ھ	انتشارات گنجینہ
(۴۱)	کِتَابُ الْعَظَمَۃِ	ابو محمد عبداللہ بن محمد متوفّٰی ۳۹۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(۴۲)	آکَامُ الْمَرْجَانِ فِیْ اَحْکَامُ الْجَانِ	علامہ بدر الدین ابو عبداللہ محمد حنفی متوفّٰی ۷۶۹ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(۴۳)	لَقْطُ الْمَرْجَانِ فِیْ اَحْکَامِ الْجَان	امام عبدالرحمٰن جلال الدین السیوطی متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(۴۴)	صِفَۃُ الصَّفْوَۃِ	امام جمال الدین ابی الفرج بن جوزی متوفّٰی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(۴۵)	حَیَاۃُ الْحَیَوَانِ الْکُبْرٰی	کمال الدین محمد بن موسیٰ بن عیسیٰ متوفّٰی ۸۰۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(۴۶)	عَجَائِبُ الْقُرْاٰنِ	علامہ عبدالمصطفٰی اعظمی متوفّٰی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۴۷)	اَلنِّھَایَۃُ فِیْ غَرِیْبِ الْحَدِیْثِ	امام مجد الدین ابی السعادات متوفّٰی ۶۰۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت

نمازِ عصر کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ’’**جب مردہ قبر میں داخل ہوتا ہے، تو اسے سورج ڈوبتا ہوا معلوم ہوتا ہے، وہ آنکھیں ملتا ہوا اٹھ بیٹھتا ہے اور کہتا ہے ((دَعُوْنِیْ اُصَلِّیْ)) ذرا ٹھہرو! مجھے نماز تو پڑھنے دو۔**‘‘ (’’سنن ابن ماجه‘‘، كتاب الزهد، باب ذكر القبر و البلى، الحديث: ۴۲۷۲، ص۲۷۳۶)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس حدیث پاک کے اس حصے **دَعُوْنِیْ اُصَلِّیْ** (ذرا ٹھہرو! مجھے نماز تو پڑھنے دو۔) کے بارے میں فرماتے ہیں: **یعنی اے فرشتو! سوالات بعد میں کرنا، عصر کا وقت جا رہا ہے مجھے نماز پڑھ لینے دو۔ یہ وہ کہے گا جو دنیا میں نمازِ عصر کا پابند تھا اللہ نصیب کرے۔** مزید فرماتے ہیں: **ممکن ہے کہ اس عرض پر سوال و جواب ہی نہ ہوں اور ہوں تو نہایت آسان، کیونکہ اس کی یہ گفتگو تمام سوالوں کا جواب ہو چکی۔** (مرأة المناجيح، ج ۱، ص ۱۴۳)

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ قابلِ مطالعہ کتب

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ﴾

(۱) راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجِيْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات:40)

(۲) دعاء کے فضائل (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَهٗ ذَيْلُ الْمُدَّعَا لِأَحْسَنُ الْوِعَاءِ) (کل صفحات:140)

(۳) عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِيْدِ فِيْ تَحْلِيْلِ مُعَانَقَةِ الْعِيْدِ) (کل صفحات:55)

(۴) کرنسی نوٹ کے مسائل (كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِمِ فِيْ اَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِمِ) (کل صفحات:199)

(۵) والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوقُ لِطَرْحِ الْعُقُوْقِ) (کل صفحات:125)

(۶) اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (إِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِيْ) (کل صفحات:100)

(۷) ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْيَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَةُ) (کل صفحات:60)

(۸) شریعت وطریقت (مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِإِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءِ) (کل صفحات:57)

(۹) معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)

(۱۰) ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ إِثْبَاتِ هِلَالٍ) (کل صفحات:63)

(۱۱) ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات:74)

عربی کتب: از امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

(**۱۲**) كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِمِ (کل صفحات:74)۔ (**۱۳**) تَمْهِيْدُ الْإِيْمَانِ ۔ (کل صفحات:77) (**۱۴**) اَلْإِجَازَاتُ الْمَتِيْنَةُ (کل صفحات:62)۔ (**۱۵**) إِقَامَةُ الْقِيَامَةِ (کل صفحات:60) (**۱۶**) اَلْفَضْلُ الْمَوْهَبِيْ (کل صفحات:46) (**۱۷**) اَجْلَى الْإِعْلَامِ (کل صفحات:70) (**۱۸**) اَلزَّمْزَمَةُ الْقَمَرِيَّةِ (کل صفحات:93)

(**۱۹، ۲۰، ۲۱**) جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰى رَدِّ الْمُحْتَارِ (المجلد الاول والثانی والثالث) (کل صفحات:570، 672، 713)

﴿شعبہ اصلاحی کتب﴾

(۲۲) خوفِ خدا عزوجل (کل صفحات:160)

(۲۳) انفرادی کوشش (کل صفحات:200)

(۲۴) تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات:33)

(۲۵) فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)

(۲۶) امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32)

(۲۷) نماز میں لقمہ کے مسائل (کل صفحات:39)

(۲۸) جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152)

(۲۹) کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات:43)

(۳۰) نصاب مدنی قافلہ (کل صفحات:196)

(۳۱) کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات: تقریباً 63)

(۳۲) فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات:325)

(۳۳) مفتیٔ دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)

(۳۴) حق وباطل کا فرق (کل صفحات:50)

(۳۵) تحقیقات (کل صفحات:142)

(۳۶) اربعین حنفیہ (کل صفحات:112)

(۳۷) عطاری جن کا غسلِ میّت (کل صفحات:24)

(۳۸) طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30)

(۳۹) توبہ کی روایات وحکایات (کل صفحات:124)

(۴۰) قبر کھل گئی (کل صفحات:48)

(۴۱) آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات:275)

(۴۲) ٹی وی اور مُووی (کل صفحات:32) (۴۳تا۴۹) فتاوی اہل سنت (سات حصے)

(۵۰) قبرستان کی چڑیل (کل صفحات:24) (۵۱) غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے حالات (کل صفحات:106)

(۵۲) تعارفِ امیرِ اہلسنّت (کل صفحات:100) (۵۳) رہنمائے جدول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات:255)

(۵۴) مدنی کاموں کی تقسیم (کل صفحات:68) (۵۵) دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہاریں (کل صفحات:220)

(۵۶) تربیتِ اولاد (کل صفحات:187) (۵۷) آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات:62)

(۵۸) احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66) (۵۹) فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات:120)

(۶۰) بدگُمانی (کل صفحات:57) (۶۱) غافل درزی (کل صفحات:36)

(۶۲) بدنصیب دولہا (کل صفحات:32) (۶۳) گونگا مبلغ (کل صفحات:55)

(۶۴) کرسچین مسلمان ہوگیا (کل صفحات:32) (۶۵) دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات:24)

شعبہ تراجمِ کتب

(۶۶) جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ) (کل صفحات:۷۴۳)

(۶۷) شاہراہِ اولیاء (مِنْهَا جُ الْعَارِفِيْنَ) (کل صفحات:36) (۶۸) حسنِ اخلاق (مَکَارِمُ الْاَخلَاق) (کل صفحات:74)

(۶۹) مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن فیصلے (کل صفحات:103) (۷۰) بیٹے کو نصیحت (اَیُّهَاالْوَلَد) (کل صفحات:64)

(۷۱) الدعوۃ الی الفکر (کل صفحات:148) (۷۲) آنسوؤں کا دریا (بَحْرُالدُّمُوْع) (کل صفحات:300)

(۷۳) جہنم میں لے جانے والے اعمال (کل صفحات:847) (۷۴) نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (کل صفحات:133)

(۷۵) راہِ علم (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیقَ التَّعَلُّم) (کل صفحات:102)

شعبہ درسی کتب

(۷۶) تعریفاتِ نحویہ (کل صفحات:45) (۷۷) کتاب العقائد (کل صفحات:64)

(۷۸) نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر (کل صفحات:175) (۷۹) اربعین النوویہ (کل صفحات:121)

(۸۰) نصاب التجوید (کل صفحات:79) (۸۱) گلدستۂ عقائد واعمال (کل صفحات:180)

(۸۲) وقایۃ النحو فی شرح ھدایۃ النحو (۸۳) شرح مایۃ عامل (کل صفحات:38)

(۸۴) صرف بہائی مع حاشیہ صرف بنائی (کل صفحات:55) (۸۵) المحادثۃ العربیۃ (کل صفحات:101)

(۸۶) شرح اربعین النوویہ فی الاحادیث الصحیحۃ النبویۃ (کل صفحات:155)

شعبہ تخریج

(۸۷) عجائب القران مع غرائب القران (کل صفحات:422) (۸۸) جنتی زیور (کل صفحات:679)

(۸۹تا۹۵) بہارِ شریعت (سات حصے) (۹۶) اسلامی زندگی (کل صفحات:170)

(۹۷) آئینۂ قیامت (کل صفحات:108) (۹۸) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات:274)

(۹۹) اُمہات المؤمنین (کل صفحات:59) (۱۰۰) علم القرآن (کل صفحات:244)

(۱۰۱) اخلاق الصالحین (کل صفحات:78) (۱۰۲) اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات:56)

فہرست

لوگوں سے سوال نہ کرنے کی فضیلت

حضرت سیدنا ثَوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ، اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا:

" مَنْ تَكَفَّلَ لِيْ اَنْ لَّا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا، فَاَ تَكَفَّلَ لَهُ بِالْجَنَّةِ "

یعنی ''جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگے، تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔'' حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ میں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ کسی سے کچھ نہیں مانگا کرتے تھے۔ ("سنن أبي داود"، كتاب الزكاة، باب كراهية المسألة، الحديث: ١٦٤٣، ص١٣٤٦.)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کے لیے "مدنی انعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "مدنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): فیضانِ مدینہ ... فون: 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)

فون: 34921389-93/34126999 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email:maktaba@dawateislami.net